بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محدثین کی ابو حنیفة پر جرح

ایک منفرد اور علمی کتاب

الصحيفة من كلام أئمة الجرح والتعديل على ابى حنيفة

مولف: ابو محمد خرم شہزاد

اس کتاب کے حقوق طباعت بحق مولف محفوظ ہیں۔

نام کتاب ---------------- الصحیفة من كلام أئمة الجرح و التعديل على ابى حنيفة

مولف ---------------- ابومحمد خرم شہزاد

پروف ریڈنگ ---------------- محمد عمران

سال اشاعت ---------------- اپریل ۲۰۰۵ء

طبع ---------------- اول

قیمت ---------------- ۵۵روپے

تعداد اشاعت ---------------- ۱۰۰۰

کمپوزنگ ---------------- علی کمپیوٹرز مین بازار اچھرہ لاہور

☆☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔فون ۷۲۳۰۵۸۵/۷۳۵۱۱۲۴

☆ المکتبہ السّلفیہ ۴ شیش محل روڈ لاہور۔فون ۷۲۳۷۱۸۴

☆ مکتبہ اصحاب الحدیث حسن مارکیٹ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔فون ۷۳۲۱۸۲۳

☆ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ، ۱۷۔اردو بازار لاہور۔فون ۷۲۲۷۹۰۵

☆ شوروم والی کتاب گھر چوک اردو بازار نزد جامع محمدیہ گوجرانوالہ۔فون ۴۴۴۱۶۱۳/۷۴۲۱۶۱۳

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۱
۲	مرجیہ کی تعریف	۶
۳	جہمیہ کی تعریف	۶
۴	ایمان کی تعریف اور مرجیہ و جہمیہ کا رد	۷
۵	مرجیہ اور جہمیہ کافر ہیں	۱۹
۶	مرجیہ اور جہمیہ کی سزا	۲۶
۷	ابو حنیفہ کے قیاس	۳۰
۸	ابو حنیفہ پر جرح کرنے والے محدثین کا مختصر تعارف	۳۳
۹	ابو حنیفہ پر جرح کرنے والے محدثین	۵۴
۱۰	امام ایوب سختیانیؒ	۵۴
۱۱	شیخ الاسلام امام ابو اسحاق الفزاریؒ	۵۶
۱۲	شیخ الاسلام امام اوزاعیؒ	۵۸
۱۳	امام ابوبکر بن عیاشؒ	۶۳
۱۴	شیخ الاسلام امام احمد بن حنبلؒ	۶۵
۱۵	امام ابو عون عبداللہ بن عونؒ	۶۶
۱۶	امام ابو عوانہؒ	۶۷
۱۷	حافظ العصر امام ابو زرعہ رازیؒ	۶۸
۱۸	امام ابو اسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانیؒ	۶۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۹	امام ابوقطن عمرو بن الھیثمؒ	۶۹
۲۰	امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید المقریؒ	۷۰
۲۱	امام ابن کثیرؒ	۷۰
۲۲	امام ابوحاتم محمد بن حبان التیمی البستیؒ	۷۱
۲۳	شیخ الاسلام وامام الحفاظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ	۷۲
۲۴	امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازیؒ	۷۳
۲۵	امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ	۷۴
۲۶	ابویوسف قاضی	۷۵
۲۷	امام ابوعیسیٰ ترمذی محمد بن عیسیٰؒ	۷۵
۲۸	امام ابن عدیؒ	۷۶
۲۹	امام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادیؒ	۷۶
۳۰	امام ابن عبدالبرؒ	۷۶
۳۱	امام ابن حزمؒ	۷۷
۳۲	امام بشر بن ابی الازھر النیسابوریؒ	۷۷
۳۳	شیخ الاسلام امام حماد بن سلمہؒ	۷۸
۳۴	امام حماد بن زیدؒ	۸۲
۳۵	امام حسن بن صالحؒ	۸۳
۳۶	امام حفص بن غیاثؒ	۸۴
۳۷	امام حجاج بن ارطاۃؒ	۸۵
۳۸	امام رقبۃ بن مصقلۃؒ	۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۹	امام دارقطنیؒ	۸۶
۴۰	شیخ الاسلام امام سفیان بن سعید ثوریؒ	۸۶
۴۱	محدث حرم امام سفیان بن عیینہؒ	۹۱
۴۲	امام سعید بن ابی عروبہؒ	۹۶
۴۳	امام سلمہ بن عمرو القاضیؒ	۹۸
۴۴	امام سلیمان بن حربؒ	۹۸
۴۵	امام شریک بن عبداللہؒ	۹۹
۴۶	شیخ الاسلام امام شعبہ بن حجاجؒ	۱۰۱
۴۷	جبل علم حبر امت امام شافعیؒ	۱۰۲
۴۸	امام علی بن عاصمؒ	۱۰۵
۴۹	شیخ الاسلام امام علی بن مدینیؒ	۱۰۵
۵۰	شیخ الاسلام امام عبداللہ بن مبارکؒ	۱۰۶
۵۱	امام عبداللہ بن ابی داؤدؒ	۱۱۲
۵۲	شیخ الاسلام امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ	۱۱۳
۵۳	امام عبداللہ بن نمیرؒ	۱۱۶
۵۴	امام عبدالرزاق بن ہمامؒ	۱۱۶
۵۵	امام جرح و تعدیل عبدالرحمن بن مہدیؒ	۱۱۷
۵۶	امام عمرو بن علیؒ	۱۱۷
۵۷	امام عثمان البتیؒ	۱۱۸
۵۸	امام عبدالوارث بن سعیدؒ	۱۱۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۹	امام فضیل بن عیاض	۱۱۹
۶۰	امام دار الہجرۃ شیخ الاسلام امام مالک بن انسؒ	۱۲۰
۶۱	امام محمد بن سعدؒ	۱۲۳
۶۲	امام محمد بن نصر المروزیؒ	۱۲۳
۶۳	امام مسلم بن حجاجؒ	۱۲۳
۶۴	امام نسائیؒ	۱۲۴
۶۵	امام ہشیم بن بشیر الواسطیؒ	۱۲۴
۶۶	امام وکیع بن جراحؒ	۱۲۵
۶۷	سید الحفاظ امام یحییٰ بن معینؒ	۱۲۶
۶۸	امام یوسف بن اسباطؒ	۱۲۷
۶۹	مصادر کتب	۱۳۰

☆☆☆

پیش لفظ

ان الحمد لله نحمده و نستعينه من يهد الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له و اشهد ان لا اله الا الله و حده لا شريک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله. فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ. و شر الامور محد ثاتها و كل بدعة ضلالة. اما بعد

دین اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی سنت وحدیث۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ان دونوں کی اطاعت وتابعداری کا حکم فرمایا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے آخری ایام میں ان ہی کے بارے میں فرمایا۔

تركت فيكم امرين لن تضلو ماتمسكتم بهما كتاب الله و سنة رسوله (مشكوة جلد اول ، باب الاعتصام بالكتاب و السنة تيسرى فصل حديث نمبر ١٧٦ . ص ٦٠).

ترجمہ:۔ ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر چلا ہوں تم گمراہ نہیں ہو گے جب تک مضبوطی سے ان کو پکڑے رکھو گے کتاب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت''۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا جو بھی قرآن وحدیث کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ ابوحنیفہ کا شمار بھی ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے قرآن وحدیث کو چھوڑ دیا۔ اور ابوحنیفہ نے قرآن وحدیث چھوڑ کر قیاس میں خوب مہارت حاصل کی۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے قیاس کرنے کی ممانعت ہے۔ امام المحدثین امام بخاری نے حدیث بیان کرنے سے پہلے یہ باب باندھا ہے۔ ما يذكر من ذم الراى و تكلف القياس و لا

تقف......

دین کے مسائل میں رائے پرعمل کرنے کی مذمت، اسی طرح بے ضرورت قیاس کرنے کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا ہے۔

ان الله لا ینزع العلم بعد ان اعطاکموه انتزاعا و لکن ینتزعه منهم مع قبض العلماء بعلمهم فیبقی ناس جهال یستفون فیفتون برایهم فیضلون و یضلون (صحیح بخاری ج ۳، کتاب الاعتصام باب ۱۲۱۴ حدیث نمبر ۲۱۵۰ ص ۹۳۲).

بے شک اللہ تعالیٰ یہ نہیں کرنے کا کہ علم تم کو دے کر پھر تم سے چھین لے بلکہ علم اس طرح اٹھائے گا کہ عالم لوگ مر جائیں گے۔ ان کے ساتھ علم بھی چلا جائے گا۔ اور چند جاہل لوگ رہ جائیں گے۔ ان سے کوئی مسئلہ پوچھے گا تو اپنی رائے سے بات کریں گے۔ آپ بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

حضرت علیؓ نے قیاس کا رد ان الفاظ میں کیا ہے۔

لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاوقد رأیت رسول الله ﷺ یمسح علی ظاهر خفیه. (سنن ابو داؤد ج اول کتاب الطهارة باب کیف المسح حدیث نمبر ۱۶۲ ص ۱۰۰).

اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزے کے نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا۔ اوپر کی طرف سے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسح کرتے تھے موزوں کے اوپر۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے۔

انک من فقهاء البصرة فلا تفت الا بقران ناطق او سنة ماضیة فان فعلت غیر ذلک هلکت واهلکت (سنن دارمی جلداول، ص ۵۴).

آپ بصرہ کے فقہاء میں سے ہیں جب بھی فتویٰ دیں تو قرآن ناطق اور سنت ماضیہ سے

دیں اگر کتاب وسنت کے علاوہ (قیاس سے) فتویٰ دیا تو خود بھی ہلاک ہو گے اور جو ان پر عمل کریں گے وہ بھی ہلاک ہوں گے۔

ابن مسعودؓ نے کہا کہ اگر تم نے دین میں قیاس سے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تو تم بہت سے حرام کو حلال کر لو گے اور بہت سے حلال کو حرام کر لو گے۔

قاضی شریح ؒ نے کہا کہ سنت تلوار ہے جو قیاس کی گردن اڑانے کے لئے ہے۔(اعلام الموقعین جلد اول ص ۲۲۸).

امام حماد بن زیدؒ نے کہا کسی نے امام ایوب سختیانیؒ سے کہا آپ رائے اور قیاس سے کام کیوں نہیں لیتے۔ آپ نے کہا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا کسی نے گدھے سے پوچھا تم جگالی کیوں نہیں کرتے؟ بولا میں باطل اور بے کار چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۲۰، ۱۲۱).

امام ابن خلدونؒ کہتے ہیں فقہ کی تقسیم دو طریقہ پر ہو گئی اہل عراق رائے اور قیاس والے تھے اور اہل حجاز اصحاب حدیث تھے۔ عراقیوں (اہل الرای) میں حدیث کم تھی تو انہوں نے کثرت سے قیاس کا استعمال کیا اور اس کے استعمال میں مہارت حاصل کی۔ جس کی وجہ سے ان کا نام ہی رائے والے پڑ گیا اس گروہ کے سردار ابوحنیفہ اور ان کے شاگرد تھے اور اہل حجاز (اصحاب حدیث) کے امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور ان کے بعد کے (محدثین تھے) (داستان حنیفہ ص۲۲)۔

علامہ شہرستانیؒ کہتے ہیں۔ اصحاب الرای هم اهل العراق وهم اصحاب ابی حنیفة وانماسموا اصحاب الرای لان اکثر عنایتهم بتحصیل وجه القیاس (الملل والنحل ص ۱۸۸). عراق اصحاب الرائے تھے اور یہ ابوحنیفہ کے شاگرد اور اصحاب ہیں ان کا نام اصحاب الرائے اس وجہ سے ہے کہ ان کی زیادہ تر کوشش قیاس کے ذریعہ ہوتی تھیں۔

علامہ ابن حزمؒ نے کہا کسی دینی مسئلہ کے بارے میں قیاس ورائے سے فیصلہ کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نزاع کی صورت میں کتاب وسنت کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ بخلاف ازیں جو شخص قیاس ورائے یا کسی خودساختہ علت کی طرف رجوع کرتا ہے وہ حکم الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ (**المحلی ابن حزم جلد اول ص ۱۰۵**).

امام جعفر بن محمد بن علی بن حسینؒ نے ایک مرتبہ ابوحنیفہ سے کہا اللہ سے ڈر اور قیاس نہ کیا کر ہم کل اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے ہم بھی اور ہمارے مخالف بھی، ہم تو کہیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم اور تمہارے ساتھی کہیں گے ہماری رائے یہ تھی اور ہمارا قیاس یہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے ساتھ وہ کرے گا جو چاہے۔ (**اعلام الموقعین جلد اول ص ۲۲۹**).

الغرض دین اسلام میں قرآن وحدیث چھوڑ کر قیاس کرنے کی قطعاً اجازت نہیں اور ابو حنیفہ کا قیاس ہمارے لئے حجت نہیں۔ ہمارے لئے حجت اللہ کا قرآن اور نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

جہاں تک محدثین کی ابوحنیفہ پر جرح ہے تو راقم نے انشاءاللہ پوری کوشش کی ہے کہ ابوحنیفہ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو اس نے نہ کہی ہو۔ اور محدثین نے ابوحنیفہ پر جو جرح کی ہے اسے جوں کا توں نقل کیا ہے۔ نیز اردو ترجمہ کے ساتھ عربی متن اور سند، سند کی تحقیق اور سند صحیح ہے یا حسن، اس کی وضاحت بھی کر دی ہے تاکہ عوام الناس کے دل میں یہ شبہ نہ رہے کہ محدثین کی ابوحنیفہ پر جرح کی روایات پایہ ثبوت کو پہنچتی بھی ہیں یا کہ نہیں اور روایات کے حوالہ جات محدثین کی اصل کتابوں سے ہی نقل کئے گئے ہیں۔ مزید براں اگر تمام محدثین نے ابوحنیفہ پر جو جرح کی ہے بیان کی جاتی، تو یہ کتاب ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہوتی۔ اس لئے کتاب کے طوالت کے خوف کی وجہ سے صرف ۵۹ محدثین کی جرح بیان کی ہے اور انشاءاللہ اہل علم اور متلاشی حق کے لئے یہ بھی کافی ہے۔

بعض کتب میں ابوحنیفہ کی جو تعدیل ملتی ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے اور اکثر روایات سخت ضعیف و من گھڑت ہیں۔ ویسے بھی اصول حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب جرح مفسر ہو تو تعدیل قابل قبول نہیں ہوتی اور محدثین کی ابوحنیفہ پر جرح مفسر ہے۔ نیز محدثین نے ابوحنیفہ کی وفات پر جو کلمات کہے ہیں اور ابوحنیفہ کا جو عقیدہ بیان کیا ہے۔ اس کے سامنے تعدیل (جو نہ ہونے کے برابر ہے) کی کیا وقعت ہے۔ (جب کہ جرح بھی مفسر ہو)۔

علاوہ ازیں امام ابن الصلاح ؒ نے کہا مگر جرح کے متعلق اصول و قاعدہ یہی ہے کہ وہ مفسر ہی قابل قبول ہوتی ہے جس میں اس جرح کا سبب بھی بیان کیا جا سکے...... بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی راوی کے متعلق جرح اور تعدیل کے دونوں اقوال وارد ہوتے ہیں ایسے حالات میں معتمد قول یہ ہے کہ جرح اگر مفسر اور واضح ہو تو اسے ترجیح حاصل ہوگی۔ (مقدمہ ابن الصلاح ص ۴۹، ۵۰ و تیسیر مصطلح الحدیث ص ۱۳۸، ۱۳۹)۔

لہذا محدثین نے ابوحنیفہ پر بہت سخت جرح کی ہے اور جرح کا سبب بھی بیان کیا ہے۔ اس لئے تعدیل (آٹے میں نمک کے برابر) کے مقابلے میں ترجیح جرح کو حاصل ہوگی۔ اور عوام الناس سے التماس ہے کہ حق بات ظاہر ہو جانے کے بعد غلطی پر ڈٹے رہنے کی بجائے بغیر کسی تردد کے حق کو قبول کرنے کا جذبہ پیدا کریں اور یہی سبق ہمیں دین اسلام دیتا ہے۔ آخر میں اہل علم، محقق حضرات سے گذارش ہے کہ اس کتاب میں کوئی بھی غلطی دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ انشاء اللہ۔

ابو محمد خرم شہزاد

☆☆☆

مرجئة کی تعریف

مرجیہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس فرقہ کے خیال میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا قائل خواہ کتنے ہی گناہ کرے مگر وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ ایمان قول کا نام ہے۔ عمل کا نہیں۔ اعمال احکام ہیں۔ ایمان صرف قول ہے۔ لوگوں کے ایمانوں میں باہمی کمی وبیشی نہیں ہوتی۔ پس عام آدمیوں کا ایمان انبیاء کا ایمان اور ملائکہ کا ایمان ایک برابر ہے اس میں نہ کوئی زیادہ ہے نہ کوئی کم۔ اظہار ایمان کے ساتھ انشاء اللہ نہیں کہنا چاہئے جو شخص زبان سے ضروریات دین کا اقرار کرے اور عمل نہ کرے تب بھی وہ مومن ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۷۳).

جهمية کی تعریف

جہمیہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ کو اللہ کے رسول ﷺ اور ان چیزوں کو جو بھی اللہ کی طرف سے آئی ہیں صرف جاننے اور ماننے کا نام ایمان ہے۔ اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام سے کلام نہیں فرمایا۔ اللہ تو کلام فرماتا نہیں نہ اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ اور نہ اس کی جگہ جانی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے نہ عرش ہے اور نہ کرسی۔ اور نہ وہ عرش پر ہے۔ انہوں نے اعمال کے تولے جانے اور عذاب قبر اور جنت ودوزخ کے پیدا ہونے کا انکار کیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جب وہ دونوں پیدا ہوں گے تو فنا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف نظر کرے گا۔ اور نہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور نہ اس کا دیدار جنت میں ہوگا۔ ایمان صرف اعتراف قلب کا نام ہے نہ کہ زبان سے اقرار کرنے کا۔ اس گروہ نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا انکار کیا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۷۳).

ایمان کی تعریف
اور مرجئة و جهمیة کا رد

عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حدثنا هارون بن معروف. غیر مرة. نا ضمرة عن (ابن شوذب) عن محمد بن جحادة عن سلمة بن کهیل عن الهذیل بن شرجیل قال قال عمر بن الخطابؓ لو وزن ایمان ابی بکرؓ بایمان اهل الارض لرجح به (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۷۸) و اخرجه البیهقی فی الشعب من طریق اسحاق بن راهویه بسند صحیح.

ترجمة: ۔حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا اگر اہل زمین کے ایمان کو ابو بکر صدیقؓ کے ایمان کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ابو بکر صدیقؓ کا ایمان وزن میں زیادہ ہوگا۔

سند کی تحقیق

(۱). هارون بن معروف المروزی ابو علی الخزاز الضریر نزیل بغداد ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۶۲).

(۲). ضمرة :هو ابن ربیعة الفلسطینی ابو عبد الله: امام ذہبی نے کہا ضمرۃ بن ربیعہ نامور حافظ حدیث صالح اور مامون تھے۔ امام یحیٰی بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ضمرۃ مجھے بقیہ سے زیادہ محبوب ہیں۔ امام آدمؒ نے کہا میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو اپنی زبان سے نکلنے والی بات کو ان سے زیادہ سمجھنے والا ہو۔ امام ابن سعدؒ نے کہا ثقہ اور مامون تھے۔ ایسے صالح اور نیک کہ

یہاں ان سے افضل کوئی نہیں ہے۔امام یونسؒ نے کہا اپنے زمانہ میں محدثین کے فقیہ تھے۔(تذکرة الحفاظ ج اول ص ۲۷۱).

(۳). ابن شوذب: هو عبد الله البلخی،ثقة (تاریخ الثقات ص ۲۶۱).

(۴). محمد بن جحادة:ثقة (تقریب التهذیب ص ۲۹۲).

(۵). سلمة بن کهیل الحضرمی ابو یحییٰ الکوفی:ثقة(تقریب التهذیب ص ۱۳۱).

(۶). الهذیل بن شرجیل الاودی الکوفی : ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۶۳).

امام احمد بن حنبلؒ

۱۔ امام احمد بن حنبل یقول: هم الذین یزعمون ان الایمان قول بلاعمل فیکفی فیه مجرد النطق باللسان و الناس لا یتفاضلون فی ایمانهم، فا یمانهم و ایمان الملائکة و الانبیاء واحد و الایمان لا یزیدو لا ینقص ولیس فیه استثنا ء، و من آمن بلسانه و لم یعمل فهو مومن حقاً.

(تعلیق علی کتاب السنة جلد اول، ص ۳۰۷).

ترجمة: ۔امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں مرجیہ کا خیال ہے کہ ایمان صرف قول ہے۔بغیر عمل کے ایمان کی شہادت صرف زبان سے کافی ہے۔تمام لوگ اپنے ایمان میں برابر ہیں۔ لوگوں کا ایمان فرشتوں اور نبیوں کے ایمان کے برابر ہے۔اور نہ ہی ایمان میں کمی وبیشی ہے۔وہ ایمان میں انشاء اللہ کہنا درست نہیں سمجھتے جس نے صرف زبان سے ایمان کا اقرار کرلیا اور عمل کے قریب تک نہ گیا وہ بھی پکا ایماندار ہے۔

۲۔ سمعت ابی (احمد بن حنبل) و سئل عن الارجاء فقال نحن نقول

الایمان قول و عمل، یزید و ینقص اذا زنی و شرب الخمر نقص ایمانه .

(کتاب السنة جلد اول، ص ۳۰۷)

ترجمة: ۔امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو بڑھتا رہتا ہے مگر زنا، شراب خوری سے اس میں کمی آجاتی ہے۔

شیخ الاسلام امام الحفاظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ

امام المحدثین امام بخاریؒ نے ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔

وقول اللہ تعالیٰ و زدناهم هدی ویزداد الذین امنوآ ایماناً و قال الیوم اکملت لکم دینکم فاذا ترک شیا من الکمال فهو ناقص. (صحیح بخاری جلد اول کتاب الایمان باب زیادة الایمان و نقصانه ص ۱۲۴)

ترجمة: ۔اور اللہ نے (سورہ کہف میں) فرمایا ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی اور (سورہ مدثر میں) ایمانداروں کا ایمان اور بڑھے (اور سورۃ مائدہ میں) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین پورا کیا اور (قاعدہ ہے) پورے میں سے کوئی کچھ چھوڑ دے تو وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

امام سفیان ثوریؒ

۱۔ امام سفیان ثوریؒ نے کہا ہمارے اور مرجیہ کے درمیان تین باتوں میں اختلاف ہے۔ مرجیہ کہتے ہیں ایمان صرف قول ہے عمل اس میں داخل نہیں ہم کہتے ہیں ایمان قول اور عمل دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ ہم ایمان میں کمی بیشی کے قائل ہیں اور مرجیہ اس کے قائل نہیں۔ ہم کہتے ہیں نفاق اب بھی ہو سکتا ہے لیکن مرجیہ اس کے منکر ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۳۴۹،۳۵۰).

۲۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) نا ابو نعیم سمعت سفیان یعنی

الثورى. يقول الايمان يزيد و ينقص.

(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۳۱۰)

ترجمة:۔امام سفیان ثوری نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانى المروزى نزيل بغداد ابو عبد الله احمد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب التهذيب ص ۱۶)

(۲). ابو نعيم:هو فضل بن دكين الكوفى دكين عمرو بن حماد بن زهير التيمى ابو نعيم ثقة ثبت (تقريب التهذيب ص ۲۷۵).

امام سفیان بن عیینہ رح

۱۔ حدثنا سويد بن سعيد الهروى قال سألنا سفيان بن عيينة عن الارجاء فقال يقولون الايمان قول، و نحن نقول الايمان قول و عمل و المرجئة اوجبوا الجنة لمن شهد ان لا اله الا الله(مصرا بقلبه على ترك الفرائض) و سموا ترك الفرائض ذنباً بمنزلة ركوب المحارم، وليس بسواء لان ركوب المحارم من غير استحلال معصية، و ترك الفرائض متعمداً من غير جهل (ولا) عذر هو كفر و بيان ذلك فى امر آدم صلوات الله عليه و ابليس وعلماء اليهود اما آدم فنهاه الله عزو جل عن اكل الشجرة وحرمها عليه فاكل منها متعمداً ليكون ملكاً او يكون من الخالدين فسمى عاصياً من غير كفر، و اما ابليس لعنة الله فانه فرض عليه سجدة واحدة فجحدها متعمدا فسمى كافرا و اما علماء اليهود فعرفوا نعت النبى صلى الله عليه وسلم و انه نبى رسول صلى الله عليه وسلم كما يعرفون ابناء هم و اقروا به

باللسان و لم يتبعوا شريعته فسماهم الله عز و جل كفارا، فركوب المحارم مثل ذنب آدم عليه السلام و غيره من الانبياء و اما ترك الفرائض جحودا فهو كفر مثل كفر ابليس لعنه الله (وتركهم على معرفة من غير جحود) فهو كفر مثل كفر علماء اليهود، والله اعلم (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۳۴۷،۳۴۸).

ترجمة: ۔امام سوید بن سعیدؒ نے کہا ہم نے امام سفیان بن عیینہؒ سے ارجاء (مرجیہ) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا مرجیہ کہتے ہیں ۔ایمان قول ہے۔اور ہم کہتے ہیں ایمان قول اور عمل ہے اور مرجیہ جنت اس شخص کیلئے واجب قرار دیتے ہیں جو صرف یہ گواہی دے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور اس کی یہ حالت ہو کہ مسلسل دل سے فرائض کو ترک کرتا رہے اور انہوں نے فرائض کے ترک کرنے کو گناہ قرار دیا ہے۔حرام کام کرنے کی طرح حالانکہ وہ (دونوں یعنی مسلسل فرائض ترک کرنے والا اور محارم کا ارتکاب کرنے والا) برابر نہیں ہیں اس لئے محارم کا ارتکاب کرنا ان کو حلال جانے بغیر وہ نافرمانی ہے۔ اور فرائض کو بغیر جہالت کے اور بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر چھوڑنا کفر ہے اور اس کی وضاحت آدم علیہ السلام اور ابلیس اور علماء یہود کے مقابلے میں ہے۔رہے آدم علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ نے ان کو درخت مخصوص کا (پھل) کھانے سے منع کیا تھا اور اس کو ان پر حرام کیا تھا۔پس انہوں نے جان بوجھ کر کھالیا تا کہ وہ فرشتہ بن جائیں یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جائیں۔ پس انہیں کافر نہیں عاصی کہا گیا۔اور رہا ابلیس اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی۔اللہ نے اس پر ایک سجدہ فرض کیا تھا تو اس نے جان بوجھ کر اس کو کرنے سے انکار کر دیا تو اس کو کافر کہا گیا اور رہے علماء یہود انہوں نے نبی ﷺ کی نشانی کو پہچان لیا اور یہ کہ وہ نبی رسول ﷺ ہیں ایسے پہچان لیا جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور انہوں نے زبان سے اس کا اقرار بھی کیا مگر آپ کی شریعت کی پیروی نہیں کی۔پس اللہ نے ان کو کافر کہا تو حرام کام کرنا آدم علیہ

السلام کے گناہ کی طرح ہے۔ اوران کے علاوہ دوسروں کے گناہ کی طرح ہے۔ انبیاء کے فرائض کو چھوڑنا ان کا انکار کرتے ہوئے تو وہ کفر ہے۔ ابلیس کے کفر کی طرح، اللہ اس پر لعنت کرے۔ اور چھوڑنا ان کا (یہود کا) فرائض کو باوجود پہچان لینے کے بغیر انکار کرنے کے پس وہ کفر ہے۔ علماء یہود کے کفر کے اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔

سند کی تحقیق۔

(۱) سوید بن سعید بن سهل الهروی ابو محمد: ثقة (تاریخ الثقات ص ۲۱۱)صدوق فی نفسه الا انه عمی فصار یتلقن ما لیس من حدثیه و افحش فیه ابن معین القول من قدماء (تقریب التهذیب ص ۱۴۰).

امام سلیمان التیمیؒ

۱ حدثنی محمد بن صالح البصریُ مولی بنی هاشم حدثنا عبد الملک بن قریب الاصمعی حدثنا معتمر بن سلیمان التیمی عن ابیه قال لیس قوم اشد نقضا للاسلام من الجهمیة و القدریة، فا ما الجهمیة فقد بارزوا الله تعالیٰ، و اما القدریة فانهم قالوا فی الله عزو جل.

(اسناد ہ حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۰۴، ۱۰۵).

ترجمة: ۔امام معتمر بن سلیمانؒ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کوئی قوم اسلام کے لئے جہمیہ اور قدریہ سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہے۔ رہے جہمیہ تو وہ اللہ سے مقابلے کے لئے نکل کھڑے ہوئے (نعوذ باللہ)۔ اور قدریہ تو انہوں نے اللہ پر بہتان و الزام تراشی کی۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن صالح البصری مولی بن هاشم بن مهران البصری

هاشمي ابو التياح صدوق (تقريب التهذيب ص ۳۰۲). قال ابن حبان محمد بن صالح: ثقة (خلاصه تذهيب تهذيب الكمال جلد۲، ص۴۱۵).

(۲.) معتمر بن سليمان التيمي ابو محمد البصري يلقب باطفيل ثقة (تقريب التهذيب ص ۳۴۲) امام ذہبی نے کہا معتمر بن سلیمانؒ قابل اعتماد اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔ ثقاہت، ضبط حدیث، عبادت اور پرہیز گاری کے ساتھ موصوف تھے۔ حتی کہ امام قرہ بن خالدؒ کہتے تھے ہمارے نزدیک معتمر اپنے والد امام سلیمان التیمیؒ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص۲۱۳)۔

امام عبداللہ بن مبارکؒ

حدثنی احمد بن ابراهيم نا علی بن الحسن قال سالت عبد الله بن مبارك كيف ينبغي لنا ان نعرف ربنا عز و جل؟ قال على السماء السابعة على عرشه، و لا تقول كما يقول الجهمية انه ها هنا في الارض. (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص۳۰۷).

ترجمة: ۔امام علی بن حسنؒ نے کہا میں نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا ہم اپنے رب کو کیسے پہچانیں؟ تو انہوں نے کہا (یہ عقیدہ رکھو) وہ ساتویں آسمان پر اپنے عرش پر ہے اور ہم اس طرح نہیں کہتے جیسے جہمیہ کہتے ہیں کہ وہ یہاں زمین پر ہے۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ احمد بن ابراهيم بن كثير بن زيد الدورقي ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۱۱).

(۲). علی بن حسن بن شقيق ابو عبد الرحمن المروزي ثقة حافظ

(تقريب التهذيب ص ۲۴۴).

امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

۱۔ حدثنی ابو عبد الرحمن سلمة بن شبیب نا عبد الرزاق قال کان معمر و ابن جریج و الثوری و مالک و ابن عیینة یقولون الایمان قول و عمل یزید و ینقص قال عبد الرزاق و انا اقول ذلک الایمان قول و عمل و الایمان یزید و ینقص فان خالفتهم فقد ضللت اذًا و ما انا من المهتدین۔

(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۴۲، ۳۴۳)۔

ترجمة: ۔امام عبدالرزاق نے کہا امام معمر اور امام ابن جریج اور امام الثوری اور امام مالک اور امام سفیان بن عیینہ کہا کرتے تھے ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔امام عبدالرزاق نے کہا میں بھی یہ کہتا ہوں۔ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔اور ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے پس اگر تو نے ان کی مخالفت کی تو پھر تو گمراہ ہو گیا اور تو پھر ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہے گا۔

سند کی تحقیق۔

(۱)۔ ابو عبد الرحمن سلمة بن شبیب: المسمعی النیسابوری نزیل مکة ثقة (تقریب التهذیب ص ۱۳۰)۔

امام علی بن حسن بن شقیقؒ

۱۔ حدثنی محمد بن علی بن الحسن بن شفیق قال سمعت ابی یقول الایمان قول و عمل .(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۳۴۷)۔

ترجمة: ۔امام محمد بن علی بن حسن بن شقیقؒ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا،انہوں

نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔

سند کی تحقیق۔

(۱)۔ محمد بن علی بن حسن بن شفیق بن دینار المروزی ثقة صاحب حدیث (تقریب التھذیب ص ۳۱۱)۔

امام فضیل بن عیاضؒ

قال وجدت فی کتاب ابی (احمد بن حنبل) قال: اخبرت ان فضیل بن عیاض یقول: قال اصحاب الرای لیس الصلوة و لا الزکاة و لا شی من الفرائض من الایمان افتراء علی اللہ عز و جل، و خلافاً لکتابه وسنة نبیه ﷺ. و لو کان القول کما یقولون لم یقاتل ابو بکرؓ اهل الردة و قال فضیل یقول اهل البدع الایمان الاقرار بلا عمل و الایمان واحد و انما یتفاضل الناس بالا عمال و لا یتفا ضلون بالایمان و من قال ذالک فقد خالف الاثر، و رد علی رسول اللہ ﷺ قوله. لان رسول اللہ ﷺ قال الایمان بضع و سبعون شعبة افضلها لا اله الا اللہ و ادنا ها اما طة الاذی عن الطریق و الحیاء شعبة من الایمان و تفسیر من یقول الایمان لا یتفاضل یقول ان الفرائض لیست من الایمان فمیز اهل البدع العمل من الایمان و قالوا ان فرائض اللہ لیس من الایمان و من قال ذلک فقد اعظم الفریة اخاف ان ایکون جاحداً للفرائض راداً علی اللہ عز و جل امره و یقول اهل السنة ان اللہ عزو جل قرن العمل بالایمان و ان فرائض اللہ عز و جل من الایمان قالوا " و الذین آمنو و عملو الصالحات " فهذا موصول العمل بالایمان و یقول اهل الارجاء: انه مقطوع غیر موصول (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۷۴،۳۷۵،۳۷۶)۔

ترجمة: ۔امام فضیل بن عیاض کہتے تھے اور اصحاب الرائے (ابوحنیفہ) نے کہا نماز اور زکوۃ اور کوئی بھی فرض کام ایمان سے نہیں ہے۔ اللہ عزوجل پر افتراء بہتان باندھتے ہوئے اور اس کی کتاب (قرآن) اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کا خلاف کرتے ہوئے اور اگر بات اسی طرح ہوتی (یعنی ایمان صرف قول کا نام ہے) جیسے یہ کہتے ہیں تو ابوبکر صدیقؓ مرتد ہو جانے والوں سے نہ لڑتے اور امام فضیل بن عیاض نے کہا اہل بدعت (مرجیہ) کہتے ہیں کہ ایمان صرف اقرار بلا عمل ہے اور ایمان ایک ہی ہے لوگوں میں تفاضل ایمان کی وجہ سے نہیں اعمال کی وجہ سے ہے۔ جو شخص بھی مرجیہ کا عقیدہ رکھتا ہے تو تحقیق اس نے مخالفت کی قرآن و حدیث کی اور رسول اللہ ﷺ کی بات کا انکار کر دیا۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی ۷۰ سے اوپر شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ ہے۔ اور سب سے کم درجہ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے جو کہتا ہے کہ ایمان میں تفاضل نہیں اس کی مراد یہ ہے کہ فرائض (نماز زکوۃ، روزہ، حج) ایمان میں شامل نہیں ہیں تو ان بدعتیوں (مرجیوں) نے عمل کو ایمان سے جدا کر دیا ہے اور برملا کہا کہ فرائض ایمان میں داخل نہیں ہیں جس کا بھی یہ نظریہ ہے اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ فرائض کے اس انکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کا رد کرنے والا نہ ہو جائے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عمل کو ایمان سے جوڑا ہے۔ اور فرائض بھی بلاشبہ ایمان سے ہیں تو اہل سنت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے "والذین آمنو و عملو الصالحات" (العنکبوت آیت ۷) آیت میں عمل کو ایمان کے ساتھ ملاتا ہے مگر مرجیہ کہتے ہیں کہ عمل ایمان سے علیحدہ چیز ہے۔

امام مالک بن انسؒ

۱۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) نا سریج بن النعمان نا عبد اللہ بن

نافع قال كان مالک یقول الايمان قول و عمل يزيد و ينقص.

(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص۳۱۷).

ترجمة: ۔امام مالک نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی المروزی نزيل بغداد ابو عبد الله احمد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب التهذیب ص۱۶).

(۲). سريج بن النعمان بن مروان الجوهری ابو الحسن البغدادی اصله من خراسان ثقة يهم قليلا (تقريب التهذيب ص۱۱۷) قال العجلی سریج بن نعمان ثقة (تاريخ الثقات ص۱۷۷).

(۳). عبد الله بن نافع : ثقة (تاريخ الثقات ص ۲۸۱). امام ابوداوُدؒ نے کہا عبداللہ بن نافع امام مالکؒ کے مسلک کے سب سے زیادہ عالم اور فقیہ تھے۔(تهذيب التهذیب جلد۶،ص۵۲).

امام وکیع بن جراحؒ

۱۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) قال سمعت و کیعا يقول الايمان يزيد و ينقص (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۳۱۰).

ترجمة: ۔امام وکیعؒ نے کہا ایمان قول اور عمل ہے جو بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی المروزی نزيل بغداد ابو عبد الله احمد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب

التهذيب ص ١٦).

امام یحیٰ بن سعید القطانؒ

١۔ امام یحیٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے جتنے علما کو پایا ہے سب کا یہی عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل ہے۔سب جہمیہ کو کافر کہتے تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ٢٣٤).

☆☆☆

مرجئة اور جهمية كافر هيں

امام احمد بن حنبلؒ

۱۔ سمعت ابی (احمد بن حنبل) يقول لايصلی خلف القدرية والمعتزلة والجهمية (كتاب السنة جلد اول، ص ۳۸۴)۔

توجمة: امام احمد بن حنبلؒ نے کہا القدریہ اور المعتزلہ اور جھمیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

۲۔ سمعت ابی (احمد بن حنبل) يقول من قال القرآن مخلوق فهو عندنا كافر لان القرآن من علم الله عزوجل قال الله عزوجل "فمن حاجک فيه من بعد ماجاءک من العلم" وقال عزوجل ولن ترضى عنک اليهود ولا النصارىٰ حتى تتبع ملتهم قل ان هدى الله هو الهدى ولئن اتبعت اهواءهم بعدالذی جاءک من العلم مالک من الله من ولی ولانصير۔ (كتاب السنة جلد اول، ص ۱۰۳)۔

توجمة: میں نے اپنے باپ امام احمد بن حنبلؒ سے سنا انھوں نے کہا جو کہے قرآن مخلوق ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لیے کہ قرآن اللہ تعالیٰ عزوجل کا علم ہے (اور بطور دلیل کے قرآن اللہ کا علم ہے یہ آیات پڑھیں) ترجمہ: جو آپ سے جھگڑا کرے آپ کے پاس علم آجانے کے بعد (سورۃ آلعمران آیت ۶۱) اور کہا اللہ عزوجل نے ترجمہ" آپ سے یہود ونصاریٰ ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کریں آپ کہہ دیں بے شک اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی آپ کے پاس علم آجانے کے بعد تو آپ کے لیے اللہ کے ہاں کوئی دوست اور مددگار نہ ہو

گا"۔(سورۃ البقرہ، آیت ۱۲۰)۔

شیخ الاسلام امام الحفاظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ

امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا۔ مـا ابالی صليت خلف الجهمي و الرافضي ام صليت خلف اليهود و انصارىٰ . (خلق افعال العباد ۲۲ فقره ۵۳).

ترجمة: ۔مجھے پرواہ نہیں ہے کہ جہمیہ ورافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا یہودونصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھوں؟

یعنی جس طرح یہود ونصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھنے کا کوئی مسلم (مسلمان) قائل نہیں۔اسی طرح جہمی اور رافضی کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوگی۔

امام سعید بن جبیرؒ

۱۔ حدثنی ابی نا عبدالرحمن بن مهدی حدثنی حماد بن سلمة عن عطا بن سائب عن سعيد بن جبير قال مثل المرجئة مثل الصائبين .(اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۳۳۸).

توجمة: امام سعید بن جبیرؒ نے کہا مرجیہ صائبین کی طرح ہیں۔(یعنی ان کی طرح کافر ہیں)۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيباني المروزي نزيل بغداد ابو عبد الله احمد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب التهذيب ص ۱۶).

(۲). عبدالرحمن بن مهدی بن حسان العنبری مولاهم ابو سعيد البصرى ثقة ثبت حافظ عارف بالرجال و الحديث قال ابن المديني مارايت اعلم منه (تقريب التهذيب ص ۲۱۰).

(۳) حماد بن سلمة بن دینار البصری ابو سلمة ثقة عابد اثبت الناس فی ثابت وتغیر حفظه باخره (تقریب التهذیب ص ۸۲)۔

(۴) عطا بن سائب الثقفی الکوفی احد الا علام علی لین فیه ثقة ساء حفظه باخرة، وقال امام احمد بن حنبل ثقة ثقة(الکاشف جلد ۲،ص ۲۳۲)۔

امام سلام بن ابی مطیعؒ

۱۔ حدثنی احمد بن ابراهیم الدورقی حدثنی زهیر بن نعیم السجستانی البابیؒ ۔ثقة ،قال سمعت سلام بن ابی مطیع یقول الجهمیة کفار لایصلی خلفهم (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول،ص ۱۰۵)

ترجمة: امام زہیر بن نعیمؒ نے کہا میں نے امام سلام بن ابی مطیعؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا انھوں نے کہا جہمیہ کافر ہیں ان کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے۔

سند کی تحقیق:

(۱) احمد بن ابراهیم بن کثیر بن زید الدورقی ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۱۱)۔

(۲) زهیر بن نعیم: البابی السلولی ابو عبدالرحمن السجستانی ثقة (تهذیب التهذیب جلد۳،ص ۳۵۳)۔

امام سفیان بن عیینہؒ

۱۔ حدثنی غیاث بن جعفر قال سمعت سفیان بن عیینه یقول القرآن کلام الله عزوجل من قال مخلوق فهو کافر ومن شک فی کفر فهو کافر (اسناده حسن) (کتاب السنة جلداول،ص ۱۱۲)۔

ترجمة: امام غیاث بن جعفرؒ نے کہا میں نے امام سفیان بن عیینہؒ سے سنا انہوں نے

کہا قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے جس نے کہا مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جس نے شک کیا اس (مخلوق سمجھنے والے) کے کفر میں تو وہ بھی کافر ہے۔

سند کی تحقیق

(ا)۔ غياث بن جعفر مستملي، وثق (الكاشف جلد ٢، ص ٣٢٣) قال ابن حبان ثقة (خلاصه تذهيب تهذيب الكمال جلد ٢، ص ٣٣٢)۔

امام عبداللہ بن مبارکؒ

١۔ حدثنی الحسن بن عيسى مولى عبدالله بن مبارك قال كان ابن المبارك يقول الجهمية كفار (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ١٠٩)۔

ترجمة: امام عبداللہ بن مبارکؒ کہتے تھے جہمی کافر ہیں۔

سند کی تحقیق:

(ا) الحسن بن عيسى بن ماسر جس ابو على النيسابورى ثقة (تقريب التهذيب ص ٧١)۔

٢۔ حدثنی احمد بن ابراهيم حدثنی علی بن الحسن بن شفيق قال سمعت عبد الله بن مبارك يقول انا نستجيز ان نحكى كلام اليهود و النصارى و لا نستجيز ان نحكى كلام الجهمية۔

(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلداول، ص ١١١)

ترجمة: ۔امام علی بن حسن بن شقیق نے کہا میں نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے سنا امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا ہم جائز سمجھتے ہیں کہ ہم یہود و نصاریٰ کا کلام بیان کریں مگر ہم جائز نہیں سمجھتے کہ ہم جہمیہ کا کلام بیان کریں۔

سند کی تحقیق:

(ا)۔ احمد بن ابراهيم بن كثير بن زيد الدروقى ثقة حافظ (تقريب

التھذیب ص ۱۱)۔

(۲)۔ علی بن حسن بن شقیق ابو عبدالرحمن المروزی ثقة حافظ(تقریب التھذیب ص ۲۴۴)۔

امام عبداللہ بن ادریسؒ

۱۔ حدثنی احمد بن ابرھیم حدثنی یحییٰ بن یوسف الزمی قال عبداللہ بن ادریس فقال له رجل یاابا محمد ان قبلنا ناساً یقولون ان القرآن مخلوق فقال من الیھود ؟قال لا قال فمن النصاری؟ قال: لا۔ فقال فمن ؟ قال: لا۔قال فممن؟ قال من الموحدین قال کذبوا، لیس ھؤلاء بموحدین ھؤلا زنادقة من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم ان الله عزوجل مخلوق ومن زعم ان الله تعالیٰ مخلوق فقد کفر ھولاء زنادقة ھولاء زنادقة (اسنادہ صحیح)(کتاب السنة جلد اول،ص ۱۱۳، ۱۱۴)۔

ترجمة: امام عبداللہ بن ادریسؒ سے ایک آدمی نے کہا اے ابومحمد ہمارے علاقے میں ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں قرآن مخلوق ہے توانھوں نے کہا وہ یہود ہیں تو اس شخص نے کہا نہیں انھوں نے پوچھا تو کیا پھر وہ عیسائی ہیں تو اس نے کہا نہیں توانہوں نے پوچھا مجوس ہیں تو اس نے کہا نہیں توانھوں نے پوچھا پھر وہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ وہ موحد ہیں توانھوں نے کہا وہ جھوٹ بولتے ہیں (کہ قرآن مخلوق ہے) وہ موحدین نہیں ہیں یہ زنادقہ ہیں جس نے سمجھا کہ قرآن مخلوق ہے تو گویا اس نے گمان کیا کہ اللہ بھی مخلوق ہے اور جس نے سمجھا کہ اللہ مخلوق ہے تو اس نے کفر کیا۔ یہ لوگ زندیق ہیں یہ لوگ زندیق ہیں۔

سند کی تحقیق:

(۱)۔ احمد بن ابراھیم بن کثیر بن زید الدورقی ثقة حافظ (تقریب

التهذیب ص ۱۱).

(۲). یحییٰ بن یوسف الزمی الخر اسانی نزیل بغدادثقة (تقریب التهذیب ص ۳۸۰).

امام معاذ بن معاذؒ

۱۔ حدثنی احمد بن محمد بن یحیی بن سعید القطان قال سمعت ابی یقول سمعت معاذ بن معاذ یقول :من قال القرآن مخلوق فهو کافر (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۲۳).

ترجمة: ۔امام محمد بن یحییٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے امام معاذ بن معاذؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا جس نے کہا قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن یحیی بن سعید القطان ابو سعید البصری، صدوق (تقریب التهذیب ص ۱۶).

(۲). محمد بن یحی بن سعید القطان ابو صالح البصری ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۲۳).

امام وکیع بن جراحؒ

امام وکیع بن جراحؒ نے کہا۔ جو شخص قرآن کومخلوق کہے وہ کافر ہے۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۲۴۰).

امام یزید بن ہارونؒ

۱۔ حدثنی اسحاق بن بهلول قال قلت یزید بن هارون اصلی خلف الجهمیة قال لا قلت اصلی خلف المرجئة قال انهم لخبثاء.

(اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول ،ص ۱۲۳).

ترجمة: ۔امام اسحاق بن بہلولؒ نے کہا میں نے امام یزید بن ہارونؒ سے جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا کیا میں مرجیہ کے پیچھے نماز ادا کرلوں انہوں نے کہا بے شک وہ خبیث لوگ ہیں۔

سند کی تحقیق

(۱) اسحاق بن بهلول بن حسان الانباری صدوق (الجرح والتعديل جلد ۲،ص۔ ۲۱۴)۔ امام ذہبی نے کہا امام اسحاق ممتاز حافظ اور ناقد حدیث تھے۔امام خطیب نے کہا انہوں نے فنِ فقہ میں کتاب لکھی تھی۔ ثقہ اور قابل اعتماد تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول،ص ۳۷٦)۔

☆☆☆

مرجئة اور جھمیة کی سزا

امام ابن خزیمہ

۱۔ امام ابن خزیمہؒ نے کہا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اسے مخلوق کہے وہ کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل کر دیا جائے۔ اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۵۰۳)۔

امام سراج

۱۔ امام سراجؒ نے کہا جو شخص اقرار نہ کرے اور اس بات پر ایمان نہ لائے کہ اللہ تعجب کرتا ہے اور ہنستا ہے نیز ہر رات آسمان دنیا پر اتر کر منادی کرتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو دوں تو وہ زندیق اور کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو بہتر ہے ورنہ اس کی گردن اڑا دی جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۵۰۶)۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

۱۔ حدثنی ابی (احمدبن حنبل) سمعت عبدالرحمن بن مھدی یقول من زعم ان اللہ تعالیٰ لم یکلم موسیٰ صلوات اللہ علیه یستتاب فان تاب والا ضرب (ت) عنقه (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۱۹، ۱۲۰)

ترجمة: امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا جس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام نہیں کیا اس سے توبہ کروائی جائے گی۔ اگر توبہ کرے تو ٹھیک وگرنہ اس کی

گردن اڑائی جائے گی۔

سند کی تحقیق :

(ا)۔ احمد بن حنبل ابو عبداللہ احد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب التهذيب. ص ١٦)

٢۔ حدثنی العباس العنبری حدثنا عبداللہ بن محمد بن حميد يعنی ابا بكر بن الاسود قال (سمعت عبدالرحمن بن مهدی يقول يحيیٰ بن سعيد وهو علی سطحه یاابا سعيد) لوان رجلا جهمیامات وانا وارثه مااستحللت ان آخذ من ميراثه .(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول،ص ١٢١)

ترجمة :امام ابوبکر بن الاسودؒ نے کہا میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ سے سناوہ امام یحییٰ بن سعیدؒ کے برابر بیٹھے تھے اے ابوسعید اگر کوئی جہمی مرجائے اور میں اس میں وارث ہوں تو نہیں ہے حلال میرے لیے کہ میں اس کی میراث میں سے کچھ لوں۔

سند کی تحقیق

(ا). العباس العنبری :هو ابن عبدالعظيم بن اسماعيل بن العنبری ابو الفضل البصری ثقة حافظ(تقريب التهذيب ص ١٦٥)

(٢). عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود البصری ابو بكر ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص١٨٧).

٣۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا اگر میری حکومت ہوتی تو میں قرآن کو مخلوق کہنے والے کی گردن اڑا کر اس کی لاش دجلہ میں بہا دیتا نیز امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا جہمیہ اللہ تعالیٰ سے کلام کی نفی کرتے ہیں اور قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلامی کی۔(تذكرة الحفاظ جلد اول،ص ٢٥٦).

امام مالک بن انسؒ

۱۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) قال حدثنا سریج بن النعمان اخبرنی عبداللہ بن نافع قال مالک بن انس یقول من قال القرآن مخلوق یوجع ضرباً ویحبس حتی یموت وقال مالک اللہ عزوجل فی السماء وعلمہ فی کل مکان لا یخلو منہ شیء وتلا ھذہ الآیۃ "مایکون من نجویٰ ثلاثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول، ص ۱۰۶، ۱۰۷)

ترجمۃ: امام مالک بن انسؒ نے کہا جو کہے قرآن مخلوق ہے اس کو کوڑے مارے جائیں اور اس کو قید کیا جائے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے اور امام مالکؒ نے کہا اللہ عزوجل آسمان میں ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے اور یہ آیت پڑھی نہیں ہوتی سرگوشی تین بندوں کی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ (سورۃ المجادلہ آیت ۷)۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ احمد بن حنبل ابو عبداللہ احد الائمۃ ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ (تقریب التہذیب ص ۱۶)

(۲)۔ سریج بن النعمان بن مروان الجوھری ابو الحسن البغدادی اصلہ من خراسان ثقۃ یھم قلیلا (تقریب التہذیب ص ۱۱۷)

(۳)۔ عبداللہ بن نافع الصائغ المدنی ثقۃ صحیح الکتاب فی حفظہ لین تقریب التہذیب ص ۱۹۱)

امام محمد بن یوسفؒ

امام المحدثین امام بخاریؒ مرجیہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۱۔ ولقد رحل قوم من اهل بلخ مرجئة الى محمد بن يوسف بالشام فاراد محمد اخراجهم منها حتیٰ تابوا من ذلک ورجعوا الى السبيل والسنة ولقد اريناغير واحد من اهل العلم يستتيبون اهل الخلاف فان تابوا والا اخرجوهم من مجالسهم ولقد كلم عبدا الله بن الزبير سليمان بن حرب وهو يومئذ قاضی مكة ان يحجر على بعض اهل الرأی فحجر عليه سليمان فلم يكن يجتری بمكة ان يفتی حتی يخرج عنها. (جُزرفع اليدين ص ۴۳،۴۴)

ترجمة:۔ اورایک مرجیہ کا گروہ اہل بلخ سے امام محمد بن یوسف کے پاس شام آیا تو انہوں نے انہیں اپنی مجلس سے نکال دینا چاہا حتیٰ کہ انہوں نے اس سے توبہ کی اور صحیح سنت کے راستہ پر آگئے اسی طرح ہم نے کئی اہل علم کو دیکھا کہ وہ مخالفین سے توبہ کرواتے ورنہ انہیں اپنی مجالس سے نکال دیتے اور امام عبداللہ بن زبیر نے مکہ کے قاضی سلیمان بن حرب کو کہا تھا کہ اہل رائے (یعنی قیاس والے) سے الگ ہو جا اور اسے مکہ میں فتویٰ دینے سے روک دیا حتیٰ کہ وہ وہاں سے نکال دیا گیا۔

☆☆☆

ابو حنیفة کے قیاس

ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر مقتدی پر حملہ کیا گیا حتیٰ کہ اس کا تہہ بند کھل گیا اور اس کی شرم گاہ برہنہ ہوگئی پھر امام کی نماز مکمل ہونے تک وہ اسی طرح کھڑا رہا تو مقتدی کی نماز مکمل ہوگئی۔ اور اگر اس نے امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ کیا تو اس کی نماز باطل ہوئی۔

(المحلی ابن حزم جلد ۲، ص ۴۱۱).

ابوحنیفہ نے کہا دونوں سلام اختیاری حیثیت رکھتے ہیں اور فرض نہیں ہیں۔ بخلاف ازیں اگر کوئی شخص بقدر تشہد بیٹھے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔ اگر دانستہ یا نادانستہ اس کی ہوا نکل جائے یا دانستہ کھڑا ہو جائے یا گفتگو اور کوئی کام کرنے لگے تو یہ مباح ہے اور اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ (طحاوی جلد اول، ص ۵۲۵ و المحلی ابن حزم جلد ۲، ص ۴۷۵).

ابراہیم کہتے ہیں جب موذن حی علی الفلاح کہے تو لوگوں کو چاہئے کہ کھڑے ہو کر صفیں درست کر لیں اور جب قد قامت الصلوۃ کہے تو امام کو اللہ اکبر کہہ دینا چاہئے۔ محمد بن حسن نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی بات ابوحنیفہ کہتے ہیں۔ اگر امام موذن کی تکبیر کے ختم ہونے تک رکا رہے۔ (پھر) تکبیر ختم ہونے کے بعد وہ اللہ اکبر کہے تب بھی کوئی حرج نہیں دونوں ہی طریقے اچھے ہیں۔ (روضة الازھار شرح کتاب الاثار، ص ۱۸۲).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ (صحیح مسلم جلد اول حصہ دوم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۲۸).

دوسری حدیث مبارک میں ہے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے مسجد کے کونے میں دو رکعت سنت پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہو گیا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں تم نے فرض نماز کس کو شمار کیا جو اکیلی پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی۔ (صحيح مسلم جلد اول حصه دوم كتاب صلوٰة المسافرين ص ۲۲۹).

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب فرض نماز کے لیے جماعت کھڑی ہو جائے تو سنتیں پڑھنا منع فرمایا ہے اور ساتھ ناراضگی کا اظہار بھی کیا ہے لیکن ابوحنیفہ اور ماجودہ حنفیوں کے نزدیک صبح یعنی فجر کی سنتیں پڑھنے کی اجازت ہے۔

قال محمد يكره اذا اقيمت الصلوٰة ان يصلى الرجل تطوعا غير ركعتى الفجر خاصة فانه لاباس بان يصليهما الرجل وان اخذالموذن فى الاقامة وكذلك ينبغى وهو قول ابى حنيفة (موطامحمد باب الرجل يصلى وقد اخذ الموذن فى الا قامة ص ۸٦).

محمد (ابوحنیفہ کا شاگرد خاص) نے کہا جب نماز کھڑی ہو جائے تو ماسوائے صبح کی سنتوں کے کسی شخص کا نوافل پڑھنا مکروہ ہے فجر کی سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں اگرچہ موذن نے اقامت کہنا شروع کر دی ہو اور یہی مناسب و بہتر ہے اور یہی ابوحنیفہ کا قول ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جائے گی۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا رسول اللہ ﷺ بھی آمین کہا کرتے تھے۔ (صحيح بخارى جلداول كتاب الاذان باب جهر الامام بالتامين ص ۳۸۵).

ابوحنیفہ نے اس حدیث مبارکہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے۔

فاما ابو حنيفة فقال يومن حلف الامام ولا يومن الامام. (موطا

محمد باب امین فی الصلوٰۃ ص ۱۰۳، ۱۰۴). لیکن ابوحنیفہ نے کہا صرف مقتدی آمین کہے امام آمین نہ کہے۔

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے استسقاء کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور چادر پلٹی۔ (صحیح بخاری جلد اول کتاب الاستسقاء باب صلوۃ الاستسقاء رکعتین ص ۴۷۴) ۔لیکن ابوحنیفہ نماز استسقاء کا منکر ہے۔

قال محمد اما ابو حنیفة فکان لایری فی الا ستسقاء صلوۃ (موطامحمد باب الا ستسقاء ص۱۹۷)

محمد (ابوحنیفہ شاگرد خاص) نے کہا ابوحنیفہ کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز نہیں ہے۔بطور نمونہ موطا محمد سے ابوحنیفہ نے جن صحیح حدیث کی مخالفت کی ہے بیان کی گئی ہیں۔ وگرنہ موطا محمد ساری کی ساری صحیح احادیث کی مخالفت میں لکھی گئی ہے۔مکمل تفصیل موطا محمد میں دیکھی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

ابو حنیفة پر جرح کرنے والے محدثین کا مختصر تعارف

امام ایوب السختیانیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے نامور محدث اور چوٹی کے عالم تھے امام شعبہؒ نے کہا امام ایوب علماء کے سردار ہیں امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا۔ میں نے ان جیسے کسی عالم سے ملاقات نہیں کی امام محمد بن سعد نے کہا امام ایوب ثقہ، حدیث میں پختہ کار جامع الصفات، کثیر العلم، عادل اور حجت ہیں امام ابو حاتم نے کہا ثقہ ہیں آپ جیسے لائق فائق عالم کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہیں ہے امام ہشام بن عروہؒ نے کہا۔ میں نے بصرہ میں امام ایوب کا ہم پلہ کوئی عالم نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۲۰).

شیخ الاسلام امام ابو اسحاق الفزاریؒ

آپ کا نام ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء ہے۔ ایک دفعہ امام اوزاعیؒ نے ان سے حدیث بیان کی تو کہا مجھ سے صادق المصدوق ابو اسحاق فزاری نے حدیث بیان کی ہے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا ثقہ ہیں ثقہ ہیں امام فضیل بن عیاضؒ نے کہا مجھے اکثر مصیصہ جانے کا شوق دامن گیر ہوتا تھا۔ اس سے فضیلت جہاد نہیں۔ بلکہ امام ابو اسحاق سے ملاقات مقصود ہوتی تھی امام محمد بن سعدؒ نے کہا ابو اسحاق ثقہ، متبع سنت اور نامور مجاہد تھے۔ امام ابو حاتم نے کہا اسلام کی خدمت میں بے نظیر کارنامے سرانجام دینے والے ثقہ اور مامون ہیں امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا بخدا مجھے کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آتا جسے میں امام ابو اسحاق فزاری پر مقدم سمجھو۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید ایک زندیق کو قتل کرنے لگے تو وہ بولا مجھے تو قتل کر

دو گے لیکن میں نے جو ایک ہزار خود ساختہ حدیثیں لوگوں میں پھیلا دی ہیں ان کا کیا کرو گے؟ ہارون الرشید نے کہا اللہ کے دشمن کس خیال میں ہے؟ ہمارے پاس ابواسحاق فزاریؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ جیسے نادر روزگار موجود ہیں جو چھان بین کر کے ان کا ایک ایک حرف الگ کر دیں گے۔ امام ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں ابواسحاق فزاریؒ فوت ہوئے تو روئے زمین پر ان سے افضل کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام علی بن بکار نے کہا میں نے امام ابن عونؒ اور بعد کے علماء سے ملاقات کی ہے مگر میں نے ان میں امام ابواسحاق فزاریؒ سے زیادہ فقہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۱۷). امام عجلی نے کہا ابراھیم بن محمد ابواسحاق فزاریؒ کوفی ثقہ، صاحب سنت اور نیک آدمی تھا۔ (تاریخ الثقات ص ۵۴). امام جرح وتعدیل عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا کہ ہر عالم کسی نہ کسی فن میں درجہ امتیاز رکھتا ہے اور شام میں ابواسحاق فزاریؒ اور امام اوزاعیؒ سے بڑا حدیث کا نکتہ شناس کسی کو نہیں دیکھا اگر کوئی راوی ان سے حدیث بیان کرے تو بلا ریب وشک وہ قابل اطمینان ہے کیونکہ یہ لوگ سنت کے امام ہیں۔ (التاریخ الکبیر جلد ۲، ص ۲۴۵)۔

شیخ الاسلام امام اوزاعیؒ

آپ کی کنیت ابوعمرو اور نام عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ دمشق کے رہنے والے بلند پایا حافظ حدیث ہیں امام اسماعیل بن عیاش نے کہا میں ۱۴۰ھ میں علماء کو یہ کہتے ہوئے سنتا تھا کہ فی زمانہ امام اوزاعیؒ ساری امت کے عالم ہیں امام خریبی نے کہا کہ امام اوزاعیؒ اپنے سب اہل زمانہ سے افضل ہیں امام ابواسحاق فزاریؒ نے کہا اگر مجھے اس امت کا خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے تو میں امام اوزاعی کو خلیفہ منتخب کروں گا۔ امام بشر بن منذرؒ نے کہا میں نے امام اوزاعی کو دیکھا ہے۔ کہ کثرت گریہ اور فراوانی خشوع سے تقریباً نابینا ہو چکے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۵۵). امام شافعی

نے کہا کہ میں نے حدیث میں امام اوزاعی سے زیادہ سمجھدار اور فقیہ آدمی نہیں دیکھا (تھذیب التھذیب جلد ۶، ص ۲۳۹) امام نووی نے کہا امام اوزاعیؒ کی امامت جلالت شان علو مر تبت اور فضل وکمال پر سب کا اتفاق ہے۔ (تھذیب الاسماء جلد اول، ص ۹۹۹).

امام ابوبکر بن عیاشؒ

آپ کی کنیت ہی آپ کا نام ہے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا آپ قرآن اور حدیث دونوں کے عالم ہیں مگر بعض اوقات غلطی کر جاتے ہیں امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے ابوبکر بن عیاشؒ سے بڑھ کر اتباع سنت کی جلدی کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ابو داؤدؒ نے کہا ثقہ ہیں امام یزید بن ہارونؒ نے کہا انتہائی نیکوکار اور فاضل تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۱۲، ۲۱۳).

سر خیل محدثین شیخ الاسلام سید المسلمین امام احمد بن حنبل شیبانی مروزیؒ

امام ذہبی نے کہا آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں امام ابراہیم حربیؒ نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب لوگوں کا علم ان کے سینہ میں جمع کر دیا ہے۔ امام شافعیؒ نے کہا میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جو علم و فضل اور فقہ دانش میں امام احمد سے بڑھا ہوا ہو۔ امام ابوعبیدؒ نے کہا سب لوگوں کا علم چار آدمیوں کے پاس جمع ہو گیا۔ اور ان سب سے امام احمد زیادہ فقیہ ہیں امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا لوگ چاہتے ہیں میں امام احمد جیسا ہو جاؤں لیکن میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کبھی بھی ان جیسا نہیں ہو سکتا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۲۳، ۲۲۴).

امام ابوعون عبداللہ بن عونؒ

آپ کی کنیت ابوعون اور نام عبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا بصرہ کے رہنے والے

نامور حافظ حدیث ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا عراق میں ان سے بڑا فن حدیث کا جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ امام ہشام بن حسانؒ نے کہا میری آنکھوں نے امام ابن عونؒ جیسا نامور عالم کبھی نہیں دیکھا۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے امام ابن عونؒ سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام شعبہؒ نے کہا دوسرے محدثین کے یقین سے مجھے امام ابن عونؒ کا شک زیادہ محبوب ہے امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا امام ابن عونؒ ہر فن میں ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۳۸، ۱۳۹)۔

امام ابوعوانہؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ مشہور حافظ حدیث اور قابل اعتماد عالم ہیں امام عفان نے کہا ہمارے نزدیک ان کی حدیث امام شعبہؒ سے زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔ حبان بن محمد کہتے ہیں مجھ سے امام شعبہؒ نے کہا ابوعوانہؒ کو لازم پکڑو جعفر بن سلیمان کہتے ہیں امام یحییٰ بن معینؒ سے پوچھا گیا۔ اہل بصرہ کے لئے سفیان ثوریؒ کے برابر کون ہے؟ بولے شعبہ پھر پوچھا گیا ان کے لئے زائدہ جیسا کون ہے؟ بولے امام ابوعوانہؒ، امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا۔ امام ابوعوانہؒ اور ہشامؒ، سعید بن ابی عروبہؒ، اور ہمام کی طرح ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۹۴)۔

حافظ العصر امام ابوزرعہ رازیؒ

آپ کا اسم گرامی عبیداللہ بن عبدالکریم بن یزید ہے امام ذہبیؒ نے کہا نامور حافظ حدیث ہیں امام علی بن جنیدؒ نے کہا میں نے امام ابوزرعہؒ سے بڑا حافظ کوئی نہیں دیکھا۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے کہا میں نے امام ابوزرعہؒ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا امام ابوحاتم نے کہا امام ابوزرعہؒ نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا اور میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا جو اس علم کو ان کی طرح سمجھتا ہو (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۰۲)۔

امام ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب جوز جانیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا بلند پایہ حافظ حدیث، نزیل دمشق اوراس کے محدث ہیں امام دارقطنی نے کہا قابل اعتماد حافظ حدیث اور مختلف کتابوں کے مصنف ہیں۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص۳۹۶)۔

امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقریؒ

امام ذہبیؒ نے کہا مکہ معظمہ کے رہنے والے مشہور محدث ہیں فن حدیث اور علم قرات کے خوب ماہر تھے۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص۲۸۱، ۲۸۲)۔

شیخ الاسلام وامام الحفاظ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ

امام ابن خزیمہؒ نے کہا آسمان کے نیچے امام بخاریؒ سے زیادہ علم حدیث جاننے والا کوئی نہیں ہے (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۴۰۱) علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن المغیره الجعفی ابو عبدالله البخاریؒ جبل الحفظ و امام الدنیا فی ثقة الحدیث (تقریب التهذیب ص ۲۹۰) امام ذہبیؒ نے کہا وکان اماماً حافظاً حجة راساً فی الفقه والحدیث مجتهداً (الکاشف جلد ۳، ص۱۸)

امام مزیؒ نے کہا۔ ابو عبدالله البخاری الحافظ امیر المومنین فی حدیث سید المرسلین، وقال ابوبکر بن ابی شیبه ومحمد بن نمیر مارأینا مثل محمد بن اسماعیل وقال احمد بن حنبلؒ مااخرجت خراسان مثل محمد بن اسماعیلؒ فقیه هذه الامة (خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۳۷۹، ۳۸۰)۔

امام ابومعصب احمد بن ابی بکر مدینیؒ نے کہا کہ امام بخاریؒ ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اوران سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں امام رجاء بن مرجیؒ نے کہا امام بخاریؒ علماء کے مقابلے میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں کو عورتوں کے مقابلے میں ہے ان سے ایک شخص نے کہا اے ابومحمد سب کچھ یہی ہے تو انہوں نے کہا کہ امام بخاریؒ اللہ کی نشانیوں میں سے سطح زمین پر چلتی پھرتی نشانی ہے (**الاکمال فی اسماء الرجال ص ۱۳۸**)۔

امام ابوحاتم محمد بن حبان بستیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا بست کے رہنے والے گرامی قدر حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں امام حاکمؒ نے کہا امام ابن حبانؒ فقہ لغت اور حدیث میں علم کا خزانہ تھے۔ امام خطیبؒ نے کہا قابل اعتماد اور ذہین وفطین تھے۔ امام ابوسعد اویسیؒ نے کہا۔ دین کے فقیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کے حافظ تھے۔ (**تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۶۲۸, ۶۲۹**)۔

شیخ الاسلام امام ابومحمد ابن ابی حاتمؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ جلیل القدر حافظ حدیث تھے۔ نقد حدیث میں بڑے ماہر تھے۔ امام ابویعلی خلیلی کہتے تھے آپ نے اپنے والد اور امام ابوزرعہ رازیؒ کا علم اپنے سینہ میں جمع کرلیا۔ آپ معرفۃ الرجال اور دیگر علوم میں بحر زخار تھے۔ امام علی بن احمدؒ نے کہا میں نے امام ابن ابی حاتم کو جاننے والے آئمہ سے کسی کو نہیں دیکھا جس نے ان میں کبھی جہالت کا ذکر کیا ہو۔ ان کے والد امام ابوحاتم ان کی کثرت عبادت سے تعجب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے عبدالرحمٰن جیسی عبادت کون کرسکتا ہے۔ مجھے ان کے کسی گناہ پر اطلاع نہیں ہے۔ امام ابوالولید باجی نے کہا امام ابن ابی حاتم ثقہ اور حافظ حدیث تھے۔ (**تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۵۷۵، ۵۷۷**)۔

امام ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ جلیل القدر حافظ حدیث تھے۔امام ابوسعد ادریسیؒ نے کہا امام ابوعیسیؒ کا حافظہ ضرب المثل تھا۔امام حاکمؒ نے کہا میں نے امام عمر بن علکؒ سے سنا کہتے تھے امام المحدثین امام بخاریؒ فوت ہوئے تو اپنے پیچھے علم وحفظ اور ورع و زہد میں ابو عیسی جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑ گئے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۴۷۔۴۴۸)۔

امام ابن عدیؒ

آپ کی کنیت ابواحمد اسم گرامی عبداللہ بن عدیؒ اور لقب ابن عدی ہے۔امام ذہبیؒ نے کہا بہت بڑے حافظ حدیث اور نامور امام تھے۔امام حمزہؒ نے کہا آپ حافظ اور متقن تھے۔امام خلیلیؒ نے کہا آپ حفظ اور جلالت قدر میں بے نظیر تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۶۴۱)۔

شیخ الاسلام ابن عبدالبرؒ

آپ کی کنیت ابوعمر اور نام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصمؒ ہے۔ امام ابوالولید باجیؒ نے کہا پورے اندلس میں ابن عبدالبرؒ جیسا فن حدیث جاننے والا کوئی آدمی نہیں تھا۔امام ذہبیؒ نے کہا آپ حفظ اور ضبط حدیث میں اپنے اہل زمانہ کے سردار بن گے(تذکرہ الحفاظ جلد ۲، ص ۷۵۳،۷۵۴)۔

امام علامہ ابن حزمؒ

آپ کی کنیت ابومحمد اور نام علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالبؒ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور مجتہد فقیہ تھے۔امام صاعد بن احمد نے کہا کہ ابن حزم تمام اہل اندلس سے علوم اسلام کے زیادہ جامع ،معرفت میں سب پر فائق ،احادیث رسول ﷺ اور اقوال اصحابہ اور کمال حافظہ کے مالک تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۷۶۵م،۷۶۶)۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ

آپ کا اسم گرامی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ ہے۔ امام ذہبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے بے مثال حافظ حدیث اور اس فن میں ماہر بے عدیل تھے امام عجلیؒ نے کہا آپ ثقہ اور حافظ ہیں امام فلاسؒ نے کہا۔ میں نے امام ابوبکرؒ سے زیادہ حافظ کوئی شخص نہیں دیکھا امام خطیبؒ نے کہا امام ابوبکر متقن اور حافظ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۲۳)۔

امام حافظ ابن کثیرؒ

آپ کا نام اسماعیل کنیت ابوالفہد لقب عماد الدین عرف ابن کثیرؒ ہے والد کا نام عمر تھا امام ابن العمارؒ نے کہا امام ابن کثیرؒ پر تاریخ حدیث اور تفسیر میں ریاست علمی ختم ہوگی امام ابن حجیؒ نے کہا ہم نے جن لوگوں کو پایا ان میں امام ابن کثیرؒ متون احادیث کے سب سے بڑے حافظ اور جرح اور رجال اور صحیح اور ضعیف کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے (تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۳،۶)۔

شیخ الاسلام امام حماد بن سلمہؒ

آپ کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں حدیث میں کمال کے ساتھ ساتھ علم نحو میں بھی ماہر تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا ثقہ ہیں امام ذہبیؒ نے کہا آپ عربی میں کامل فقہ میں ماہر عمل میں متبع سنت اور خطابت میں فصیح البیان تھے امام وہیب نے کہا امام حماد بن سلمہؒ ہمارے سردار اور ہم سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہؒ کی عملی حالت یہ تھی کہ۔ اگر ان سے کہا جاتا کہ آپ کل مرجائیں گے تو اپنے عمل میں پہلے سے زیادہ قطعاً اضافہ نہ کرسکتے۔ عفانؒ کہتے ہیں میں نے حماد بن سلمہؒ سے زیادہ عبادت کرنے والے لوگ

تو دیکھے ہیں لیکن نیکی کے کام، تلاوت قرآن اور اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے میں ان سے زیادہ مداومت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یونس مودب کہتے ہیں حماد بن سلمہؒ کا نماز پڑھنے کی حالت میں انتقال ہوا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا جب کسی کو امام حماد بن سلمہؒ کی شان میں گستاخی کرتے دیکھو۔ تو سمجھو کہ اس کے اسلام میں شبہ ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۷۱، ۱۷۲)۔

امام حماد بن زیدؒ

آپ کی کنیت ابو اسماعیل ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور فن تجوید کے ماہر تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا فن حدیث میں کوئی محدث امام حماد بن زیدؒ سے زیادہ پختہ نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا آپ مسلمانوں کے امام اور دین کے بڑے پابند ہیں۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا میں نے ان سے زیادہ حدیث جاننے والا کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا امام ابو اسامہؒ نے کہا میں جب بھی امام حماد بن زیدؒ کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں انہوں نے علم وادب کسری اور فن فقہ حدیث عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۸۸، ۱۸۹)۔

امام حسن بن صالحؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ کوفہ کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں بہت بڑے عابد اور اہل علم کے پیشوا ہیں امام ابو حاتم نے کہا ثقہ ہیں حافظ اور ضابط ہیں امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ثقہ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۸۱)۔

امام حفص بن غیاثؒ

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے امام ذہبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا امام حفصؒ نے بغداد اور کوفہ میں جتنی احادیث بیان کی

ہیں سب اپنے حفظ سے بیان کی ہیں انہوں نے ایک دن بھی اپنی کتاب سامنے رکھ کر درس نہیں دیا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۳۳)۔ امام خطیب بغدادیؒ نے کہا حفص بن غیاث کثیر الحدیث حافظ اور ثقہ تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے شیوخ سے بھی بلند مرتبہ تھے۔ (تاریخ بغداد جلد ۸، ص ۱۹۷، ۱۹۸)

امام حجاج بن ارطاۃ کوفیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ چوٹی کے عالم اور مشہور مفتی عراق تھے۔ امام یحییٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میرے نزدیک حجاجؒ اور محمد بن اسحاقؒ دونوں برابر ہیں۔ امام حاتم نے کہا جب حجاج حدثنا کہہ کر حدیث بیان کریں تو ان کے صدق میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۶۰۔۱۶۱)۔

الحافظ الکبیر امام خطیب بغدادیؒ

آپ کی کنیت ابو بکر اور نام احمد بن علی بن ثابت احمدؒ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بغداد کے رہنے والے بہت بڑے عالم اور نامور حافظ حدیث ہیں امام شجاع زہلیؒ نے کہا خطیبؒ امام، مصنف، اور ایسے باکمال حافظ حدیث تھے۔ کہ ان کی نظیر نہیں ملتی تھیں امام ابن ماکولاؒ نے کہا۔ اہل بغداد میں امام دارقطنیؒ کے بعد ان کا کوئی ثانی نہیں ملتا۔ امام ابو سعدؒ نے کہا خطیبؒ بارعب پروقار، ثقہ حق کے متلاشی اور حجت تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۷۵۸، ۷۶۳)۔

حافظ زمان امام دارقطنیؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام علی بن عمر بن احمدؒ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بغداد کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث اور کتاب السنن کے مصنف ہیں امام ابو الطیبؒ نے کہا دارقطنی امیر المومنین فی الحدیث ہیں امام خطیبؒ نے کہا حدیث، علل حدیث، اور اسماء الراجال، کا علم آپ

پر ختم تھا۔ ثقہ، راست گو، اور صحیح الاعتقاد تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۶۷۰)۔

امام رقبہ بن مصقلۃ ابو عبد اللہ العبدی الکوفیؒ

علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا آپ ثقہ اور مامون تھے۔ (تقریب التہذیب ص ۱۰۴)۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا رقبہ بن مصقلۃ ثقہ اور مامون تھا (خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال جلد اول، ص ۳۳۱)۔ امام ذہبیؒ نے کہا رقبہ ثقہ تھا (الکاشف جلد اول، ص ۲۴۳) امام یحییٰ بن معینؒ اور امام نسائی اور امام دار قطنیؒ نے کہا رقبہ ثقہ تھا (تاریخ کبیر جلد اول، ص ۳۴۲ و تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۲۸۶)۔

شیخ الاسلام امام سفیان بن سعید ثوریؒ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے نامور فقیہ اور سید الحفاظ ہیں امام یحییٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا امام اوزاعیؒ نے کہا امام سفیانؒ کے سوا کوئی آدمی ایسا نہیں رہا جس کی پسندیدگی اور صحت حدیث پر ساری امت کا اجماع ہو ابن مبارکؒ نے کہا میں روئے زمین پر امام سفیان ثوریؒ سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی آدمی نہیں جانتا امام وکیعؒ نے کہا امام سفیان ثوریؒ کا علم سمندر تھے میں نے پورے عراق میں کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو علم و فضل میں امام سفیان ثوریؒ کے برابر ہو۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۷۲،۱۷۳)۔

محدث حرم امام سفیان بن عیینہؒ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ کے کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے عالم شیخ الاسلام اور نامور حافظ حدیث ہیں آپ امام، حجت، حافظ حدیث، وسیع العلم، اور جلیل القدر انسان تھے۔ امام شافعیؒ نے کہا اگر امام مالکؒ اور امام سفیان بن عیینہؒ نہ ہوتے تو حجاز سے علم حدیث ختم ہو جاتا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا میں نے ان سے زیادہ حدیث

کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا امام عجلیؒ نے کہا امام سفیان بن عیینہؒ حدیث میں پختہ کار تھے ابن وہب نے کہا میں نے قرآن حکیم کی ان سے زیادہ تفسیر جاننے والا کوئی نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۱۰،۲۱۱)۔

امام سعید بن ابی عروبہؒ

آپ کی کنیت ابونصر ہے امام ذہبیؒ نے کہا بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں امام یحییٰ بن معینؒ اور امام نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ان کا علم کتاب میں نہیں بلکہ سینہ میں تھا امام ابوعوانہؒ نے کہا اس زمانہ میں ہمارے نزدیک امام سعیدؒ سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۵۴)۔امام ابوزرعہؒ نے کہا امام سعید بن ابی عروبہؒ ثقہ اور مامون تھے۔ امام ابن سعدؒ نے کہا آپ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔ (نہایۃ الاغتباط ص ۱۳۹، ۱۴۱)

امام سلیمان بن حربؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور مکہ کے قاضی تھے۔ امام ابوحاتم نے کہا نامور امام ہیں حدیث بیان کرنے میں تدلیس نہیں کرتے تھے۔ رجال کی جرح و تعدیل اور فقہ کے مسائل میں بحث کرتے تھے۔ یہ مشہور محدث عفانؒ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ امام یحییٰ بن اکثم نے کہا سلیمان بن حربؒ ثقہ بلند پایہ حافظ حدیث اور عقل مند انسان تھے۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا قابل اعتماد پختہ کار اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۹۸).

شیخ الاسلام امام شعبہ بن حجاجؒ

آپ کی کنیت ابو بسطام ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ حجت اور نامور حافظ حدیث ہیں امام سفیان ثوریؒ نے کہا امام شعبہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا اگر امام شعبہ

نہ ہوتے تو ملک عراق میں علم حدیث رائج نہ ہوتا امام حماد بن زید جب حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے ہم سے جلیل القدر امام ابو بسطام شعبہ نے جلیل القدر آئمہ سے حدیث بیان کی ہے امام احمد بن حنبل نے کہا کہ امام شعبہ کو علم حدیث میں وہ کمال اور علم رجال میں وہ بصیرت حاصل ہے کہ وہ اس فن میں تنہا ایک امت کے قائم مقام ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۱۶۵،۱۶۶)۔

امام شریک بن عبداللہؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ کوفہ کے رہنے والے چوٹی کے آئمہ حدیث میں سے ایک امام ہیں امام عیسی بن یونسؒ نے کہا میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ جو اپنے علم میں امام شریکؒ سے زیادہ پرہیز گار ہو۔ امام یحیٰی بن معینؒ نے ان کی توثیق کی ہے امام ذہبیؒ کہتے ہیں۔ امام شریک حسن الحدیث ، امام ،فقیہ محدث ،اور بہت تعلیم دینے والے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۱۹۱). امام احمد بن حنبلؒ نے کہا شریک بن عبداللہؒ عاقل ،صدوق ،اور محدث تھے اہل ریب وبدعت کے بارے میں بہت سخت تھے۔(میزان الاعتدال جلد اول ،ص ۴۴۶) امام عیسیٰ بن یونسؒ نے کہا میں نے علم میں شریک بن عبداللہ سے زیادہ محتاط کسی کو نہیں دیکھا۔(تھذیب التھذیب جلد ۴ ،ص ۳۳۵) امام ابن سعدؒ نے کہا آپ ثقہ ، مامون اور کثیر الحدیث تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد ۶ ،ص ۲۲۴) امام عجلیؒ نے کہا آپ ثقہ اور حسن الحدیث تھے۔(تاریخ الثقات ص ۲۱۷ ،۲۱۸)

جبل علم حبر امت امام شافعیؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور نام محمد بن ادریس بن عباس ہے امام ابو ثورؒ نے کہا میں نے امام شافعیؒ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور خود انہوں نے بھی اپنے جیسا کوئی آدمی

نہیں دیکھا۔ امام حرملہؒ نے کہا میں نے امام شافعیؒ سے سنا کہ بغداد میں لوگ مجھے ناصرالحدیث کے نام سے پکارتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا جس آدمی نے بھی قلم ودوات کو ہاتھ لگایا امام شافعیؒ کا اس کی گردن پر احسان ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ حدیث کے حافظ اس کی علل کو خوب جاننے والے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۷۷، ۲۷۸)۔

امام علی بن عاصمؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے امام ذہبیؒ نے کہا مسند عراق اور واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث تھے امام ابن ابی شیبہؒ نے کہا آپ بڑے متدین صالح اور انتہائی پرہیز گار تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۴۵)۔

شیخ الاسلام فخر المجاہدین قدوۃ الزاہدین امام عبداللہ بن مبارکؒ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے امام ذہبیؒ نے کہا علم کے سمندر اور نامور حافظ حدیث ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا آئمہ حدیث چار ہیں امام مالکؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام حماد بن زیدؒ، اور امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام عبداللہ بن مبارکؒ کے زمانہ میں ان سے زیادہ علم طلب کرنے والا کوئی نہیں تھا امام شعبہؒ نے کہا ہمارے پاس امام عبداللہ بن مبارکؒ جیسا کوئی آدمی نہیں آیا امام ابو اسحاق فزاریؒ نے کہا عبداللہ بن مبارکؒ اہل اسلام کے امام ہیں امام یحیٰی بن معینؒ نے کہا ثقہ ہیں امام اسماعیل بن عیاشؒ نے کہا کہ روئے زمین پر امام عبداللہ بن مبارکؒ جیسا کوئی آدمی نہیں ہے امام عباس بن مصعبؒ نے کہا امام عبداللہ بن مبارکؒ حدیث فقہ، لغت عرب، جنگی امور کی معرفت شجاعت، اور سخاوت جیسے عظیم الشان صفات کے حامل تھے۔ امام ابواسامہؒ نے کہا میں نے عبداللہ بن مبارکؒ سے زیادہ مختلف شہروں میں گھوم پھر کر علم طلب کرنے والا کوئی نہیں دیکھا آپ امیر المومنین فی الحدیث ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۱۸، ۲۱۹)۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

آپ کی کنیت ابوسعید ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے حافظ کبیر اور عالم شہیر تھے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ، یحییٰ بن سعید القطانؒ سے زیادہ فقیہ اور علم حدیث میں امام وکیع بن جراحؒ سے زیادہ پختہ کار ہیں امام علی بن مدینیؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ سب لوگوں سے زیادہ علم حدیث جانتے ہیں امام ذہبیؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ عظیم الشان فقیہ اور بلند پایہ مفتی تھے۔ امام علی بن مدینیؒ نے کہا اگر مجھے بیت اللہ میں کھڑے ہو کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم کھانی پڑے کہ میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ جیسا کوئی آدمی نہیں تو میں کھا سکتا ہوں۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص۲۵۵، ۲۵۶)۔

امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

آپ کی کنیت ابوبکر ہے امام ذہبیؒ نے کہا صنعاء کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور متعدد قیمتی کتابوں کے مصنف ہیں اور بہت سے آئمہ فن نے ان کی توثیق کی ہے علم کا خزانہ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص۲۷۹)۔

امام عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبلؒ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے امام ذہبیؒ نے کہا بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں امام العلماء امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے اور عراق کے نامور محدث ہیں امام خطیبؒ نے کہا آپ لائق اعتماد، پختہ کار، اور سمجھدار تھے امام احمد بن منادیؒ نے کہا ہم ہمیشہ اپنے اکابر اساتذہ سے سنتے آئے ہیں وہ شہادت دیتے تھے۔ کہ امام عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ کو رجال، علل حدیث، اور اسماء رواۃ کی معرفت نامہ حاصل ہے امام ابوزرعہؒ نے کہا مجھ سے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا میرا بیٹا عبداللہ علم حدیث میں بڑا خوش نصیب واقع ہوا ہے۔ مجھ سے ایسی احادیث

کے متعلق مذاکرہ کرتا ہے جو مجھے بھی یاد نہیں ہوتیں۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول،ص ۴۶۶)۔

قدوۃ المحدثین امام عبداللہ بن ابی داؤد سجستانیؒ

آپ کی کنیت ابو بکر ہے امام ذہبیؒ نے کہا سجستان کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم تھے امام ابو محمد خلالؒ نے کہا امام ابن ابی داؤدؒ اپنے والد امام ابو داؤدؒ سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے امام صالح بن احمدؒ نے کہا۔امام ابن ابی داؤدؒ اہل عراق کے امام تھے۔ امام دارقطنی نے کہا۔ آپ ثقہ ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۵۲۵،۵۲۸)۔

امام عمرو بن علیؒ

آپ کی کنیت ابوحفص ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے اعلیٰ پایہ کے حافظ حدیث اور پختہ کار چوٹی کے عالم ہیں امام نسائی نے کہا ثقہ حافظ ،اورفن حدیث کے جاننے والے تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۳۵۸)۔

حافظ زمانہ اصحاب الحدیث کے پیشوا امام علی بن مدینی بصریؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ نام علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح سعدیؒ ہے۔امام ابوحاتم نے کہا۔امام علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اوراس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو ان کا نام لیتے ہوئے کبھی نہیں سنا ہمیشہ ان کی تعظیم وتکریم کے پیش نظر ان کی کنیت سے ہی ان کا ذکر کرتے تھے۔ان کے استاد امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا لوگ مجھے علی بن مدینیؒ سے محبت کرنے پر ملامت کرتے ہیں حالانکہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جتنا وہ مجھ سے فائدہ اٹھاتے ہیں میں اس سے کہیں زیادہ ان سے علمی فائدہ حاصل کرتا ہوں۔امام نسائی نے کہا یوں لگتا ہے کہ امام علی بن مدینیؒ علم حدیث کی خدمت ہی کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا جتنا میں نے اپنے آپ کو

علی بن مدینی کے سامنے چھوٹا پایا۔ اتنا کسی استاد کے سامنے نہیں پایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۲۱)۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا کہ میں نے علی بن مدینیؒ سے زیادہ احادیث نبوی کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (تہذیب التہذیب جلد ۷، ص ۳۵۱)

امام عثمان بن مسلم ابوعمرو البصری البتیؒ

علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا عثمان بن مسلم ابوعمر البصری صدوق تھا (تقریب التہذیب ص ۲۳۶)۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا عثمان بن مسلمؒ ثقہ تھا (الکاشف جلد ۲، ص ۲۲۴)۔ امام مزیؒ نے کہا ابوعمر البصری فقیہ تھا اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام محمد بن سعدؒ اور امام دارقطنیؒ نے کہا عثمان بن مسلم ابوعمر البصری البتیؒ ثقہ تھا (خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال جلد ۲، ص ۲۲۱)۔

امام عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ نامور حافظ حدیث اور حافظ کبیر محمد کے والد ہیں۔ امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ کا شمار کبار محدثین میں ہوتا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۲۵۲۔۲۵۳)۔

امام عبدالوارث بن سعید بصریؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ ممتاز حافظِ حدیث اور پختہ کار عالم تھے۔ امام ابوعمرو جرمیؒ نے کہا میں نے کوئی فقیہ عبدالوارثؒ سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا۔ ہاں حماد بن سلمہؒ ان سے زیادہ فصیح تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۰۷)۔ عبدالوارثؒ بن سعید ابوعبیدہ البصری ثقہ ثبت (تقریب التہذیب ص ۲۲۲)۔ عبدالوارث بن سعید بن ذکوان العنبری مولاهم ابو عبیده البصری احدالاعلام ،رمی بالقدر ولم یصح ،قال الانسائی ثقه ثبت وقال الحافظ الذهبی :اجمع المسلمون علی الا

حتجاج به. (خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال جلد۲،ص ۱۸۵)۔

امام فضیل بن عیاضؒ

امام ذہبیؒ نے کہا امام ربانی، عالم صمدانی، قابل اعتماد محدث اور عظیم الشان عابد تھے۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا زمین کی پشت پر فضیلؒ سے افضل کوئی آدمی باقی نہیں رہا۔ امام ابن سعدؒ نے کہا آپ ثقہ عاقل، فاضل، عابد اور کثیر الحدیث تھے۔ امام نسائیؒ نے کہا ثقہ اور مامون ہیں۔ امام شریک بن عبداللہؒ نے کہا ہر زمانہ میں ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی شخص حجت ہوتا ہے اور فضیلؒ اپنے اہل زمانہ کے لئے حجت تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول،ص ۲۰۰)۔

امام دارالہجرۃ شیخ الاسلام مالک بن انسؒ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور امت مسلمہ کے نامور فقیہ تھے۔ امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا۔ میں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ امام مالکؒ ہر فن میں پختہ ہیں امام عبدالرزاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں کہ عنقریب لوگ دور دراز ممالک سے سفر کرکے آئیں گے لیکن انہیں مدینہ کے عالم سے بڑا عالم کوئی نہیں ملے گا'' کہتے ہیں اس کا مصدق امام مالکؒ ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ، امام مالکؒ سے کسی کو مقدم نہیں سمجھتے تھے امام شافعیؒ نے کہا جب علماء کا ذکر آتا ہے تو امام مالک بن انسؒ ان میں ستارے کی طرح نمایاں ہوتے ہیں اگر امام مالکؒ اور ابن عیینہؒ نہ ہوتے تو حجاز سے علم ختم ہو جاتا۔ امام مالکؒ نے کہا جب تک ۷۰ شیوخ نے فتوی نویسی میں میری اہلیت کی شہادت نہیں دی میں نے فتوی نہیں دیا۔ امام قعنبیؒ نے کہا میں امام سفیان بن عیینہؒ کے پاس بیٹھا تھا انہیں امام مالکؒ کی وفات کی خبر ملی تو گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا۔ امام مالکؒ نے روئے زمین پر اپنے جیسا کوئی آدمی

نہیں چھوڑا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۱۷۵، ۱۷۶)۔

امام محمد بن سعد بصریؒ

امام ذہبیؒ نے کہا۔ آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور علم کا سمندر تھے امام ابن قیم نے کہا آپ بہت زیادہ علم کے حامل اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ امام ابوحاتم نے کہا آپ راست گو تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۱۹)۔

شیخ الاسلام امام محمد بن نصر مروزی فقیہؒ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا مرو کے رہنے والے نامور فقیہ اور جلیل القدر حافظ حدیث تھے امام حاکمؒ نے کہا یہ اپنے زمانہ میں بلانزاع اہلحدیث کے امام تھے امام ابن عبدالحکمؒ نے کہا۔ امام محمد بن نصرؒ تو مصر میں بھی امام ہیں امام سلیمان نے کہا امام محمد بن نصر ایسے امام تھے جن کو آسمان سے توفیق نصیب ہوئی ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۵۸، ۴۵۹)۔

امام مسلم بن حجاجؒ

امام اسحاقؒ نے امام مسلمؒ سے کہا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لئے زندہ رکھے ہم خیر سے محروم نہیں ہوں گے۔ احمد بن مسلمہؒ نے کہا میں نے امام ابوزرعہؒ اور امام ابوحاتم کو دیکھا ہے کہ وہ صحیح حدیث کے جاننے میں امام مسلمؒ کو اپنے زمانہ کے مشائخ سے مقدم سمجھتے تھے۔ امام ابن ابی حاتم نے کہا حفاظِ حدیث میں سے قابل اعتماد حافظ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۲۰)۔

شیخ الاسلام الحفاظ الامام نسائیؒ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور نام احمد بن شعیب بن علی بن سنان ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ خراسان کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں آپ اپنے زمانہ میں

تمام مشائخ مصر سے زیادہ فقیہ اور حدیث اور رجال کے زیادہ عالم تھے۔ امام ابن یونسؒ نے کہا نسائی امام حافظ حدیث اور پختہ کار تھے۔ امام دار قطنی نے کہا امام نسائی کے زمانہ میں علم حدیث میں جتنے قابل ذکر لوگ موجود تھے یہ ان سب پر مقدم تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۸۶، ۴۸۸)۔

امام ہشیم بن بشیرؒ

آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے امام ذہبیؒ نے کہا آپ واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں امام حماد بن زیدؒ نے کہا میں نے محدثین میں امام ہشیم بن بشیرؒ سے زیادہ عقل مند کوئی نہیں دیکھا امام ابو حاتم سے امام ہشیمؒ کے متعلق پوچھا گیا تو کہا ان کی صداقت امانت اور صلاحیت کے بارہ میں پوچھنے کی حاجت نہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۲۰۲، ۲۰۳)۔

امام وکیع بن جراحؒ

آپ کی کنیت ابو سفیان ہے امام ذہبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک ہیں پختہ کار عالم اور عراق کے محدث ہیں امام احمد بن حنبلؒ نے کہا میں نے امام وکیعؒ سے افضل آدمی کوئی نہیں دیکھا امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا۔ آج دونوں شہروں (کوفہ اور بصرہ) کے بڑے عالم وکیع بن جراحؒ ہیں امام ابن عمارؒ نے کہا امام وکیعؒ کے زمانہ میں کوفہ میں ان سے بڑا فقیہ اور ان سے زیادہ علم حدیث جاننے والا کوئی نہیں تھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۳۸، ۲۳۹)۔

سید الحفاظ امام یحییٰ بن معینؒ

آپ کی کنیت ابو زکریا ہے امام ذہبیؒ نے کہا اپنے زمانہ میں یگانہ روزگار تھے۔ امام نسائی نے کہا ابو زکریاؒ ثقہ اور مامون ہیں اور حدیث کے اماموں میں سے ایک امام ہیں

امام ابن مدینیؒ نے کہا ہم آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں جانتے جس نے امام یحییٰ جتنی احادیث لکھی ہوں۔ اور کہا سب لوگوں کا علم امام یحییٰ بن معینؒ کے پاس جمع ہو گیا ہے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام یحییٰ علم الرجال ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص۴۲۲، ۴۲۳)۔

امام یوسف بن اسباطؒ

امام عجلی نے کہا یوسف بن اسباط ثقہ صاحب سنت تھا (تاریخ الثقات ص ۴۸۵)۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا یوسف بن اسباط ثقہ تھا (میزان الاعتدال جلد ۴، ص۴۶۲)۔

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ

امام ذہبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور نامور فقیہ تھے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا حمیدیؒ ہمارے نزدیک امام ہیں امام یعقوب بن سفیان فسوی نے کہا میں نے کسی آدمی سے ملاقات نہیں کی جو حمیدیؒ سے بڑھ کر اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ ہو۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص۳۱۲) امام ابو حاتم نے کہا حمیدیؒ، سفیان بن عیینہؒ کی مرویات کے بارے میں سب سے زیادہ ثبت تھے اور ان کے تلامذہ کے سرخیل تھے اور ثقہ امام تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۵، ص۲۱۵) امام حاکم نے کہا کہ حمیدیؒ مکہ کے مشہور مفتی، فقیہ اور محدث تھے امام شافعی نے کہا میں نے حمیدیؒ سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔ امام بخاریؒ شہادت دیتے تھے کہ حمیدیؒ حدیث میں امام تھے۔ (سیر الصحابہ جلد ۹، ص۲۴۰)

☆☆☆

ابو حنیفۃ پر جرح کرنے والے محدثین

۱۔ امام ایوب سختیانیؒ

(ولادت ۶۸ھ متوفی ۱۳۱ھ)

❶ حدثنی محمد بن عبدالله المخرمی ناسعید بن عامر قال سمعت سلام بن ابی مطیع یقول کنت مع ایوب سختیانی فی المسجد الحرام فرآه ابوحنیفة فاقبل نحوه، فلما رآه ایوب قال لاصحابه قوموا لا یعدنا بجربه قوموا لا یعدنا بجربه. (اسناده صحیح). (کتاب السنة جلد اول ص۱۸۸، ۱۸۹). اخرجه ابوزرعه الدمشقی تاریخ دمشق (جلد اول ص۵۰۳) ویعقوب بن سفیان الفارسی فی المعرفة والتاریخ جلد۲، ص۷۹۱ خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص۴۱۷).

ترجمة: امام سلام بن ابی مطیعؒ سے روایت ہے کہ امام ایوبؒ مسجد حرام میں بیٹھے تھے۔ تو ابو حنیفہ کو اپنی طرف آتے دیکھا امام ایوبؒ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہاں سے چل دو یہ شخص اپنی خارش سے ہمیں بھی خارش زدہ کردیں گا۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن عبدالله بن اعمار الخزاعی بالمجعمة تشدید الازدی ابو جعفر ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص۳۰۵).

(۲). سعید بن عامر الضبعی البصری احد الاعلام قال ابن معین ثقة

مامون (الكاشف جلداول، ص ۲۸۹).

(۳). سلام بن ابی مطیع ابو سعید الخزاعی مولاهم البصری ثقة صاحب السنة (تقريب التهذيب ص ۱۴۱).

❷ حدثا ابوبکر بن خلاد قال سمعت عبدالرحمن بن مهدی قال سمعت حماد بن زید یقول سمعت ایوب یقول ،وذکر اباحنیفة ،فقال (یریدون ان یطفئوا نور الله بافواههم ویأبی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون . (اسناده صحیح) (کتاب المعرفة والتاریخ جلد ۲ ،ص ۷۸۵). واخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۱۷ و کتاب الضعفا الکبیر جلد ۴،ص ۲۸۰).

ترجمة: امام حماد بن زیدؒ نے کہا کہ میں نے امام ایوب سختیانیؒ سے سنا جب کہ ابوحنیفہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ تو اس وقت امام ایوبؒ نے یہ آیت پڑھی۔ "یہ چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کا نور (اسلام) بجھا دیں۔ اللہ اس سے انکار کرتا ہے مگر یہ کہ اپنا نور پورا کردے اگرچہ یہ بات کافروں کو کتنی بھی ناگوار کیوں نہ ہو (سورۃ صف آیت ۸)۔

سند کی تحقیق:

(۱). ابوبکر بن خلاد :هو محمد بن خلاد بن کثیر الباهلی ابوبکر البصری ثقة (تقريب التهذيب ص ۲۹۶).

(۲). عبدالرحمن بن مهدی .بن حسان العنبری مولا هم ابو سعید البصری ثقة ثبت حافظ عارف بالرجال والحدیث قال ابن المدینی مارایت اعلم منه.(تقريب التهذيب ص ۲۱۰)وانظر ایضاً ص ۴۷

(۳). حماد بن زید بن درهم الازدی ابواسماعیل البصری ثقة ثبت فقیه (تقريب التهذيب ص ۸۲).

۲۔ شیخ الاسلام امام ابواسحاق الفزاریؒ
(متوفی ۱۸۵ھ)

❶ حدثنی محمد بن هارون نا ابو صالح قال سمعت الفزاری وحدثنی ابراهیم بن سعید نا ابو توبة عن ابی اسحاق الفزاری قال کان ابو حنیفة یقول ایمان ابلیس و ایمان ابی بکر الصدیقؓ واحد ، قال ابو بکر یارب وقال ابلیس یارب (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ص ۲۱۹). (اخرجه یعقوب بن سفیان جلد ۲، ص ۷۸۸، ۷۸۹ و خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۷۲).

ترجمة: امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ کہتا تھا ابلیس کا ایمان اور ابوبکر صدیقؓ کا ایمان ایک برابر ہے۔ (نعوذ باللہ) ابوبکر صدیقؓ یارب کہتا ہے اور ابلیس بھی یارب کہتا ہے۔

سند کی تحقیق

(پہلی سند) (۱) محمد بن هارون بن ابراهیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزاز ابو نشیط ثقة (خلاصة تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۴۶۴)

(۲) ابو صالح: هو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقة (الکاشف جلد ۳، ص ۱۰۸)

(دوسری سند) (۱) ابراهیم بن سعید الجوهری ابو اسحاق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۲۰)

(۲) ابو توبة: هو ربیع بن نافع ابو توبة الحلبی نزیل طرسوس ثقة حجة عابد (تقریب التهذیب ص ۱۰۱)

❷ حدثنی محمد بن هارون ابو نشیط حدثنی ابو صالح قال سمعت

اباسحاق الفزاری وحدثنی ابراهیم ،ثنا ابوتوبة عن ابی اسحاق الفزاری قال كان ابو حنيفة مرجئة يرى السيف . (اسناده صحیح) (كتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۷)اخرجه امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الكبير جلد ۴،ص ۲۸۳.

ترجمة: امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا ابوحنیفہ مرجی تھا۔اورتلوارکوجائز سمجھتا تھا۔

سند کی تحقیق

پہلی سند(۱) محمد بن هارون بن ابراهيم الربعی ابو جعفر البغدادی البزاز ابو نشيط ثقة(خلاصة تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲،ص ۴۶۴)

(۲). ابوصالح :هو محبوب بن موسى الانطاكی ابو صالح الفراء ثقة (الكاشف جلد ۳،ص ۱۰۸).

دوسری سند(۱) ابراهيم بن سعيد الجوهری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۲۰)

(۲). ابوتوبة :هوربيع بن نافع ابوتوبة الحلبی نزيل طرسوس ثقة حجة عابد (تقريب التهذيب ص ۱۰۱)

❸ حدثنا محمد بن هارون ناابوصالح قال سمعت الفزاری .ح وحدثنی ابراهيم ،ثناابو توبة عن ابی اسحاق الفزاری قال حدثت اباحنيفة عن رسول الله ﷺ بحديث فی رد السيف فقال هذ احديث خرافة (اسناده صحیح) (كتاب السنة جلداول، ص۲۰۷،۲۱۸،۲۱۹).

ترجمة :امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے مسلمانوں کے خلاف تلوار نہ اٹھانے کے بارے میں حدیث بیان کی توابوحنیفہ نے جواب دیا کہ یہ بکواس ہے(نعوذ باللہ)

پہلی سند۔(۱) محمد بن هارون بن ابراهيم الربعی ابو جعفر البغدادی

البزاز ابو نشیط ثقة (خلاصة تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲،ص ۴۶۴)

(۲)۔ ابو صالح :هو محبوب بن موسی الانطا کی ابو صالح الفراء ثقة (الکاشف جلد ۳،ص ۱۰۸)۔

دوسری سند۔(۱) ابراهیم بن سعید الجوهری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۲۰)

(۲)۔ ابوتوبة :هوربیع بن نافع ابوتوبة الحلبی نزیل طرسوس ثقة حجة عابد (تقریب التهذیب ص ۱۰۱)

۳۔ شیخ الاسلام امام اوزاعیؒ

(ولادت ۸۸ھ متوفی ۱۵۷ھ)

❶ حدثنی ابراهیم ،ثنا ابوتوبة عن ابی اسحاق الفزاری قال قال الاوزاعی انا لا ننقم علی ابی حنیفة الرأی ، کلنا نری ، انما ننقم علیه ، انه یذکر له الحدیث عن رسول الله ﷺ فیفتی بخلافه (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۰۷)۔

ترجمة: امام اوزاعیؒ نے کہا بیشک ہم قیاس کی وجہ سے ابوحنیفہ کو برا نہیں سمجھتے ہم سارے قیاس کرتے ہیں ہم صرف اس لیے اسے برا سمجھتے ہیں کہ اس سے حدیث بیان کی جاتی ہے تو اس کے الٹ فتویٰ دیتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ ابراهیم بن سعید الجوهری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۲۰)

(۲)۔ ابوتوبة :هوربیع بن نافع ابوتوبة الحلبی نزیل طرسوس ثقة حجة

عابد (تقريب التهذيب ص ١٠١)

(٣) ابو اسحاق الفزاری :هو ابراهیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذيفه الفزاری الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانيف (تقريب التهذيب ص ٢٢).وانظر ايضاً ص ٣٣

❷ حدثنی ابراهیم بن سعید ،ثناابوتوبة عن سلمه بن کلثوم عن الاوزاعی انه لمامات ابوحنيفة قال الحمد لله الذی اماته فانه كان ينقض عری الا سلام عروة عروة .(اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول ،ص ٢٠٧)(اخرجه خطيب فی تاريخ بغداد جلد ١٣ ،ص ٤١٨).

ترجمة :امام اوزاعیؒ نے ابوحنیفہ کی وفات کے وقت کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو فوت کر دیا یقیناً ابوحنیفہ اسلام کے حلقوں کو ایک ایک کر کے توڑ رہا تھا۔

سند کی تحقیق

(١). ابراهيم بن سعيد الجوهری ابواسحاق الطبری نزيل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ٢٠)

(٢). ابوتوبة :هوربيع بن نافع ابوتوبة الحلبی نزيل طرسوس ثقة حجة عابد (تقريب التهذيب ص ١٠١)

(٣). سلمة بن كلثوم الكندی الشامی ثقة (الكاشف جلد اول، ص ٣٠٨).

❸ حدثنی ابو الفضل الخراسانی حدثنا سريج بن النعمان عن حجاج بن محمدقال ، بلغنی عن الاوزاعی انه قال ابو حنيفة ضيع الا صول واقبل على القياس .(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ١٨٦).

ترجمة :امام اوزاعیؒ نے کہا ابوحنیفہ نے اصولوں کو چھوڑ دیا اور قیاس کی طرف مائل ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هوهاشم بن ليث الجوهرى نزيل بغداد وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

(۲). سريج بن النعمان بن مروان البغوى ابوالحسن البغدادى ثقة(تقريب التهذيب ص۱۱۷).

(۳). حجاج بن محمد المصيصى الاعور ابو محمد الترمذى نزيل بغداد ثم المصيصة ثقه ثبت (تقريب التهذيب ص۶۵).

4 حدثنى ابوالفضل الخراسانى نااحمد بن الحجاج ناسفيان بن عبدالملك حدثنى ابن مبارك قال ذكرت اباحنيفة عند الاوزاعى وذكرت علمه وفقهه ،فكره ذلك الاوزاعى ،وظهرلى منه الغضب وقال تدرى ماتكلمت به ؟ تطوى رجلا يرى السيف على اهل الاسلام ؟ فقلت انى لست على رأيه ولا مذهبه . فقال : قد نصحتك فلا تكره ،فقلت قد قبلت(اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول ،ص ۲۲۲)

ترجمة :امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے امام اوزاعیؒ کے پاس ابوحنیفہ کا ذکر کیا اور میں نے اس کے علم اور فقہ کا تذکرہ کیا امام اوزاعیؒ نے اس بات کو ناپسند کیا اور وہ مجھ پر غصہ ہوئے ۔اور کہا تو جانتا ہے جو تو کہہ رہا ہے تو تعریف کرتا ہے ایسے آدمی کی جو اہل اسلام پر تلوار کو (جائز) سمجھتا تھا۔ پس میں نے کہا میں اس (ابوحنیفہ) کی رائے اور مذہب پر نہیں ہوں تو کہا (اوزاعیؒ) نے میں نے تجھ سے خیر خواہی کی ہے تم میری بات کا برا محسوس نہ کرتو میں نے کہا۔(ابن مبارک نے) تحقیق میں نے آپ کی بات مان لی۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هوهاشم بن ليث الجوهری نزيل بغداد وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

(۲). احمد بن الحجاج البكرى المروزى ثقة (تقريب التهذيب ص ۱۲).

(۳) سفيان بن عبد الملك المروزى من كبار اصحاب ابن المبارک ثقة (تقريب التهذيب ص۱۲۸).

(۴). ابن المبارک هوعبدالله بن المبارک المروزی مولی بنی حنظلة ثقة ثبت فقيه عالم جواد مجاهد جمعت فيه خصال الخير (تقريب التهذيب ص ۱۸۷)

⑤ . حدثنی ابراهيم بن سعيد ،ثنا محمد بن مصعب سمعت الاوزاعی يقول ماولد فی الا سلام مولود اشأم عليهم من ابی حنيفة حدثنی ابراهيم بن سعيد ، ثناابو توبة عن ابی اسحاق عن سفيان الثوری والا وزاعی مثل قول محمد بن مصعب (اسناد ه صحيح) (كتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۴،۲۰۵).

ترجمة: امام اوزاعیؒ نے کہا کہ اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ منحوس کوئی آدمی پیدانہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

پہلی سند(۱). ابراهيم بن سعيد الجوهری ابواسحاق الطبری نزيل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۲۰)

(۲) محمد بن مصعب بن صدقة صدو ق كثير الغلط (تقريب التهذيب ص ۳۱۹).

دوسری سند (۱). ابوتوبة :هوربيع بن نافع ابوتوبة الحلبى نزيل طرسوس ثقة حجة عابد (تقريب التهذيب ص ۱۰۱)

(۲) ابو اسحاق الفزارى :هوابراهيم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذيفه الفزارى الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانيف (تقريب التهذيب ص ۲۲). وانظر ايضاً ص ۳۳

6 حدثنى محمد بن هارون حدثناابو صالح قال سمعت الفزارى يقول كان الاوزاعى وسفيان يقولان :ماولد فى الاسلام على هذه الامة اشأم من ابى حنيفة . (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول ،ص ۱۸۸).

ترجمة :امام اوزاعیؒ اورامام سفیان نے کہا اسلام میں اس امت کے لیے ابوحنیفہ سے زیادہ منحوس شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن هارون بن ابراهيم الربعى ابو جعفر البغدادى للبزاز ابو نشيط ثقة(خلاصة تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲،ص ۴۶۴)

(۲) ابوصالح :هو محبوب بن موسى الانطا كى ابوصالح الفراء ثقة (الكاشف جلد ۳،ص ۱۰۸)

(۳) ابو اسحاق الفزارى :هوابراهيم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذيفه الفزارى الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانيف (تقريب التهذيب ص ۲۲). وانظرايضاً ص ۳۳

7 حدثنى حسن بن عبدالعزيز الجروى ،ثنابوحفص التنيسى عن

الاوزاعی قال: ماولد فی الاسلام مولود اشر من ابی حنیفة (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلداول، ص ۱۸۷)

ترجمة: امام اوزاعیؒ نے کہا اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ بدبخت کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). حسن بن عبدالعزیز بن الوزیر الجروی ابو علی المصری نزیل بغداد ثقة ثبت عابد (تقریب التهذیب ص ۷۰)

(۲). ابوحفص التنیسی :هوعبدالله بن یوسف التنیسی ثقة متقن من اثبت الناس فی المؤطا (تقریب التهذیب ص ۱۹۴).

۴۔ امام ابوبکر بن عیاشؒ

(ولادت ۱۰۶ھ متوفی ۱۹۳ھ)

❶ حدثنی هارون بن سفیان ،حدثنی اسود بن سالم قال کنت مع ابی بکر بن عیاش فی مسجد بنی اسید ممایلی القبلة فسأله رجل عن مسألة فقال رجل :قال ابوحنیفة کذاو کذا، فقال ابو بکر بن عیاش سود الله وجه ابی حنیفة ووجه من یقول بهذا(اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۲).(اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۳۵ بسلسله صحیح عن عباس بن صالح عن اسود بنحوه) .

ترجمة: اسود بن سالمؒ نے کہا میں امام ابوبکر بن عیاشؒ کے ساتھ بنی اسید کی مسجد میں تھا پس ایک آدمی نے مسئلے کے بارے میں ان سے (ابوبکر بن عیاشؒ سے) پوچھا پس اس آدمی نے کہا کہ ابوحنیفہ ایسے ایسے کہتا ہے (اس مسئلے میں) تو امام ابوبکر بن عیاشؒ نے کہا اللہ ابو حنیفہ کا چہرہ سیاہ کرے۔اور اس شخص کا چہرہ جو اس کے ساتھ کہتا ہے (یعنی ابوحنیفہ کے اس

مسئلے کے مطابق)۔

سند کی تحقیق

(۱). ھارون بن سفیان. حسن درجے کا راوی ہے (کتاب السنة جلد اول، حدیث نمبر ۲۷۰)

(۲) اسود بن سالم. ثقة (تاریخ بغداد جلد ۷، ص ۳۵، و کتاب الثقات جلد ۸، ص ۳۶۶)

❷ حدثنا محمد بن اسماعیل، قال حدثنا حسن بن علی، حدثنا، یحیی قال سمعت شریکا یقول انما کان ابو حنیفة صاحب خصومات، لم یکن یعرف الا بالخصومات و سمعت ابابکر بن عیاش یقول کان ابو حنیفة صاحب خصومات لم یکن یعرف الا بالخصومات (اسناده صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۲).

ترجمة: امام شریکؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔ اور امام ابو بکر بن عیاش نے کہا ابو حنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن اسماعیل بن یوسف السلمی ابو اسماعیل الترمذی نزیل بغداد ثقة حافظ لم یتضح کلام ابن ابی حاتم فیه (تقریب التهذیب ص ۲۹۰)

(۲) حسن بن علی بن عفان العامری ابو محمد الکوفی صدوق (تقریب التهذیب ص ۷۰)

(۳) یحیی بن آدم بن سلیمان الکوفی ابو زکریا مولی بنی امیة الکوفی ثقة حافظ فاضل (تقریب التهذیب ص ۳۷۳).

۵۔ امام احمد بن حنبلؒ

(ولادت ۱۶۴ھ متوفی ۲۴۱ھ)

❶ سألت ابی (امام احمد بن حنبل) عن الرجل یریدان یسأل عن الشئ من امر دینه یعنی مایبتلی به من الایمان فی الطلاق وغیره فی حضرة قوم من اصحاب الرأی، ومن اصحاب الحدیث لایحفظون ولایعرفون الحدیث الضعیف الاسناد والقوی الاسناد،فلمن یسأل اصحاب الرأی او اصحاب الحدیث علی ماکان من قلة معرفتهم؟ قال یسأل اصحاب الحدیث ولایسأل اصحاب الرأی الضعیف، الحدیث خیر من رأی ابی حنیفة .(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۱۸۰ ، ۱۸۱).

(اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۴۸ ابن حزم المحلیٰ جلد اول ،ص ۶۸).

ترجمة: امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبلؒ) سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنے کسی دینی معاملہ میں پوچھنا چاہتا ہے۔یعنی وہ طلاق سے متعلق قسم اٹھانے یا اس کے علاوہ کسی اور معاملہ میں مبتلا ہو اور اس کے شہر میں اصحاب الرائے بھی ہوں اور ایسے اصحاب حدیث بھی ہوں جو ضعیف حدیث کو اور اسناد کے قوی ہونے کی پہچان نہیں رکھتے تو یہ آدمی اس دو طبقوں میں سے کس سے مسئلہ پوچھے۔اصحاب الرائے سے یا ان اصحاب الحدیث سے جو معرفت میں کمزور ہیں۔تو انہوں نے کہا کہ وہ آدمی اصحاب الحدیث سے پوچھے اور اصحاب الرائے سے نہ پوچھے کیونکہ ضعیف حدیث

ابوحنیفہ کی راے سے بہتر ہے۔

❷ حدثنا عبداللّٰہ بن احمد قال سمعت ابی یقول حدیث ابی حنیفة ضعیف ورأیه ضعیف (اسناده صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴،ص ۲۸۵)۔

ترجمة :امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبلؒ) سے سنا انہوں نے کہا کہ ابوحنیفہ کی حدیث ضعیف ہے اور رائے بھی ضعیف ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) عبداللّٰہ بن احمدبن محمد بن حنبل الشیبانی ابو عبدالرحمن ولد الامام ثقة.(تقریب التھذیب ص ۱۶۷)

❸ حدثنا سلیمان بن داؤد العقیلی قال سمعت احمد بن الحسن الترمذی قال سمعت احمد بن حنبل یقول ابو حنیفة یکذب (اسناده صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴،ص ۲۸۴)

ترجمة: امام احمد بن حنبلؒ نے کہا۔ابوحنیفہ جھوٹ بولتا تھا۔

سندکی تحقیق

(۱). سلیمان بن داؤدالعقیلی ثقة صدوق (الجرح والتعدیل جلد ۴،ص 115)

(۲). احمد بن الحسن بن جنید الترمذی ابو الحسن ثقة حافظ(تقریب التھذیب ص ۱۲)۔

۶۔ امام ابوعون عبداللہ بن عونؒ

(متوفی ۱۵۱ھ)

❶ حدثنی محمود بن غیلان ثنا مؤمل قال ثنا عمرو بن قیس شریک الربیع ،قال سمعت ابن عون یقول ماولد فی الاسلام مولود اشام من ابی حنیفة و کیف تاخذون دینکم عن رجل قدخذل فی عظیم دینه .(اسناد ہ حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۸۹).(اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۲۰)

ترجمة: امام ابن عونؒ نے کہا۔ اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ کوئی بدبخت انسان پیدا نہیں ہوااورتم لوگ ایسے آدمی سے کس طرح اپنے دین لیتے ہو جو اپنے دین کے بڑے حصے میں رسوا ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). محمود بن غیلان العدوی مولا ھم ابو احمد المروزی نزیل بغداد ثقة (تقریب التھذیب ص ۳۳۰)

(۲). مؤمل بن اسماعیل ابو عبدالرحمن البصری حافظ عالم یخطئ وثقة ابن معین وقال ابو حاتم صدوق شدید فی السنة(میزان الاعتدال جلد ۴،ص۲۲۸)

(۳). عمرو بن قیس ابو عبداللّٰہ الکوفی ثقة متقن عابد (تقریب التھذیب ص ۲۶۲). .

۷۔امام ابوعوانہؒ

(متوفی۱۷۶ھ)

❶ حدثنی ابراھیم ثنا ابو سلمة عن ابی عوانة قال سئل ابو حنیفة عن الا شربة فماسئل عن شئ الا قال لابأس به وسئل عن المسکر فقال حلال

(اسناده صحیح)(کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۷).

ترجمة: امام ابوعوانہؒ نے کہا۔ کہ میں نے ابوحنیفہ کو کہتے ہوئے سنا جب کہ ان سے شرابوں کے متعلق سوالات کیے جارہے تھے۔ تو ہر سوال کے جواب میں کہتے کوئی حرج نہیں لوگوں نے نشہ والی چیز کے بارے میں سوال کیا تو کہا کہ حلال ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابراهیم بن سعید الجوهری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التهذیب ص ۲۰)

(۲). ابوسلمة :هو موسی بن اسماعیل ابو سلمة التبوذکی ثقة ثبت (تقریب التهذیب ص ۳۴۹). امام ذہبیؒ نے کہا ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیلؒ بلند پایہ اور لائق اعتماد حافظ حدیث تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا میں اس اثرم اور امام ابوسلمہ موسی بن اسماعیلؒ کے سوا جس استاد کے پاس بیٹھا ہوں وہ مجھ سے دہشت زدہ ہوجاتا تھا یا میری علمیت اور قابلیت کا اعتراف کر لیتا تھا۔ امام علی بن مدینیؒ نے کہا جو امام ابوسلمہ سے حدیث نہیں لکھتا۔ ان سے ان کی احادیث کسی آدمی کے واسطہ سے لکھنا پڑیں گی۔ امام ابوحاتم نے کہا میں نے بصرہ میں امام ابوسلمہؒ سے اچھی حدیث بیان کرنے والا کوئی نہیں پایا۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول ،ص ۲۹۹) قال امام العجلی ابو سلمة ثقة (تاریخ الثقات ص ۴۴۳).

۸۔ حافظ العصر امام ابوزرعہ رازیؒ

(متوفی ۲۶۴ھ)

❶ قال امام ابوزرعه الرازی کان ابو حنیفة جهمیا و کان محمد بن الحسن جهمیا (کتاب الضعفاء ص ۵۷۰) اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد

جلد ۲ ص ۶۷۹ ، جلد ۴ ، ص ۳۵۳ ۲ (بسند صحیح عن ابی زرعة الرازی نحوه ، وعلقه الحافظ ابن حجر عسقلانی فی لسان المیزان جلد ۵ ص ۱۲۲).

ترجمة: امام ابوزرعہ رازیؒ نے کہا ابوحنیفہ جھمی تھا اور محمد بن حسن جھمی تھا۔

۹۔ امام ابو اسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانیؒ

(متوفی ۲۵۹ھ)

❶ قال امام الجوزجانی ابوحنیفة لایقنع بحدیثه ولا برأیه (کتاب احوال الرجال ص ۷۵)(اخرجه ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷، ص ۲۴۷۴ وخطیب فی تاریخ بغداد ۱۳، ص ۴۵۱ عن الجوزجانی به)

ترجمة: امام الجوزجانیؒ نے کہا ابوحنیفہ کی رائے اور حدیث قابل اعتبار نہیں ہے۔

۱۰۔ امام ابوقطن عمرو بن الھیثمؒ

(متوفی ۱۹۸ھ)

❶ حدثنا عبدالله بن احمد قال حدثنا سریج بن یونس قال حدثنا ابو قطن عن ابی حنیفة وکان زمِناً فی الحدیث .(اسناده صحیح)(کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۵)اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۴۰)

ترجمة: امام ابوقطنؒ نے کہا ابوحنیفہ حدیث میں اپاہج تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). عبداللّٰه بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ابو عبدالرحمن ولد الامام ثقة (تقریب التهذیب ص ۲۹۵).

(۲). سریج بن یونس بن ابراهیم البغدادی ابو الحارث المروزی ثقة عابد(تقریب التهذیب ص ۱۱۷).

۱۱۔ امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید المقریؒ

(ولادت ۱۲۰ھ، متوفی ۲۱۳ھ)

❶ حدثنی ابو الفضل نا ابراهیم بن شماس نا ابو عبدالرحمن المقری قال کان واللّٰه ابو حنیفة مرجئاً ودعانی الی الارجاء فابیت علیه (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۳)

ترجمة: امام ابوعبدالرحمٰن المقریؒ نے کہا اللہ کی قسم ابوحنیفہ مرجی تھا۔ اور اس نے مجھے بھی اس کی دعوت دی مگر میں نے ان کی دعوت کو قبول نہ کرتے ہوئے مرجی بننے سے انکار کر دیا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی: هو هشام بن لیث الجوهری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا(تاریخ بغداد جلد ۸، ۲۴۵)

(۲). ابراهیم بن شماس الغازی ابو اسحاق السمرقندی نزیل بغداد ثقة(تقریب التهذیب ص ۲۰)

۱۲۔ امام ابن کثیرؒ

(ولادت ۷۰۰ھ متوفی ۷۷۴ھ)

❶ امام ابن کثیرؒ کہتے ہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اس حدیث مبارکہ کے خلاف نہ تو کوئی صحیح حدیث ہے۔ نہ کوئی ایسی تاویل

ہوسکتی ہے جواس کے خلاف ہولیکن تاہم صرف ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل کردیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول دوسرا پارہ سورۃ البقرہ ص ۲۸)

۱۳۔ امام ابوحاتم محمد بن حبان التیمی البستیؒ

(ولادت ۲۷۴ھ متوفی ۳۵۴ھ)

❶ قال محمد بن حبان نعمان بن ثابت ابو حنيفة الكوفي صاحب الرأى يروى عن عطاء ونافع كان مولده سنة ثمانين ومات ابو حنيفة خمسين ومائة ببغداد وقبره ، في مقبرة، الغيزران وكان رجلا جدلا ظاهر الورع لم يكن الحديث صناعته حدث بمائة وثلاثين حديثا مسايند ، ماله حديث في الدنيا غيرها،اخطأ منها في مائة وعشرين حديثا، اماان يكون اقلب اسناده اوغير متنه من حيث لا يعلم فلما غلب خطؤه على صوابه استحق ترك لاحتجاج به في الاخبار،ومن جهة اخرى لايجوز الا حتجاج به لانه كان داعيا الى الارجاء والداعية الى البدع لايجوزان يحتج به عند ائمتنا قاطبة ، لااعلم بينهم خلافا على ان ائمة المسلمين وأهل الورع في الدين في جميع الامصار وسائر الاقطار جرحوه واطلقوا عليه القدح الاالواحد بعد الواحد، قد ذكرناماروى فيه من ذلك في كتاب التنبيه على التمويه فاغنى ذلك عن تكرارها في هذا الكتاب غير انى اذكر منها جملا يستدل بها على ماوراءها. (كتاب المجروحين جلد۳،ص ۶۱، ۶۴).

ترجمة: امام ابن حبانؒ نے کہا نعمان بن ثابت ابوحنیفہ کوفی صاحب الرائے تھا اور عطاء اور نافع سے روایت کرتا ہے اس کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵۰ھ میں بغداد میں

ہوئی اس کی قبر خیزران قبرستان میں ہے اور ابوحنیفہ جھگڑالو آدمی تھا ظاہر میں متقی تھا لیکن حدیث میں صناعت نہ تھی۔ (محدث نہیں تھا) ایک سو تیس احادیث روایت کیں جو باسند بیان کیں اس کے علاوہ دنیا میں اس کی کوئی حدیث نہیں۔ ان میں سے بھی ایک سو بیس احادیث میں غلط بیانی کی یا ان کی سندیں الٹ پلٹ کردی یا متن کو بگاڑ دیا جس کا کوئی پتہ ہی نہیں چلتا جب اس کے صواب پر خطا غالب ہوئی تو اس سے احتجاج کرنا صحیح نہیں اس کے علاوہ وہ ارجاء (مرجیہ کی بدعت) کی طرف داعی تھا اور جو بدعت کی طرف دعوت دے۔ اس سے روایت کرنا بالاتفاق ناجائز ہے جس میں ہمارے اماموں کے ہاں کوئی اختلاف نہیں اس کے علاوہ مسلمانوں کے اماموں اور دین دار لوگوں نے ہر ایک ملک میں اس پر جرح کی ہے اور ایک ایک کی جرح اس پر وارد ہے ہم نے یہ جرح اپنی کتاب التنبیہ علی التمویہ میں بیان کی ہے اس وجہ سے اس بیان کو ہم دوبارہ دہرانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تاہم پھر بھی چند ایک جملے بیان کیے دیتے ہیں جس سے اس کے علاوہ پر دلیل اخذ کیا جاسکتا ہے۔

۱۴۔ شیخ الاسلام وامام الحفاظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ

(ولادت ۱۹۴ھ متوفی ۲۵۶ھ)

❶ قال امام بخاری ابوحنیفة کان مرجئاً سکتوا عنه وعن رأیه وعن حدثیه. (تاریخ الکبیر البخاری جلد ۸، ص ۸۱).

ترجمة: امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ مرجیہ تھا اور محدثین نے اس سے حدیث لینے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ اسی طرح اس کی رائے سے بھی خاموشی اختیار کی ہے۔

❷ قال امام بخاری ویزعم ان الخنزیر البری لاباس به ویری السیف علی الامة ویزعم ان امر اللّٰه قبل ومن بعد مخلوق فلا یری

الصلوٰة دیناً فجعلتم هذا و اشباهه اتفاقا (جز القراۃ البخاری ص ۸۹)

ترجمۃ: امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا اور اس (ابوحنیفہ) کا یہ بھی خیال ہے کہ جنگلی سور کے استعمال میں کوئی حرج نہیں اور امت محمدیہ سے قتال اور انہیں قتل کرنا جائز ہے اور اس (ابوحنیفہ) کا یہ بھی خیال ہے کہ اللہ کا حکم من قبل و من بعد یعنی کلام مخلوق ہے۔ (نعوذ باللہ) اور نماز کو دین نہیں سمجھتے تو ان جیسی چیزوں پر اتفاق کر کے (فقیہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں)۔

۱۵۔ امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازیؒ

(ولادت ۲۴۰ھ متوفی ۳۲۷ھ)

❶ حدثنا ابی حدثنا ابن ابی سریج قال سمعت الشافعی یقول سمعت مالک بن انس وقیل له تعرف اباحنفیة ؟ فقال نعم ،ماظنکم برجل لوقال هذه الساریة من ذهب لقام دونها حتیٰ یجعلها من ذهب ،وهی من خشب او حجارة ؟قال ابو محمد یعنی انه کان یثبت علی الخطا ویحتبح دونه ولا یرجع الی الصواب اذابان له (اسناده صحیح)(آداب ومناقب الشافعی ص ۲۱۰) (اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۲۱)

ترجمۃ: امام شافعیؒ نے کہا کہ میں نے امام مالک بن انسؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ابوحنیفہ کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہاں تمہارا اس شخص کے بارہ میں کیا خیال ہے کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا کہے اور اس کو ثابت کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس کو سونے کا کر دکھائے گا اگرچہ وہ ستون لکڑی کا ہو یا پتھر کا، امام محمدؒ (ابن ابی حاتم) نے کہا کہ امام مالکؒ کی مراد یہ تھی کہ بے شک ابوحنیفہ غلطی پر ڈٹے رہتا تھا اور اس پر

دلیلیں دیتا رہتا تھا۔اور صحیح بات ابوحنیفہ کے سامنے ظاہر ہو جاتی تو اس کی طرف نہ لوٹتا تھا۔

سند کی تحقیق :

(۱). محمد بن ادریس بن المنذر الحنظلی ابوحاتم الرازی احد الحفاظ (تقریب التھذیب ص ۲۸۹). امام ذہبیؒ نے کہا بہت بڑے حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم تھے امام موسیٰ بن اسحاق نے کہا میں نے ابوحاتم سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔امام نسائی نے کہا ثقہ ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلداول، ص ۴۰۸).

(۲). ابن ابی سریج :ھو احمد بن صباح النھشلی ابو جعفر ابن ابی سریج الرازی المقری ثقة حافظ له غرائب (تقریب التھذیب ص ۱۳)

(۳). شافعی :تقدم فی رقم ص ۴۵

۱۶۔ امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ

(متوفی ۲۳۵ھ)

❶ امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ کہتے ہیں ابوحنیفہ نے (۱۲۵) احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے اور اپنی رائے سے ان احادیث مبارکہ کو رد کر دیا ہے۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ پر مسح کیا ہے لیکن ابو حنیفہ کہتا ہے کہ عمامہ پر مسح جائز نہیں (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹،ص ۳۶) اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعت پر سجدہ سہو کیا ہے لیکن ابوحنیفہ کہتا ہے پوری نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹،ص ۳۷) ثالثا حدیث مبارکہ میں ہے وتر سنت ہے لیکن ابوحنیفہ کہتا ہے وتر فرض ہے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹،ص ۱۷۳) رابعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وتر پڑھنا ثابت ہے لیکن ابوحنیفہ کہتا ہے ایک وتر پڑھنا جائز نہیں (مصنف

ابن ابی شیبہ جلد۹،ص ۱۹۴)۔ابوحنیفہ نے جن ایک سوپچیس حدیث مبارکہ کی خلاف ورزی کی ہے تفصیل کے لیے دیکھیے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد۹،ص ۹ تا ۲۵۳)۔

۱۷۔ ابو یوسف قاضی

(ولادت ۱۱۳ھ متوفی ۱۸۲ھ)

❶ حدثنی ابو الفضل الخراسانی حدثنا الحسن بن موسی الاشیب قال سمعت ابا یوسف یقول: کان ابو حنیفة یری السیف قلت : فانت؟: معاذ الله. (اسناده صحیح) (کتاب السنه جلد اول ،ص ۱۸۲).

ترجمة:۔امام حسن بن موسی نے کہا میں نے ابو یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا انہوں نے کہا ابوحنیفہ تلوار کو (امت محمدیہ) پر جائز سمجھتا تھا میں نے کہا آپ بھی تو انہوں نے کہا اللہ کی پناہ (یعنی میں امت محمدیہ پر تلوار کو جائز سمجھوں)۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هو هاشم بن لیث الجوهری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

(۲).. حسن بن موسی الا شیب ابو علی البغدادی قاضی ثقة. (تقریب التهذیب ص ۷۲).

۱۸۔ امام ابوعیسی ترمذی محمد بن عیسیٰؒ

(متوفی ۲۷۹ھ)

❶ قال امام ابو عیسی الترمذی وقال النعمان ابو حنیفة لا تصلی صلاة الاستسقاء ولا امرهم بتحویل الرداء ولکن یدعون ویرجعون

بعملتهم ،قال ابو عیسی خلف السنة (جامع الترمذی مع تحفة الاحوزی جلد۳،ص ١٦٥)

ترجمة: امام ابوعیسی ترمذیؒ کہتے ہیں کہ نعمان ابوحنیفہ نے کہا استسقاء کی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی لوگوں کو چادر کے پھیرنے کا کہتا ہوں۔وہ دعا کریں گے اور دعا کر کے سارے اکٹھے لوٹیں گے۔امام ابوعیسی ترمذیؒ نے کہا۔ابوحنیفہ نے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کی ہے۔

۱۹۔ امام ابن عدیؒ

(ولادت ۲۷۷ھ متوفی ۳۶۵ھ)

امام ابن عدیؒ نے کہا ابوحنیفہ اور اس کا بیٹا حماد اور پوتا اسماعیل تینوں ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد اول،ص ۲۲۶)۔

۲۰۔ امام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادیؒ

(ولادت ۳۹۲ھ متوفی ۴۶۳ھ)

امام خطیب بغدادیؒ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ مرجی تھا (تاریخ بغداد جلد ۱۳،ص ۳۸۲)

۲۱۔ امام ابن عبدالبرؒ

(ولادت ۳۶۸ھ متوفی ۴۶۳ھ)

امام ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں تمام فقہاء اور محدثین کا اجماع ہے کہ ایمان قول اور عمل ہے اور عمل بغیر نیت کے نہیں ہے اور ایمان اطاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت و نافرمانی سے کم ہو جاتا ہے۔اور ہر اطاعت نیکی ہے۔سوائے ابوحنیفہ اور اس کے شاگردوں کے ان کا مذہب ہے کہ اطاعت کو ایمان نہیں کہنا چاہئے۔ایمان صرف تصدیق اور اقرار کا نام ہے

اور بعض نے معرفت کا بھی اضافہ کیا ہے۔ (التمہید جلد ۹، ص ۲۸۸)۔

۲۲۔ امام ابن حزمؒ

(ولادت ۳۸۴ھ متوفی ۴۵۶ھ)

امام ابن حزمؒ نے کہا ابوحنیفہ کا یہ قول کہ مردہ جانور کی ہڈیاں اور پٹھے مباح ہیں درست نہیں۔ اس لئے کہ یہ حدیث مبارکہ کے خلاف ہے کہ ہم مردار کے چمڑے اور اعصاب کو کام میں نہ لائیں۔ دوسری حدیث مبارکہ میں چمڑے کو رنگنے کے بعد مباح قرار دیا مگر پٹھوں کی حرمت باقی رہی۔ اسی طرح ابوحنیفہ نے پرندوں مردہ جانوروں اور سور کے چمڑے میں جو تفریق کی ہے وہ بھی درست نہیں۔ اس لئے کہ مردہ اور حرام ہونے میں یہ سب یکساں ہیں یہ تفریقات اور یہ قول ابوحنیفہ سے پہلے کسی سے منقول نہیں (المحلی ابن حزم جلد اول، ص ۱۹۸)۔

۲۳۔ امام بشر بن ابی الازہر النیسابوریؒ

1 **حدثنی عبدالرحمن قال سمعت علی بن المدینی قال قال لی بشر بن ابی الازهر النیسابوری رایت فی المنام جنازه علیها ثوب اسود وحولها قسیسون فقلت جنازه من هذا؟فقالوا جنازه ابی حنیفة حدثت به ابا یوسف فقال لا تحدث به احدا. (اسناده صحیح). (المعرفة والتاریخ جلد ۲ ، ص ۷۸۴).**

ترجمة: ۔امام علی بن مدینیؒ نے کہا کہ مجھے بشر بن ابی الازہر النیسابوریؒ نے بتایا کہ میں نے خواب میں ایک جنازہ دیکھا جس پر سیاہ کپڑا تھا اور اس کے اردگرد پادری تھے۔ تو میں نے پوچھا کہ یہ جنازہ کس کا ہے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ جنازہ ابوحنیفہ کا ہے میں نے یہ خواب ابویوسف کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا کہ یہ کسی اور کے سامنے بیان نہ کرنا۔

سند کی تحقیق

(۱) عبدالرحمن بن ابراهیم بن عمرو العثمانی مولاهم الدمشقی ابو سعید لقبه دحیم ثقة حافظ متقن (تقریب التهذیب ص ۱۹۸).

امام ابوحاتم نے کہا ثقہ ہیں امام ابوداؤد نے کہا حجت ہیں ان کے زمانہ میں دمشق میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ،ص ۳۵۴)۔

(۲) علی بن مدینی: امام ابوحاتم نے کہا امام علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو ان کا نام لیتے ہوئے بھی نہیں سنا ہمیشہ ان کی تعظیم وتکریم کے پیش نظر ان کی کنیت سے ہی ان کا ذکر کرتے تھے امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا جتنا میں نے اپنے آپ کو امام علی بن مدینیؒ کے سامنے چھوٹا پایا ہے اتنا کسی استاد کے سامنے نہیں پایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۴۲۱).

۲۴۔ شیخ الاسلام امام حماد بن سلمہؒ

(ولادت ۸۷ھ متوفی ۱۶۷ھ)

❶ حدثنی محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمة قال سمعت ابی یقول کنا عند حماد بن سلمة فذکروا مسألة فقیل ،ابوحنیفة یقول بها فقال هذا والله قول ذاک المارق ،(اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۱).

ترجمة: امام عبدالعزیز بن ابی رزمةؒ نے کہا ہم امام حماد بن سلمہؒ کے پاس تھے۔ پس انھوں نے ایک مسئلہ ذکر کیا تو کہا گیا ابوحنیفہ یہ مسئلہ بیان کرتا ہے تو کہا (حماد بن سلمہؒ) نے اللہ کی قسم یہ (مسئلہ) اس خارجی (ابوحنیفہ) کی بات ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن عبدالعزيز بن ابى رزمة ابوعمرو المروزى ثقة (تقريب التهذيب ص ۳۰۹).

(۲). عبدالعزيز بن ابى رزمة ابو محمد المروزى ثقة (تقريب التهذيب ص ۲۱۴).

❷ حدثنى احمد بن ابراهيم الدورقى ثنا الهيثمؒ بن جميل قال سمعت حماد بن سلمة يقول عن ابى حنيفة هذاليكبنه اللّٰه فى النار (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۱).

ترجمة: امام حماد بن سلمہؒ نے ابوحنیفہ کے بارے میں کہا اللہ اس کو ضرور بہ ضرور اوندھے منہ آگ میں داخل کرے گا۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن ابراهيم الدورقى بن كثير بن زيد الدورقى البغدارى ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۱۱)

(۲.) الهيثم بن جميل ابو سهل البغدادى نزيل انطاكيه ثقة (تقريب التهذيب ص ۳۶۷) امام ذہبیؒ نے کہا ہیثم بن جمیلؒ بلند پایہ حافظ حدیث اور انطاکیہ کے محدث تھے۔امام عجلی نے کہا ثقہ اور فن حدیث میں ماہر تھے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ہمارے نزدیک یہ تین اشخاص ابو کاملؒ، ابوسلمہ خزاعیؒ، اور ہیثم بن جمیلؒ حافظ حدیث ہیں۔ان سب میں ہیثم بن جمیلؒ زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں۔امام دار قطنی نے کہا ثقہ اور حافظ حدیث تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۷۸)

❸ حدثنى ابو معمر عن اسحاق بن عيسى قال سألت حماد بن سلمة عن ابى حنيفة قال ذاك ابو جيفة ذالك ابو جيفة سد اللّٰه عزوجل

به الارض (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۱).

ترجمة: امام اسحاق بن عیسیؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہؒ سے ابوحنیفہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حماد بن سلمہؒ) کہا وہ ابو جیفہ (مردار کا باپ) ہے اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس کے ساتھ پُر کر دیا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو معمر: هو اسماعيل بن ابراهيم بن معمر بن الحسن الهلالی ابو معمر القطيعی ثقة مأمون (تقريب التهذيب ص ۳۱، ۳۲).

(۲). اسحاق بن عيسى بن الطباع للبغدادى ثقة (الكاشف جلد اول، ص ۶۴).

④ حدثنی محمد بن ابی عتاب الاعين ثنا منصور بن (سلمة) الخزاعى قال سمعت حماد بن سلمة يلعن اباحنيفة قال ابو سلمة وكان شعبة يلعن اباحنيفة. (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۱)۔

ترجمة: امام منصور بن الخزاعیؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہؒ کو سنا وہ ابوحنیفہ پر لعنت کرتے تھے ابو سلمہؒ نے کہا اور امام شعبہؒ ابوحنیفہ پر لعنت بھیجتے تھے۔

سند کی تحقیق:

(۱). محمد بن ابی عتاب الاعين ابو بكر" محدثین نے ثقہ کہا ہے۔(الکاشف جلد ۳، ص ۶۷) امام ذہبیؒ نے کہا محمد بن ابی عتابؒ بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک پختہ کار عالم تھے امام ابن حبانؒ نے ان کی توثیق کی ہے امام احمد بن حنبلؒ کو جب ان کی وفات کی خبر ملی۔ تو کہا میں ان پر رشک کرتا ہوں فوت ہو گئے اور حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۸، ۳۹۹)

قال امام خطیب ثقة (خلاصة تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۳۳٦)

(۲). منصور بن سلمة بن عبدالعزیز ابو سلمة الخزاعی البغدادی ثقة ثبت حافظ (تقریب تهذیب ص ۳۴۸) امام ذہبیؒ نے کہا منصور بن سلمہ نامور حافظ حدیث تھے اور محدث بغداد کے لقب سے مشہور تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے امام دارقطنیؒ نے کہا آپ ان بلند قدر حافظ حدیث میں سے ایک تھے جن سے محدثین رجال حدیث کے پیچیدہ مسائل پوچھتے تھے اور اس بارہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معینؒ نے رجال کا فن ان سے ہی سیکھا تھا۔ امام ابن سعد نے کہا آپ ثقہ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۲۷۵)

❺ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) حدثنا مؤمل بن اسماعیل قال سمعت حماد بن سلمة و ذکر ابا حنیفة فقال ان ابا حنیفة استقبل الآ ثار والسنن یردها برأیه (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۰).

ترجمة: امام مومل بن اسماعیلؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہ کو کہتے ہوئے سنا جبکہ وہ ابوحنیفہ کا ذکر کررہے تھے۔ تو کہا بیشک ابوحنیفہ کے سامنے احادیث وآثار صحابہ پیش کیے جاتے تو وہ اس کو اپنی رائے کی وجہ سے رد کردیتا تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسدالشیبانی المروزی نزیل بغداد ابو عبدالله احد لائمة ثقة حافظ فقیه حجة (تقریب التهذیب ص ۱٦)

(۲). مومل بن اسماعیل ابو عبدالرحمن البصری حافظ عالم یخطی وثقة ابن معین وقال ابو حاتم صدوق شدیدفی السنة (میزان الا عتدال جلد ۴، ص ۲۲۸)

۲۵۔ امام حماد بن زیدؒ

(ولادت ۹۸ھ، متوفی ۱۷۹ھ)

❶ حدثنی ابو معمر عن اسحاق بن عیسی الطباع قال سألت حماد بن زید عن ابی حنیفة فقال ؛انما ذالک یعرف بالخصومة فی الارجاء (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۰۳).

ترجمة: امام اسحاق بن عیسی الطباع نے کہا میں نے امام حماد بن زیدؒ سے ابوحنیفہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا وہ صرف ارجاء میں جھگڑا کرنے میں معروف تھا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو معمر :ھو اسماعیل بن ابراھیم بن معمر بن الحسن الھلالی ابو معمر القطیعی ثقة مأمون(تقریب التھذیب ص ۳۱،۳۲).

(۲). اسحاق بن عیسی بن الطباع للبغدادی ثقة (الکاشف جلد اول ،ص ۶۴)

❷ حدثنی سھل بن محمد قال ناالاصمعی عن حمادبن زید قال شھدت اباحنیفة سئل عن محرّم لم یجد ازارایلبس سراویل فقال علیه الفدیة فقلت سبحان الله حدثنا عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس قال سمعت رسول الله ﷺ یقول فی المحرم اذالم یجدازارا لبس سراویل و اذالم یجد نعلین لبس خفین فقال دعنا من ھذا حدثنا حمادعن ابراھیم قال علیه الکفارة (اسناده حسن) (کتاب تأویل مختلف الحدیث ص ۳۷).

ترجمة۔ امام حماد بن زیدؒ نے کہا ابوحنیفہ سے پوچھا گیا احرام باندھنے والا تہبند نہ پائے

اور شلوار پہن لے تو ابو حنیفہ نے کہا اس پر فدیہ ہے۔ حماد بن زیدؒ نے کہا سبحان اللہ ہم سے حدیث بیان کی عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا احرام باندھنے والا اگر تہہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے تو ابو حنیفہ نے کہا ہمارے سامنے اس (یعنی حدیث) کا ذکر نہ کر۔ ہم سے بیان کیا حماد نے وہ ابراہیم سے کہ ابراہیم نے کہا اس (جو احرام باندھنے والا تہہ بند نہ پائے اور شلوار پہن لے) پر کفارہ ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) سهل بن محمد ابو حاتم السجستانی المقری النحوی صدوق (الکاشف جلد اول ص ۳۲۶)

(۲) الاصمعی: هو عبدالملک قریب بن عبدالملک ابو سعید الا صمعی احد الا علام وقال ابن معین ثقة (خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲ ،ص ۱۷۹)

۲۶۔ امام حسن بن صالحؒ

(ولادت ۱۰۱ھ، متوفی ۱۶۷ھ)

❶ حدثنی احمد بن محمد حدثنا یحییٰ بن آدم حدثنا سفیان وشریک و حسن بن صالح قالوا: ادرکنا ابا حنیفة ومایعرف بشیٔ من الفقه ومایعرف الا بالخصومات (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۱۰).

ترجمة: امام سفیانؒ، امام شریکؒ اور امام حسن بن صالح نے کہا ہم نے ابوحنیفہ کو پایا کہ وہ

فقہ میں سے کسی چیز کیساتھ مشہور نہیں تھا مگر وہ جھگڑوں کی وجہ سے مشہور تھا۔

سند کی تحقیق

(۱) احمد بن محمد بن موسی ابو العباس ثقة حافظ (تقریب التھذیب ص ۱۶).

(۲). یحییٰ بن آدم بن سلیمان الکوفی ابو زکریا مولی بنی امیة ثقة حافظ فاضل (تقریب التھذیب ص ۳۷۳)

۲۷۔ امام حفص بن غیاثؒ

(ولادت ۱۱۷ھ متوفی ۱۹۴ھ)

❶ حدثنی ابراھیم سمعت عمر بن حفص بن غیاث یحدیث عن ابیه قال کُنت اجلس الی ابی حنیفة فاسمعه یفتی فی المسالة الواحدة بخمسة اقاویل فی الیوم الواحد فلمارأیت ذلک ترکته واقبلت علی الحدیث (اسناده صحیح)(کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۵).

ترجمة: امام حفص بن غیاثؒ نے کہا میں ابوحنیفہ کی مجلس میں بیٹھتا اوران سے مسائل سنا کرتا تھا۔ ایک دن اس (ابوحنیفہ) نے ایک ہی مسئلہ میں پانچ موقف اختیار کئے جب اس کی یہ کیفیت دیکھی تو میں نے ان کی مجلس میں جانا چھوڑ دیا۔اور حدیث کی طرف متوجہ ہو گیا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابراھیم سیعد الجوھری ابو اسحق الطبری نزیل بغداد ثقة حافظ (تقریب التھذیب ص ۲۰)

(۲). عمر بن حفص بن غیاث، ثقة (تقریب التھذیب ص ۲۵۲).

۲۸۔ امام حجاج بن ارطاةؒ

(متوفی ۱۴۹ھ)

❶ حدثنا محمد بن اسماعيل قال حدثنا سليمان بن حرب قال سمعت حماد بن زيد قال سمعت الحجاج بن ارطاة يقول ومن ابو حنيفة ومن ياخذ عن ابى حنيفة. (اسناده صحيح)(كتاب الضعفاء الكبير جلد ۴، ص ۲۸۴)

ترجمة: امام حماد بن زید نے کہا میں نے حجاج بن ارطاۃ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوحنیفہ کون ہے اورکون ابو حنیفہ سے علم حاصل کرتا ہے (اور تاریخ بغداد میں یہ اضافہ ہے اورابوحنیفہ کیا چیز ہے)۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن اسماعيل بن يوسف السلمى ابو اسمعيل الترمذى نزيل بغداد ثقة حافظ لم يتضح كلام ابن ابى حاتم فيه .(تقريب التهذيب ص ۲۹۰)

(۲) سليمان بن حرب الازدى البصرى القاضى بمكة ثقة امام حافظ (تقريب التهذيب ص ۱۳۳).

(۳) حماد بن زيد بن درهم الازدى الجهضمى ابو اسمعيل البصرى ثقة ثبت فقيه .(تقريب التهذيب ص ۸۲)

۲۹۔ امام رقبة بن مصقلةؒ

(متوفی ۱۲۹ھ)

❶ حدثنى ابو معمر ثنا ابن عيينة قال كناعندر قبة فجاء ابنه فقال من

این ؟ قال من عندابی حنیفة فقال اذا یعطیک رایا مامضغت وترجع بغیر ثقة (اسناده صحیح)(کتاب السنه جلد اول ،ص ۱۹۱، ۱۹۲)اخرجه تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۴۶ وتاریخ دمشق جلداول ،ص ۵۰۶ وکتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴،ص ۲۸۴).

ترجمة: امام ابن عیینہؒ نے کہا کہ رقبہ کا بیٹا امام رقبہ کے پاس آیا تو اس نے پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے تو اس نے کہا ابوحنیفہ کے پاس سے آیا ہوں تو اس نے کہا کہ تجھے طاقت ہے اس رائے کی جو تو چباتا ہے اور تو اپنے اہل کی طرف بغیر ثقہ کے لوٹے گا۔

سند کی تحقیق۔

(۱). ابو معمر:هو اسماعیل بن ابراهیم بن معمر بن الحسن الهلالی ابو معمر القطیعی ثقة مامون (تقریب التهذیب ص ۳۱،۳۲)

(۲). ابن عیینه:هو سفیان بن عیینه ابی عمران میمون الهلالی ابو محمد الکوفی ثقة حافظ فقیه امام حجة (تقریب التهذیب ص ۱۲۸)

۳۰۔ امام دار قطنیؒ

(ولادت ۳۰۶ھ متوفی ۳۸۵ھ)

امام دارقطنی نے کہا ابوحنیفہ ضعیف ہے۔(سنن دار قطنی جلداول،ص ۴۳۵)۔

۳۱۔ شیخ الاسلام امام سفیان بن سعید ثوریؒ

(ولادت ۹۷ھ،متوفی ۱۶۱ھ)

❶ حدثنا نعیم بن حماد قال حدثنا الفزاری قال کنت عند سفیان فنعی النعمان فقال الحمد الله کان ینقض الاسلام عروة عروة ماولد فی الاسلام اشأم منه .(اسناده حسن) (تاریخ الصغیر للبخاری ص ۱۷۱).

ترجمة : امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا میں امام سفیان ثوریؒ کے پاس تھا تو ان کے ہاں ابوحنیفہ کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے کہا الحمد اللہ اچھا ہوا مر گیا ابوحنیفہ تو اسلام کی تمام کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑ رہا تھا اسلام میں اس سے زیادہ منحوس کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). نعیم بن حماد الخزاعی ابو عبدالله. امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین اور امام عجلی نے کہا نعیم بن حماد ثقہ تھا۔(خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۳، ص ۹۷)

(۲). الفزاری :هوابراهیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذیفه الفزاری الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانیف (تقریب التهذیب ص ۲۲)وانظر ایضاً ص ۳۳

❷ حدثنی محمد بن عمروبن عباس الباهلی ثنا الا صمعی قال قال سفیان الثوری ماولد مولود بالکوفة اوفی هذه الامة اضرعلیهم من ابی حنیفة . (اسناده صحیح)(کتاب السنة جلداول ،ص ۱۹۵)اخرجه امام یعقوب بن سفیان فی کتاب المعرفة والتاریخ جلد ۲، ص ۷۸۳و خطیب فی تاریخ بغداد ،جلد ۱۳، ص ۴۱۹)اخبرنا ابن رزق اخبرناعثمان بن احمد حدثنا حنبل بن اسحاق واخبر نا ابو نعیم الحافظ حدثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف حدثنا بشربن موسی قال حدثناالحمیدی قال سمعت سفیان به.

ترجمة: امام سفیان ثوریؒ نے کہا اس امت میں ابوحنیفہ سے زیادہ نقصان پہنچانے والا کوفہ میں کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

پہلی سند(۱)محمدبن عمر وبن عباس الباهلی البصری ثقة (تاریخ بغداد

جلد ۳ ،ص ۱۲۷)

(۲)الا صمعی :ھو عبدالملک بن قریب بن عبدالملک ابو سعید الاصمعی احدالاعلام وقال ابن معین ثقة (خلاصه تذهیب التهذیب الکمال جلد ۲ ،ص ۱۷۹)

دوسری سند (۱) ابن رزق :ثقه صدوق (تاریخ بغداد جلد اول ،ص ۳۵۱)

(۲). عثمان بن احمدالدقاق :ثقة (مستدرک حاکم جلد اول ،ص ۱۸۸)

(۳). حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی : امام ذہبی نے کہاامام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھےاور امام احمد بن حنبل کے چچازاد بھائی اور شاگرد رشید تھے امام خطیب نے کہا ثقہ اور ثبت تھے۔(تذکرة الحفاظ جلد اول،ص۲۲۷)

تیسری سند (۱). ابونعیم الحافظ : ھو احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق : امام ذہبی نے کہا محدث العصر تھے اور بہت بڑے حافظ حدیث تھے امام حمزہ بن عباس علوی نے کہا محدثین کہا کرتے تھے کہ حافظ ابونعیم کا چودہ سال تک کوئی نظیر نہ تھا مشرق اور مغرب میں نہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث تھا اور نہ کسی کے پاس ان سے اعلیٰ سند تھی (تذکرة الحفاظ جلد ۲، ص ۷۳۲،۷۳۳)

(۲). محمد بن احمد بن الحسن الصواف: ثقة مامون (تاریخ بغداد جلد اول، ص ۲۸۹)

(۳). بشر بن موسیٰ اسدی بغدادی: امام ذہبی نے کہا آپ پختہ کار محدث تھے امام ابوخلال نے کہا امام احمد بن حنبل ان کی بہت عزت کرتے تھے امام دار قطنی نے کہا ثقہ اور عقل مند تھے(تذکرة الحفاظ جلد اول ،ص ۴۳۳)

(۴). الحمیدی:ھو عبداللّٰه بن زبیر بن عیسیٰ القرشی الحمیدی المکی ابو بکر ثقة حافظ فقیه اجل اصحاب ابن عیینه .(تقریب التھذیب

ص ۱۷۳)وانظر ایضاً ص ۵۳

❸ حدثنی محمد بن هارون حدثنا ابو صالح قال سمعت الفزاری يقول كان الاوزاعی وسفيان يقولان ماولد فی الاسلام علی هذه الامة اشام من ابی حنيفة (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۱۸۸).

ترجمة: امام اوزاعیؒ اور امام سفیان ثوریؒ نے کہا کہ اسلام میں اس امت کے لیے ابوحنیفہ سے زیادہ منحوس کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن هارون بن ابراهيم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزاز ابو نشيط :ثقة(خلاصه تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲، ص ۴۶۴)

(۲). ابو صالح :هو محبوب بن موسی لانطا کی ابو صالح الفراء ثقة (الکاشف جلد ۳، ص۱۰۸)

(۳). الفزاری :هو ابراهيم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجة بن حفص بن حذيفه الفزاری الامام ابو اسحاق ثقة حافظ له تصانيف (تقريب التهذيب ص ۲۲)وانظر ایضاً ص ۳۳

❹ حدثنی ابو الفضل ناسفيان بن وكيع عن ابيه قال سفيان ثوری ينبغی ان ينفی من الكوفة او يخرج منها(اسناده حسن) (کتاب السنة جلد ،اول ص ۲۲۲).

ترجمة: امام سفیان ثوریؒ نے کہا ابوحنیفہ تو اس لائق ہے کہ اس کو کوفہ سے نکال دیا جائے یا ابوحنیفہ خود کوفہ چھوڑ جائے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هو هاشم بن ليث الجوهری نزيل بغداد

وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغداد جلد ۸، ص ۲۴۵).

(۲). سفيان بن وكيع بن الجراح ابو محمد الكوفی صدوق (تقريب التهذيب ص ۱۲۹).

(۳). وكيع بن الجراح بن مليح ابو سفيان الكوفی ثقة حافظ عابد (تقريب التهذيب ص ۳۶۹).

5 حدثنی احمد بن محمد بن يحيیٰ بن سعيد القطان ثنا ابو نعيم قال كنا مع سفيان جلوسا فی المسجد الحرام فاقبل ابو حنيفة يريده فلما رآه سفيان قال قوموا بنالايعدناهذا بجر به فقمنا وقام سفيان وكنا مرة اخری جلوساً مع سفيان فی المسجد الحرام فجاء ابو حنيفة فجلس فلم نشعر به فلما رآه سفيان استدار فجعل ظهره اليه. (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۱۹۹).

ترجمة: امام ابونعیمؒ نے کہا ہم امام سفیان ثوریؒ کیساتھ مسجد احرام میں بیٹھے ہوئے تھے پس ابوحنیفہ آیا وہ اس (سفیانؒ) کی طرف آنا چاہتا تھا جب امام سفیانؒ نے اس کو دیکھا امام سفیان ثوریؒ نے کہا کھڑے ہو جاؤ یہ شخص اپنی خارش سے ہمیں بھی خارش زدہ کردے گا پس ہم کھڑے ہو گئے اور امام سفیان ثوریؒ بھی کھڑے ہو گے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے امام سفیان ثوریؒ کیساتھ مسجد الحرام میں پس ان کے پاس ابوحنیفہ آیا اور بیٹھ گیا تو ہمیں اس کا پتہ نہیں چلا۔ تو جب امام سفیانؒ نے اس کو دیکھا تو اس سے منہ پھیر لیا۔ اور اپنی پشت اس کی طرف کردی۔

سند کی تحقیق

(۱). احمد بن محمد بن يحيیٰ بن سعيد القطان ابو سعيد البصری

صدوق (تقریب التهذیب ص ۱۶).

(۲). ابونعیم: هو فضل بن دکین الکوفی بن عمرو بن حماد بن زهیر التیمی ثقة ثبت (تقریب التهذیب ص ۲۷۵).

۳۲۔ محدث حرم امام سفیان بن عیینہؒ

(ولادت ۱۰۷ھ متوفی ۱۹۸ھ)

❶ حدثنی ابو الفضل الخراسانی نا محمد بن ابی عمر قال سمعت سفیان بن عیینة یقول. ما ولد فی الاسلام مولود اضر علی الاسلام من ابی حنیفة. (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۷).

ترجمة: امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ سے زیادہ نقصان پہنچانے والا اسلام میں کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی: هو هاشم بن لیث الجوهری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸، ص ۲۴۵).

(۲). محمد بن ابی عمر: هو محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی نزیل مکه امام ذہبی نے کہا محمد بن یحییٰ اپنے زمانہ کے شیخ الحرم تھے عبادت گذار اور صالح بزرگ تھے ان سے امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ روایت کرتے ہیں امام ابوحاتم نے کہا صدوق اور صالح تھے اور ان میں کچھ غفلت ہے۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۳۶۶) امام ابن حبان نے کہا ثقہ تھا۔ (خلاصه تذهیب الکمال جلد ۲، ص ۴۶۸)

❷ حدثنی محمد بن علی حد ثناابراهیم بن بشار قال سمعت سفیان بن عیینة یقول کان ابو حنیفة یضرب بحدیث رسول الله ﷺ الامثال فیردها، بلغه انی احدث بحدیث عن رسول الله ﷺ انه قال "البیعان بالخیار مالم یتفرقا، فقال ابو حنیفة، ارأیتم ان کانافی سفینة کیف یتفرقان؟فقال سفیان فهل سمعتم باشر من هذا؟ (اسناده حسن) (کتاب السنة جلد اول، ص ٢١٦).

ترجمة: امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا ابوحنیفہ احادیث رسول اللہ ﷺ کو مثالیں بیان کر کے رد کر دیتا تھا انہیں پتہ لگا کہ میں حدیث رسول اللہ ﷺ البیعان بالخیار مالم یتفرقا بیان کرتا ہوں تو ابوحنیفہ نے کہا کہ دونوں لین دین کرنے والے اگر کشتی میں سوار ہوں تو کیسے جدا ہوں گے امام سفیانؒ نے کہا اس سے بری بات بھی تم نے سنی ہے۔

سند کی تحقیق

(١). محمد بن علی بن حسن بن شفیق بن دینار المروزی ثقة صاحب حدیث (تقریب التهذیب ص ١١).

(٢). ابراهیم بن بشار الرمادی ابواسحاق البصری حافظ له اوهام (تقریب التهذیب ص ١٩).

❸ اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد الدقاق حدثنا حنبل بن اسحاق حدثنا الحمیدی قال سمعت سفیان قال کنت فی جنازة ام خصیب بالکوفة ،فسأل رجل ابا حنیفة عن مسألة من الصرف فافتاه فقلت یاابا حنیفة ان اصحاب محمد ﷺ قد اختلفوا فی هذه فغضب وقال للذی استفتاه اذهب فاعمل بهافما کان فیها من اثم فهو علی .(اسناده صحیح) خطیب فی تاریخ بغداد جلد ١٣ ،ص ٤٠٦).

ترجمة: امام سفیان نے عیینہؒ نے کہا کہ کوفہ میں ام خصیب کے جنازہ میں شریک ہوا تو ایک شخص نے ابوحنیفہ سے سونے چاندی کے مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے فتویٰ دیا میں نے کہا کہ ابوحنیفہ اصحاب محمد ﷺ اس میں اختلاف کرتے ہیں تو ابوحنیفہ کو غصہ آیا۔ اور سائل سے کہا کہ جس طرح تجھے میں نے بتایا ہے اس طرح عمل کرنا اگر اس میں گناہ ہے تو مجھ پر ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابن رزق :ثقة صدوق (تاریخ بغداد جلد اول،ص ۳۵۱)

(۲). عثمان بن احمد الدقاق:ثقة(مستدرک حاکم جلد اول ،ص ۱۸۸)

(۳). حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی امام ذہبی نے کہا امام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھے اور امام احمد بن حنبل کے چچازاد بھائی اور شاگرد رشید تھے امام خطیب نے کہا ثقہ اور ثبت تھے۔(تذکرة الحفاظ جلد اول ،۴۲۷)

(۴) الحمیدی:هو عبداللّٰه بن زبیر بن عیسیٰ القرشی الحمیدی المکی ابوبکر ثقة حافظ فقیه اجل اصحاب ابن عیینه .(تقریب التهذیب ص۱۷۳)وانظر ایضاً ص ۵۳

❹ اخبرنا ابو نعیم الحافظ حدثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف حدثنا بشر بن موسیٰ حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان عن هشام بن عروة عن ابیه قال لم یزل امر بنی اسرائیل معتدلا حتیٰ ظهر فیهم المولدون ابناء سبایا الامم فقالوا فیهم بالرأی فضلو واضلوا قال سفیان ولم یزل امر الناس معتدلا حتی غیر ذلک ابو حنیفة بالکومة و(عثمان) البتی بالبصرة وربیعة (بن ابی عبدالرحمن) بالمدینة ،فنظرنا فوجد ناهم

من ابناء سبایا الامم . (اسناده صحیح)(خطیب بغدادی فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۱۳، ۴۱۴)اخرجه امام ابوزرعة الدمشقی فی تاریخ دمشق جلد اول ص ۵۰۸. عن محمدبن ابو عمر عن ابن عیینة به مختصرا

ترجمة: امام عروہ بن زبیرؒ نے کہا بنی اسرائیل کا حال صحیح رہا حتیٰ کہ باندھیوں سے لڑکے پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی رائے سے باتیں کیں خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا اس امت کا حال بھی اسی طرح صحیح رہا حتیٰ کہ ابوحنیفہ نے کوفہ میں عثمان البتیؒ نے بصرہ میں، اور ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے مدینہ میں بگاڑ پیدا کیا، تو ہم نے ان کو دیکھا کہ یہ بھی باندھیوں کے لڑکے تھے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو نعیم الحافظ :هواحمد بن عبدالله بن احمد اسحاق امام ذہبی نے کہا محدث العصر تھے اور بہت بڑے حافظ حدیث تھے امام حمزہ بن عباس علوی نے کہا محدثین کہا کرتے تھے۔ کہ حافظ ابونعیم کا چودہ سال تک کوئی نظیر نہ تھا مشرق اور مغرب میں نہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث تھا اور نہ کسی کے پاس ان سے اعلیٰ سند تھی۔ (تذکرة الحفاظ جلد ۲، ص ۷۳۲، ۷۳۳)

(۲). محمد بن احمدبن الحسن الصواف :ثقة مامون (تاریخ بغداد جلد اول، ص ۲۸۹)

(۳). بشر بن موسی اسدی بغدادی. امام ذہبی نے کہا آپ پختہ کار محدث تھے امام ابوخلال نے کہا امام احمد بن حنبل ان کی بہت عزت کرتے تھے امام دارقطنی نے کہا ثقہ اور عقل مند تھے۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۴۳۳)

(۴). الحمیدی :هوعبدالله بن زبیر بن عیسیٰ القرشی الحمیدی المکی ابوبکر ثقة حافظ فقیه اجل اصحاب ابن عیینه . (تقریب التهذیب

ص ۱۷۳)وانظر ایضاً ص ۵۳

⑤ اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد الدقاق حدثنا حنبل بن اسحاق حدثنا الحمیدی قال سمعت سفیان یقول : کان هذا الا مر مستقیما حتی نشا ابو حنیفة بالکوفة وربیعة بالمدینة والبتی بالبصرة .قال ثم نظر الی سفیان فقال: فاما بلد کم فکان علی قول عطاء ثم قال سفیان : نظر نا فی ذلک فظننا انه کما قال هشام بن عروه عن ابیه ان امر بنی اسرائیل لم یزل مستقیما معتبد لا حتی ظهر فیهم المولدون ابناء سبایا الامم فقالو فهم با لرای فضلو ا واضلو ا قال سفیان فنظر نا فوجدنا ربیعة ابن سبی، والبتی ابن سبی، وابو حنیفة ابن سبی ،فنری ان هذا من ذالک.

(اسناده صحیح) (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۱۴)

ترجمة: امام حمیدیؒ نے کہا کہ میں نے امام سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ دین اسلام سیدھا اور صحیح چلتا رہا یہاں تک کہ ابوحنیفہ کوفہ میں، ربیعہ مدینہ میں، اور البتی بصرہ میں پیدا ہوئے پھر سفیان نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ تمہارا شہر بھی عطا کے قول پر ہے اس کے بعد امام سفیان بن عیینہ نے کہا کہ ہم نے دیکھا تو اسی طرح پایا کہ جس طرح ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ بنی اسرائیل کا حال صحیح دیا۔ یہاں تک کہ ان کے اندر باندھیوں کے لڑکے پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی رائے سے باتیں کیں خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا امام سفیان نے کہا ہمارا بھی یہی حال رہا ربیعہ بھی لونڈی کا بچہ بتی بھی لونڈی کا بچہ ابوحنیفہ بھی لونڈی کا بچہ۔ لہذا ہم اس کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۱۴)

سند کی تحقیق: وانظر ایضا ص ۹۳

۳۳۔ امام سعید بن ابی عروبہؒ

(متوفی ۱۵۶ھ)

❶ حدثنی علی بن عثمان بن نفیل حدثنا ابو مسهر حدثنا یحیی بن حمزة وسعید یسمع ان اباحنیفة قال لو ان رجلا عبد هذه النعل یتقرب بها الی الله لم اربذلک بأسا .فقال سعید هذا کفر صریح. (اسناده صحیح) (کتاب المعرفة والتاریخ جلد ۲ ،ص ۷۹۴)اخرجه خطیب بغدادی فی تاریخ بغداد جلد ۱۳ ،ص۴۳۷.

ترجمة امام یحییٰ بن حمزہؒ سے اور امام سعید بن ابی عروبہ سن رہا تھا کہ ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر ایک آدمی اللہ کے تقرب کے لیے جوتے کی عبادت کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔ امام سعیدؒ نے کہا کہ یہ کفر صریح ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) علی بن عثمان بن محمد بن سعید النفیلی ابو محمد الحرانی :ثقة(خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲،ص ۲۵۳).

(۲) ابو مسهر :هو عبدالاعلی بن مسهر الغسانی ابو مسهر دمشقی ثقة فاضل(تقریب التهذیب ص۱۹۵).

(۳) یحیی بن حمزة الحضرمی قاضی دمشق ابو عبدالرحمن ثقة امام (الکاشف جلد ۳،ص ۲۲۳).

❷ حدثنی ابو الفضل نامسلم بن ابراهیم ناعبدالوارث بن سعید قال ناسعید قال جلست الی ابی حنیفة بمکة فذکر شیافقال له رجل ،روی عمر بن الخطاب رضی الله عنه کذاوکذا قال ابو حنیفة ذالک قول

الیشطان وقال له آخر، الیس یروی عن رسول الله ﷺ "افطر الحاجم والحجوم"؟ فقال :هذا سجع فغضبت وقلت ان هذا مجلس لااعود الیه ومضیت و ترکة (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۶، ۲۲۷).

ترجمة: امام سعیدؒ نے کہا میں ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا تھا تو اس نے کوئی بات کی تو ایک آدمی نے ابوحنیفہ سے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا گیا ہے تو ابوحنیفہ نے کہا یہ شیطان کا قول ہے اور اس (ابوحنیفہ) سے ایک دوسرے آدمی نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں ہے۔ ''کہ سینگی لگانے والا اور جس کو سینگی لگائی گئی ہے دونوں کا روزہ ختم ہے'' تو (ابوحنیفہ) نے کہا یہ تو تک بندی ہے تو میں (سعیدؒ) غضبناک ہوا اور میں نے کہا بے شک میں اس مجلس کی طرف دوبارہ نہیں آؤں گا اور میں چلا گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

سند کی تحقیق

(۱) ابو الفضل الخراسانی :هوهاشم بن لیث الجوهری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸، ص ۲۴۵)

(۲) مسلم بن ابراهیم الازدی الفراهیدی ابو عمرو البصری ثقة مأمون (تقریب التهذیب ص ۳۳۵). امام یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم نے کہا ثقہ و مامون تھا (خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۳، ص ۲۳) امام عجلی نے کہا ثقہ تھا (تاریخ الثقات ص ۴۲۷).

(۳) عبدالوارث بن سعید بن ذکوان العنبری مولا هم ابو عبدة العنبری البصری ثقة ثبت (تقریب التهذیب ص ۲۲۲).

۳۴۔ امام سلمہ بن عمرو القاضیؒ

❶ فاخبرنی محمد بن الولید قال سمعت ابا مسهر یقول قال سلمة بن عمرو القاضی علی المنبر لارحم اللّٰہ ابا حنیفة فانه اول من زعم ان القرآن مخلوق . (اسناده صحیح) (تاریخ دمشق جلداول ص ۵۰۶)اخرجه الخطیب فی تاریخ البغداد جلد ۱۳ ،ص ۳۸۵.

ترجمة: امام سلمہؒ بن عمرو قاضی نے ممبر پر کہا کہ ابوحنیفہ پر اللہ رحم نہ کرے کہ مخلوق قرآن کا پہلا قائل وہی ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن الولید بن ھبیرۃ الدمشقی القلانسی ثقة (الکاشف جلد ۳، ص ۹۳).

(۲) ابو مسهر: هو عبدالاعلی بن مسهر الغسانی ابو مسهر دمشقی ثقة فاضل (تقریب التهذیب ص ۱۹۵).

۳۵۔ امام سلیمان بن حربؒ

(متوفی ۲۲۴ھ)

❶ حدثنا سلیمان حرب حدثنا حماد بن زید قال قال ابن عون نبئت ان فیکم صدا دین یصدون عن سبیل اللّٰہ قال سلیمان بن حرب وابو حنیفة واصحابه ممن یصدون عن سبیل اللّٰہ (اسناده صحیح (کتاب المعرفة والتاریخ جلد ۲ ،ص ۷۸۶)اخرجه الخطیب جلد ۱۳ ،ص ۴۲۰)

ترجمة: امام حماد بن زیدؒ کہتے ہیں کہ امام ابن عونؒ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ بے شک تم میں اللہ کے راستہ سے روکنے والے لوگ ہیں امام سلیمان بن حربؒ نے کہا کہ

ابوحنیفہ اور اس کے اصحاب اللہ کے راستہ سے روکتے تھے۔

سند کی تحقیق

(۱). سليمان بن حرب الازدى البصرى القاضى بمكة ثقة امام حافظ (تقريب التهذيب ص ۱۳۳)

(۲). حماد بن زيدبن درهم الازدى جهضمى ابو اسمعيل البصرى ثقة ثبت فقيه(تقريب التهذيب ص ۸۲)

۳۶۔ امام شریک بن عبداللہؒ

(ولادت ۹۵ھ متوفی ۱۷۷ھ)

❶ حدثنى منصور بن ابى مزاحم قال سمعت شريكا يقول ان يكون فى كل ربع من ارباع الكوفة خمار يبيع الخمر خير من ان يكون فيه من يقول بقول ابى حنيفة (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول ،ص ۲۰۳). اخرجه ابن عدى فى الكامل فى ضعفاء الرجال جلد ۷،ص ۲۴۷۴ و ابن حبان فى كتاب المجروحين جلد ۳ ،ص ۷۳.)

ترجمة :امام منصور بن ابی مزاحمؒ نے کہا میں نے امام شریکؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ کوفہ کے ہر محلہ میں اگر شراب کا کوئی ڈپو ہو جو شراب بیچتا رہے وہ بہتر ہے اس بات سے کہ ابو حنیفہ کے قول سے وہ فتویٰ دے۔

سند کی تحقیق

(۱) منصور بن ابى مزاحم بشير التركى ابو نصر بغدادى الكاتب ثقة(تقريب التهذيب ص ۳۴۸).

❷ حدثنى ابو الفضل الخراسانى ثنا ابو نعيم قال كان شريك سيئ

الرأى جدا فى ابى حنيفة واصحابه ويقول مذهبهم ردالاثر عن رسول الله ﷺ (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۰۴).

ترجمة: امام ابونعیمؒ نے کہا امام شریک ابوحنیفہ اوران کے اصحاب کے بارے میں سخت بڑی رائے رکھتے تھے۔اور کہتے تھے ابوحنیفہ اوراس کے اصحاب کا مذہب رسول اللہ ﷺ کی حدیث کورد کرنا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) ابوالفضل الخراسانى :هوهاشم بن ليث الجوهرى نزيل بغداد وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغدادجلد ۸،ص ۲۴۵)

(۲). ابونعيم:هوفضل بن دكين الكوفى بن عمرو بن حماد بن زهير التيمى ثقة ثبت (تقريب التهذيب ص ۲۷۵).

❸ حدثنى محمد بن عمرو الباهلى حدثنا الا صمعى عن شريك قال اصحاب ابى حنيفة اشدعلى المسلمين من عدتهم من لصوص تاجر قمى (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۰۳).

ترجمة: امام شریک نے کہا اصحاب ابی حنیفہ مسلمانوں کیلئے قمی چوروں سے زیادہ نقصان دہ ہیں۔

سند کی تحقیق

(۱)محمدبن عمروبن عباس الباهلى البصرى ثقة (تاريخ بغداد جلد ۳ ،ص ۱۲۷)

(۲)الا صمعى :هوعبدالملک بن قريب بن عبدالملک ابو سعيد الاصمعى احدالاعلام وقال ابن معين ثقة (خلاصه تذهيب التهذيب الكمال جلد ۲ ،ص ۱۷۹)

④ حدثنا محمد بن اسماعيل قال حدثنا الحسن بن على حدثنا يحيى قال سمعت شريكا يقول انما كان ابو حنيفة صاحب خصومات لم يكن يعرف الا بالخصومات (اسناده صحيح) (كتاب الضعفاء الكبير جلد ۴، ص . ۲۸۲)

ترجمة:۔امام شریکؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن اسماعيل بن يوسف السلمه ابو اسماعيل الترمذی نزيل بغداد ثقة حافظ لم يتضح كلام ابن ابی حاتم فيه (تقريب التهذيب ص ۲۹۰).

(۲) حسن بن على بن عفان العامری ابو محمد الكوفی صدوق (تقريب التهذيب ص ۷۰).

۳۷۔ شیخ الاسلام امام شعبہ بن حجاجؒ

(ولادت ۸۲ھ متوفی ۱۶۰ھ)

① ۔ حدثنی محمد بن ابی عتاب الاعين ثنا منصور بن (سلمة) الخزاعی قال سمعت حماد بن سلمة يلعن ابا حنفية . قال ابو سلمة و كان شعبة يلعن ابا حنيفة (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول ص ۲۱۱). واخرجه امام العقيلی فی كتاب الضعفاء الكبير جلد ۴ ص ۲۸۱.

ترجمة۔امام مضور بن سلمہ الخزاعی نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہ کو سنا۔ وہ ابوحنیفہ پر

لعنت کرتے تھے۔ ابوسلمہؒ نے کہا اور امام شعبہ ابوحنیفہ پر لعنت بھیجتے تھے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن ابی عتاب الاعین ۔امام ذہبی نے کہا محمد بن ابی عتاب بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک تجربہ کار عالم تھے۔ امام ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے جب ان کو وفات کی خبر سنی تو کہا میں ان پر رشک کرتا ہوں ۔فوت ہو گئے اور حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۸، ۳۹۹)

(۲) منصور بن سلمة بن عبدالعزیز ابو سلمة البغدادی ثقة ثبت حافظ (تقریب التھذیب ص ۳۴۸) امام ذہبیؒ نے کہا منصور بن سلمہؒ نامور حافظ حدیث تھے۔ اور محدث بغداد کے لقب سے مشہور تھے۔ امام یحیٰی بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام دارقطنی نے کہا آپ ان بلند قدر حافظ حدیث میں سے ایک تھے جن سے محدثین رجال حدیث کے پچیدہ مسائل پوچھتے تھے اور اس بارہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے۔ امام احمد بن حنبل اور امام یحیٰی بن معین نے رجال کا فن ان سے ہی سیکھا تھا۔ امام ابن سعد نے کہا آپ ثقہ تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص ۵۷۲).

۳۸۔ جبل علم حبر امت امام شافعیؒ

(ولادت ۱۵۰ھ متوفی ۲۰۴ھ)

❶ حدثنا ربیع بن سلیمان المرادی قال سمعت الشافعی یقول ابو حنیفة یضع اول المسألة خطأ ثم یقیس الکتاب کله علیها. (اسناده صحیح) (آداب و مناقب الشافعی ص ۱۷۱) اخرجه خطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳. ص ۴۳۷.

ترجمة:۔امام شافعیؒ نے کہا ابوحنیفہ پہلے ایک غلط مسئلہ گھڑ تا تھا پھر ساری کتاب کو اس پر قیاس کرتا تھا۔(تو ساری کتاب غلط ہو جاتی)۔

سند کی تحقیق

(۱) ربیع بن سلیمان بن داؤد الجیزی المرادی ابو محمد البصری الاعرج ثقة.(تقریب التهذیب ص ۱۰۱).قال امام ذهبی ربیع بن سلیمان المرادی الفقیه حافظ (الکاشف جلد اول، ص ۲۳۶).

❷ حدثنا محمد بن عبدالله بن عبدالحکم قال سمعت الشافعی یقول قال لی محمد بن الحسن ایها اعلم صاحبنا او صاحبکم (یعنی امام مالک وابوحنیفة) قلت علی الانصاف قال نعم قلت فانشدک الله من اعلم بالقرآن صاحبنا او صاحبکم ؟قال صاحبکم (یعنی امام مالک) قلت فمن اعلم بالسنة صاحبنا او صاحبکم ؟قال اللّهم صاحبکم قلت فانشدک الله من اعلم باقاویل اصحاب رسول الله ﷺ والمتقدمین صاحبنا او صاحبکم ؟ قال صاحبکم (قال الشافعی) قلت فلم یبق الا القیاس والقیاس لایکون الاعلی هذه الاشیاء فمن لم یعرف الا صول علی ای شی یقیس؟ (اسناده صحیح)(کتاب الجرح والتعدیل جلد اول ،ص ۱۲، ۴،آداب ومناقب الشافعی ص ۱۵۹، ۱۶۰).

ترجمة:امام شافعیؒ کی محمد (شاگرد خاص ابوحنیفہ) سے ایک موقع پر آپس میں گفتگو ہوئی۔ محمد،امام شافعیؒ سے تمہارے صاحب (امام مالکؒ) بڑے عالم ہیں یا ہمارے صاحب (ابوحنیفہ)امام شافعیؒ نے کہا بات انصاف سے ہو محمد نے کہا ہاں بالکل انصاف سے امام شافعیؒ میں اللہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پوچھتا ہوں امام مالکؒ قرآن کے بڑے عالم تھے۔

یا ابوحنیفہ، محمد نے کہا امام مالکؒ قرآن کے بڑے عالم تھے۔ امام شافعیؒ نے کہا امام مالکؒ سنت کے بڑے عالم تھے۔ یا ابوحنیفہ، محمد نے کہا امام مالکؒ سنت کے بڑے عالم تھے امام شافعیؒ میں اللہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پوچھتا ہوں اقوال صحابہؓ عنہم کے بڑے عالم امام مالکؒ تھے۔ یا ابوحنیفہ، محمد نے کہا امام مالکؒ تھے امام شافعیؒ نے کہا اب صرف قیاس باقی ہے اور صحیح قیاس بھی تو ان ہی اصولوں پر ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن عبدالله بن عبدالحکم ابو عبدالله المصری: امام ذہبی نے کہا محمد بن عبداللہ ممتاز حافظ حدیث اور اپنے زمانہ کے فقیہ تھے امام نسائی نے کہا ثقہ ہیں امام ابن خزیمہ نے کہا میں نے فقہا میں صحابہ اور تابعین کے اقوال کو ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں دیکھا امام ابن ابی حاتم نے کہا ثقہ اور صدوق ہیں اور امام مالک کے تلامذہ میں سے مصر کے ایک فقیہ ہیں (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۵). وقال امام ابن حجر عسقلانی الفقیه ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۰۵)

❸ ثنا محمد بن عبدالله بن عبدالحکم قال قال لی محمد بن ادریس الشافعی نظرت فی کتب لا صحاب ابی حنیفة ،فاذا فیها مائة وثلا ثون ورقة، فعددت منها ثمانین ورقة خلاف الکتاب و السنة قال ابو محمد لان الاصل کان خطاء فصارت الفروع ماضیة علی الخطاء .(اسناده صحیح)(آداب ومناقب الشافعی ص ۱۷۱، ۱۷۲)اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۳۶، ۴۳۷)

ترجمة: امام شافعیؒ نے کہا کہ میں نے اصحاب ابوحنیفہ کی کتابوں میں ایک کتاب دیکھی جس کے ۱۳۰، اوراق تھے تو ان میں سے میں نے ۸۰، اوراق ایسے شمار کیے جو کہ کتاب وسنت کے خلاف تھے امام ابومحمدؒ (ابن ابی حاتم) نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ بنیاد ہی غلط تھی تو

جومسائل ان سے نکالے گئے تو وہ بھی غلط ہی رہے۔

سنة کی تحقیق

(۱) محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم: تقدم فی رقم ص ۱۰۴

۳۹۔ امام علی بن عاصمؒ

(ولادت ۱۰۵ھ متوفی ۲۰۱ھ)

❶ حدثنی ابو الفضل نایحییٰ بن ایوب ناعلی بن عاصم قال حدثت ابا حنیفة بحدیث فی النکاح اوفی الطلاق ،قال ھذا قضاء الشیطان . (اسنادہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۲۲۶).

ترجمة: امام علی بن عاصمؒ نے کہا میں نے ابوحنیفہ سے نکاح یا طلاق کے بارے میں حدیث بیان کی تو ابوحنیفہ نے کہا یہ شیطان کا فیصلہ ہے۔ (معاذ اللہ)

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد کان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸،ص ۴۴۵).

(۲). یحییٰ بن ایوب : المقابری البغدادی العابد ثقة (تقریب التھذیب ص ۳۷۳).

۴۰۔ شیخ الاسلام امام علی بن مدینیؒ

(ولادت ۱۶۱ھ متوفی ۲۳۴ھ)

❶ امام علی بن مدینیؒ سے انہوں نے امام سفیان بن عیینہؒ سے کہ امام ابن عیینہؒ نے ابوحنیفہ کے سامنے یہ حدیث البیعان بالخیار مالم یتفرقا بیان کی تو ابوحنیفہ نے کہا اگر خرید وفروخت کرنے والے کشتی میں بیٹھے ہوں تو وہ جدا کیسے ہوں گے تو امام علی بن مدینیؒ

نے کہا ''ان اللّٰه سائله عما قال ''ترجمہ: بے شک ابوحنیفہ نے جو کہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس سے پوچھ لے گا (السنن الکبری جلد ۵، ص ۲۷۲) اس روایت کی سند صحیح ہے خود محمد بن زاہد بن حسن کوثری نے اس روایت کی سند پر کوئی جرح نہیں کی دیکھیے (تانیب الخطیب ص ۲۱۸) اور ویسے بھی امام ابن عیینہ سے یہ واقعہ صحیح سند سے مذکور ہے۔ اسی لیے محمود الحسن دیوبندی حنفی کو کہنا پڑا۔ کہ ''خیار مجلس'' کا مسئلہ اہم مسائل میں سے ہے اور ابوحنیفہ نے اس میں جمہور اور اکثر مقتدمین ومتاخرین کی مخالفت کی ہے۔ (اسباب اختلاف الفقهاص ۸۷ وتقریر ترمذی ص ۳۹).

۴۱۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ

(ولادت ۱۱۸ھ متوفی ۱۸۱ھ)

❶ حدثنی محمد بن ابی عتاب الا عین ناابراهیم بن شماس قال صحبت ابن مبارک فی السفینة فقال ،اضربوا علی حدیث ابی حنیفة قال قبل ان یموت ابن مبارک ببضعة عشر یوما (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۴).

ترجمة: امام ابراہیم بن شماسؒ نے کہا میں امام عبداللہ بن مبارکؒ کیساتھ ایک کشتی میں تھا انھوں (ابن مبارکؒ) نے کہا ابوحنیفہ کی حدیث کو چھوڑ دو۔ امام ابراہیم بن شماسؒ نے کہا یہ بات امام عبداللہ بن مبارکؒ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے کی۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن ابی عتاب الاعین ۔امام ذہبی نے کہا محمد بن ابی عتاب بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک تجربہ کار عالم تھے۔ امام ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے جب ان کو وفات کی خبر سنی تو کہا میں ان پر رشک کرتا ہوں ۔فوت ہو گئے اور

حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۳۹۸، ۳۹۹).

(۲) ابراهیم بن شماس الغازی ابو اسحق السمر قندی نزیل بغداد ثقة (تقریب التهذیب ص ۲۰)

❷ حدثنی عبدالله بن احمد بن شبویة قال سمعت عبدان یقول سمعت سفیان بن عبدالملک یقول سمعت عبدالله بن مبارک یقول فی مسألة ابی حنیفة قطع الطریق احیاناً احسن من هذا (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۴).

ترجمة :امام عبداللہ بن مبارکؒ ابوحنیفہ کے ایک مسئلہ کے بارہ میں کہہ رہے تھے۔بسا اوقات ڈاکہ ڈال لینا اس سے بہتر ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). عبدالله بن احمد بن شبویه: امام ابن حبان نے کہا عبداللہ بن احمد مستقیم الحدیث تھا۔(کتاب الثقات جلد ۸،ص ۳۶۶، تاریخ بغداد جلد ۹،ص ۳۷۱)۔

(۲) عبدان: هو عبدالله بن عثمان بن جبلة ابو عبدالرحمن المروزی الملقلب عبدان ثقة حافظ۔(تقریب التهذیب ص ۱۸۱).

(۳). سفیان بن عبدالملک :المروزی من کبار اصحاب ابن مبارک ثقة (تقریب التهذیب ص ۱۲۸).

❸ سمعت اسحاق بن ابراهیم یقول قال ابن المبارک کان ابو حنیفة یتیم فی الحدیث (اسناده صحیح)(مختصر قیام الیل ص ۲۱۲ باب ذکر الوتر بثلاث عن الصحابة و التابعین).

ترجمة :۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا ابوحنیفہ حدیث میں یتیم تھا۔

سند کی تحقیق

(۱) اسحاق بن ابراهیم بن مخلد الحنظلی ابو محمد بن راهویه المروزی ثقة حافظ مجتهد (تقريب التهذيب ص ۲۷). امام محمد بن اسلم طوسیؒ نے کہا اسحاق سب لوگوں سے بڑے عالم تھے۔ اگر سفیان ثوری، حماد بن زید، اور حماد بن سلمہ زندہ ہوتے تو ان کے محتاج ہوتے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا مجھے عراق میں اسحاق کا نظیر معلوم نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا اسحاق ثقہ، مامون اور امام تھے۔ (تذكرة الحفاظ ج اول، ص ۳۲۵)۔ امام ولی الدین نے کہا آپ کی ذات حدیث و فقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیز گاری کی جامع تھی۔ (الكمال في اسماء الرجال ص ۹۰)۔

❹ حدثني عبدة بن عبدالرحيم سمعت ابا الوزير محمد بن اعين وصي ابن المبارک قال دخل رجل من اصحاب عبدالكريم على ابن المبارک والدار غاصة باصحاب الحديث فقال يااباعبدالرحمن مسألة كذاوكذا؟ قال فروى ابن المبارک فيه احاديث عن النبي ﷺ واصحابه رضي الله عنهم فقال الرجل يااباعبدالرحمن قال ابوحنيفة خلاف هذا فغضب ابن المبارک وقال اروى لک عن النبي ﷺ واصحابه رضي الله عنهم تأتيني برجل كان يرى السيف على امة محمد ﷺ. (اسناده صحيح). (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۱۳).

ترجمة: امام ابن اعینؒ نے کہا ایک آدمی عبدالکریم کے ساتھیوں میں سے امام عبداللہ بن مبارکؒ کے پاس آیا اور مجلس اصحاب حدیث سے بھری ہوئی تھی تو اس نے کہا اے ابو عبدالرحمٰنؒ (ابن مبارکؒ کی کنیت) یہ مسئلہ کس طرح ہے تو امام عبداللہ بن مبارکؒ نے اس سے مسئلہ میں اصحابہ رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ سے احادیث بیان کی۔ تو اس آدمی نے کہا ابو حنیفہ ان حدیث کے خلاف کہتا ہے تو امام عبداللہ بن مبارکؒ غصہ میں آگئے۔ اور کہا میں تجھے

نبی ﷺ کی اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بات بیان کرتا ہوں اور تو مجھ سے ایسے شخص کی بات بیان کرتا ہے جو اس امت محمد ﷺ پر تلوار کو جائز سمجھتا ہے۔(یعنی قتل کرنا)۔

سند کی تحقیق

(۱). عبدة بن عبدالرحیم. المروزی ثقة (الکاشف جلد ۲، ص ۱۹۶)

(۲) ابو الوزیر محمد بن اعین المروزی خادم ابن مبارک ثقة (تقریب التھذیب ص ۲۹۱).

❺ اخبرنا محمد بن عبدالله الحنائی اخبرنا محمد بن عبدالله الشافعی حدثنا محمد بن اسماعیل السلمی حدثنا ابو توبة الربیع بن نافع حدثنا عبدالله بن مبارک قال من نظر فی کتاب الحیل لابی حنیفة احل ماحرم الله وحرم ماحل الله. (اسناده صحیح) (الخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۲۶).

ترجمة :امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا ابوحنیفہ کی کتاب الحیل کو جو بھی دیکھے گا۔(وہ پائے گا) کہ حلال قرار دیا ہے (ابوحنیفہ نے) اس چیز کو جس کو اللہ نے حرام کہا ہے اور حرام قرار دیا ہے (ابوحنیفہ نے) اس چیز کو جس کو اللہ نے حلال کہا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱). محمد بن عبدالله الحنائی:ثقة مامون زاھد (تاریخ بغداد جلد ۲، ص ۳۳۶).

(۲). محمد بن عبدالله الشافعی : امام ذہبی نے کہا محمد بن عبداللہ بغداد کے رہنے والے حجت، حافظ حدیث اور محدث عراق تھے۔امام خطیب نے کہا۔آپ قابل اعتماد اور پختہ کار تھے۔امام دارقطنی سے ان کے متعلق پوچھا گیا تو کہا ثقہ اور مامون تھے۔ان کے زمانہ میں ان سے زیادہ قابل اعتماد کوئی نہیں تھا. (تذکرة الحفاظ

ج ٢، ص ٦٠٦).

(٣) محمد بن اسماعيل بن يوسف السلمه ابو اسماعيل الترمذی نزيل بغداد ثقة حافظ لم يتضع كلام ابن ابی حاتم فيه (تقريب التهذيب ص ٢٩٠).

(٤). ابو توبة ربيع بن نافع :الحلبی نزيل طرسوس ثقة حجة عابد (تقريب التهذيب ص ١٠١).

⑥ حدثنی القاسم بن محمد الخراسانی ثنا عبدان عن ابن مبارک قال ماكان على ظهر الارض مجلس احب الی من مجلس سفيان الثوری كنت اذاشئت ان تراه مصلياً رايته، واذا شئت ان تراه فی ذکر الله عزوجل رأيته ،وكنت اذا شئت ان تراه فی الغامض من الفقه رأيته واما مجلس لاأعلم انی شهدته صلی فيه على النبی ﷺ قط فمجلس ثم سكت ولم يذكر فقال يعنی مجلس ابی حنيفة. (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ٢١٣، ٢١٤) اخرجه امام المحدثين امام بخاری قال لنا عبدان عن ابن مبارک به (تاريخ الكبير للبخاری ج ٢، ص ٩٢ و تاريخ الصغير للبخاری ص ١٨٢).

ترجمة: امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا صفحہ ارضی پر کوئی ایسی مجلس نہیں جو میرے نزدیک امام سفیان ثوریؒ کی مجلس سے زیادہ محبوب ہو اگر تم امام سفیان ثوریؒ کو نماز کی حالت میں دیکھنا چاہو تو تم انہیں دیکھ سکتے ہو۔ اور اگر تم ان کو اللہ کے ذکر میں مشغول پانا ہے تو تم انہیں ایسی حالت میں بھی پا سکتے ہو۔ اور اگر تم فقہی مسائل میں غور وخوض کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہو تو تم ان کو ایسے بھی دیکھ سکتے ہو مگر میں جب بھی ابوحنیفہ کی مجلس میں گیا ہوں۔ تو وہاں میں نے نبی ﷺ پر درود نہیں سنا۔

سند کی تحقیق

پہلی سند(۱)قاسم بن محمد الخراسانی•المروزی :ثقة (تاریخ بغداد جلد ۱۲،ص ۴۳۱).

(۲). عبدان: هو عبدالله بن عثمان بن جبلة ا بوعبدالرحمن المروزی الملقلب عبدان ثقة حافظ ۔(تقریب التهذیب ص ۱۸۱).

دوسری سند(۱) عبدان: هو عبدالله بن عثمان بن جبلة ا بوعبدالرحمن المروزی الملقلب عبدان ثقة حافظ ۔(تقریب التهذیب ص ۱۸۱).

❼ حدثنا اسحاق بن راهو یة قال ناوکیع ان اباحنیفة قال مابالہ یرفع یدیه عندکل رفع و خفض ایریدان یطیر فقال له عبدالله بن مبارک ان کان یریدان یطیر اذا افتتح فانه بریدان یطیر اذا خفض و رفع (اسناده صحیح) (کتاب تأویل مختلف الحدیث ص ۳۹).اخرجه امام عبدالله بن احمد بن حنبل فی کتاب السنة جلد اول، ص ۵۹والخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۰۵،۴۰۶ و امام المحدثین امام بخاری فی جز رفع الیدین ص ۶۰).

ترجمة: امام وکیعؒ کہتے ہیں ابوحنیفہ نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے کہا تجھے کیا ہے؟ کہ (نماز میں) رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتا ہے۔کیا اڑنے کا ارادہ ہے(طنزاً)امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا اگرتم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے وقت اڑنے کا ارادہ رکھتے ہوتو میں بھی رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت اڑنا چاہتا ہوں۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ اسحاق بن ابراهیم بن مخلد الحنظلی ابو محمد بن راهویه

المروزی ثقة حافظ مجتهد (تقریب التهذیب ص ۲۷). امام محمد بن اسلم طوسیؒ نے کہا اسحاق سب لوگوں سے بڑے عالم تھے۔ اگر سفیان ثوری، حماد بن زید، اور حماد بن سلمہ زندہ ہوتے تو ان کے محتاج ہوتے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا مجھے عراق میں اسحاق کا نظیر معلوم نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا اسحاق ثقہ، مامون اور امام تھے۔ (تذکرة الحفاظ ج اول، ص ۳۲۵)۔ امام ولی الدین نے کہا آپ کی ذات حدیث وفقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیزگاری کی جامع تھی۔ (الکمال فی اسماء الرجال ص ۹۰)۔

۴۲۔ امام عبداللہ بن ابی داؤدؒ

(ولادت ۲۳۰ھ متوفی ۳۱۳ھ)

❶ سمعت ابن ابی داؤد یقول: الوقیعة فی ابی حنیفة اجماعه من العلماء لان امام البصرة ایوب السختیانی و قد تکلم فیه و امام الکوفة الثوری و قد تکلم فیه و امام الحجاز مالک و قد تکلم فیه و امام المصر اللیث بن سعد و قد تکلم فیه و امام الشام الاوزاعی و قد تکلم فیه و امام خراسان عبد الله بن المبارک و قد تکلم فیه فالو قیعة فیه اجماع من العلماء فی جمیع الآفاق (الکامل فی ضعفاء الرجال ج۷، ص۲۴۷۶).

ترجمة: ۔امام عبداللہ بن ابی داؤدؒ نے کہا ابوحنیفہ پر جرح کرنے میں تمام محدثین کا اجماع ہے اس لئے کہ بصرہ کے امام ایوب السختیانی نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور کوفہ کے امام سفیان ثوریؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور حجاز کے امام مالک بن انسؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے۔ اور مصر کے امام لیث بن سعدؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور شام کے امام اوزاعیؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور خراسان کے امام عبداللہ بن مبارکؒ نے ابوحنیفہ پر جرح کی ہے پس تمام اطراف کے محدثین کا ابوحنیفہ پر جرح کرنے میں اجماع ہے۔

۴۳۔امام عبداللہ بن زبیرالحمیدیؒ

(متوفی ۲۱۹ھ)

❶ قال الحمیدی فرجل لیس عنده سنن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولا عن اصحابه فی المناسک وغیرها کیف تهلا احکام الله فی المورایث والفرائض والزکوة والصلوٰة وامور الاسلام .(تاریخ الصغیر للبخاری ص ۱۵٦).

ترجمة :امام المحدثین امام بخاریؒ اپنے استاد امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ سے ابوحنیفہ کے متعلق لکھتے ہیں امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ نے کہا کہ جس شخص (ابوحنیفہ) کے پاس رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار اور مناسک وغیرہ میں نہ ہوں۔ ایسے شخص کی بات احکام اللہ میں مثل میراث ،اور فرائض اور زکوۃ اور نماز وغیرہ امور اسلام میں کیونکر قبول کی جائے۔

❷ حدثنی هارون عبدالله ناعبدالله بن زبیر الحمیدی ناحمزة بن حارث بن عمیر من آل عمر بن خطاب رضی الله عنه عن ابیه قال سمعت رجلاً یسأل ابوحنیفة فی المسجد الحرام عن رجل قال أشهد ان الکعبة حق ولکن لاأدری هل هی هذه ام لا؟ فقال مؤمن حقا وسأله عن رجل قال أشهد ان محمد بن عبدالله نبی ولکن لاأدری هو الذی قبره بالمدینة ام لا ؟ فقال مؤمن حقا قال الحمیدی من قال هذا فقد کفر قال الحمیدی وکان سفیان بن عیینة یحدث عن حمزة بن الحارث ،ح حدثنی هارون ثنا الحمیدی ثنا مؤمل بن اسماعیل عن الثوری بنحو حدیث حمزة . (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ،ص ۱۹۴، ۱۹۵)(اخرجه خطیب فی

تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۷۴)

ترجمة: امام حارث بن عمیرؒ نے کہا کہ ایک آدمی نے مسجد حرام میں ابوحنیفہ سے کسی ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کعبہ برحق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ یہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور؟ ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ پکا مومن ہے اور اسی طرح اس نے ایک اور آدمی کے بارے میں پوچھا جو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبداللہ ﷺ نبی ہے لیکن نہیں جانتا کہ وہ وہی ہے جن کی قبر مدینہ میں ہے یا کوئی اور؟ ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ پکا مومن ہے امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ نے کہا جس نے یہ عقائد رکھے وہ کافر ہے۔

سند کی تحقیق

پہلی سند۔(۱) هارون بن عبدالله بن مروان البغدادی ابوموسی الحمال البزاز ثقة(تقریب التهذیب ص ۳۶۱)

(۲). عبدالله بن زبیر الحمیدی ابوبکر ثقة حافظ فقیه اجل اصحاب ابن عیینة(تقریب التهذیب ص ۱۷۳) وانظر ایضاً ص ۵۳

(۳). حمزة بن حارث بن عمیر العدوی مولاهم ابوعمارة البصری نزیل مکة ثقة (تقریب التهذیب ص ۸۳)

(۴). حارث بن عمیر البصری مکة وقال امام ابن معین وامام ابو حاتم ثقة(الکاشف جلد اول، ص ۱۳۹، ۱۴۰)

دوسری سند.(۱) هارون بن عبدالله بن مروان البغدادی ابوموسی الحمال البزاز ثقة(تقریب التهذیب ص ۳۶۱)

(۲). مؤمل بن اسماعیل ابو عبدالرحمن البصری حافظ عالم یخطئ وثقة ابن معین وقال ابو حاتم صدوق شدید فی السنة(میزان الاعتدال

جلد ۴، ص ۲۲۸)

(۳). الثوری: هو سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ابو عبدالله الكوفی ثقة حافظ فقية عابد امام حجة (تقریب التهذیب ص ۱۲۸)

③ اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد حدثنا حنبل بن اسحاق قال سمعت الحمیدی یقول لابی حنیفة . اذا کناه . ابو حنیفة لایکنی عن ذالک ویظهره فی المساجد الحرام فی حلقته والناس حوله . (اسناده صحیح) (تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۳۲).

ترجمة: امام حنبل بن اسحاق نے کہا کہ میں نے امام الحمیدی کو سنا کہ جب وہ ابوحنیفہ کی کنیت بیان کرتے تو ابوجیفہ (مردار کا باپ) کہتے اور اس کو چھپاتے نہ تھے اور مسجد حرام میں اپنے حلقہ میں اس وقت ظاہر کرتے جب کہ لوگ اس کے اردگرد ہوتے تھے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابن رزق :ثقه صدوق. (تاریخ بغداد جلد اول، ص ۳۵۱)

(۲) عثمان بن احمد الدقاق: ثقه(مستدرک حاکم جلد اول، ص ۱۸۸)

(۳). حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی: امام ذہبی نے کہا امام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھے اور امام احمد بن حنبل کے چچا زاد بھائی اور شاگرد رشید تھے۔امام خطیب نے کہا ثقہ اور ثبت تھے۔(تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ۴۲۷).

۴۴۔امام عبداللہ بن نمیرؒ

(ولادت ۱۱۵ھ متوفی ۱۹۹ھ)

❶ حدثنا محمد بن ایوب قال حدثنا محمد بن عبداللہ بن نمیر قال سمعت ابی قال ادرکت الناس مایکتبون الحدیث عن ابی حنیفة فکیف الرای ؟(اسنادہ صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۳)اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۴۴)

ترجمة: امام عبداللہ بن نمیرؒ نے کہا کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ ابوحنیفہ سے حدیث نہیں لکھتے تھے تو وہ اس کی فقہ کیسے لکھتے ہوں گے؟

سند کی تحقیق

(۱)۔ محمد بن ایوب بن یحیی بن ضریس، امام ذہبی نے کہا آپ رے کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور کتاب فضائل القرآن کے مصنف ہیں۔امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم اور امام خلیلی نے ان کی توثیق کی ہے اور کہا ہے یہ محدث ابن محدث ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلداول، ص ۴۵۳)۔

(۲)۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر المدانی الکوفی ابو عبدالرحمن ثقة حافظ فاضل (تقریب التھذیب ص ۳۰۶) امام ابوحاتم نے کہا ثقہ اور حجت ہیں امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون ہیں(تذکرۃ الحفاظ جلداول، ص ۳۲۹).

۴۵۔ امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

(ولادت ۱۲۶ھ متوفی ۲۱۱ھ)

❶ حدثنی محمد بن عبدالملک بن زنجویه ثنا عبدالرزاق وقیل له ابوحنیفة مرجیء ؟فقال اتی حقا. (اسنادہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص

۲۲۵).

ترجمة: ۔امام عبدالرزاقؒ سے کہا گیا ابوحنیفہ مرجی تھا تو انہوں نے کہا تو نے حق بات کہی۔

سند کی تحقیق

(ا) محمد بن عبدالملک بن زنجویه البغدادی ابو بکر الغزال ثقة(تقریب التهذیب ص ۳۰۹).

۴۶۔امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

(ولادت ۱۳۵ھ متوفی ۱۹۸ھ)

❶ حدثنا محمد بن بشار قال سمعت عبدالرحمن بن مهدی یقول بین ابی حنیفة و بین الحق حجاب. (اسناده صحیح) (کتاب المعرفة و التاریخ ج ۲، ص ۷۸۴) اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۴۳۲، العقیلی کتاب الضعفاء الکبیر جلد ۴، ص ۲۸۴.

ترجمة: ۔امام محمد بن بشارؒ نے کہا میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ سے سنا انہوں نے کہا کہ ابوحنیفہ اور حق کے درمیان پردہ حائل ہے۔

سند کی تحقیق

(ا) محمد بن بشار بن عثمان العبدی البصری ابو بکر بندار ثقة (تقریب التهذیب ص ۲۹۱). قال الخطیب : کان یحفظ حدیثه و قال العجلی بندار ثقة کثیر الحدیث و قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی لاباس به (خلاصه تذهیب تهذیب الکمال جلد ۲، ص ۳۸۴).

۴۷۔امام عمرو بن علیؒ

(ولادت ۱۶۰ھ ۲۴۹ھ)

❶ قال عمرو بن علي وابو حنيفة صاحب الرأى واسمه نعمان بن ثابت ليس يحافظ مضطرب الحديث ،واهي الحديث (الكامل فى ضعفاء الرجال جلد ۷،ص ۲۴۷۳). اخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد ج ۱۳. ص ۴۵۰، ۴۵۱).

ترجمة: امام عمرو بن علیؒ نے کہا ابو حنیفہ صاحب الرای تھا اور اس کا نام نعمان بن ثابت تھا حافظ نہیں تھا بلکہ مضطرب الحدیث واہی الحدیث تھا۔

۴۸۔امام عثمان البتیؒ

(متوفی ۱۴۳ھ)

❶ حدثنی احمد بن ابراهيم حدثنا معاذ بن معاذ سمعت عثمان البتى يقول زات يوم ويل ابى حنيفة هذا مايخطىء مرة فيصيب (اسناده صحيح) (كتاب السنه جلد اول، ص ۱۹۱).

ترجمة: ۔امام عثمان البتی نے کہا ابو حنیفہ کے لئے ہلاکت ہو نہیں وہ غلطی کرتا کہ پھر وہ اصلاح کرے۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ احمد بن ابراهيم الدورقى بن كثير بن زيد الدورقى البغدادى ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۱۱)

(۲). معاذ بن معاذ بن نضر ابو المشى العنبرى البصرى القاضى ثقة متقن (تقريب التهذيب ص ۳۴۰).

۴۹۔امام عبدالوارث بن سعیدؒ

(ولادت ۱۰۲ھ متوفی ۱۸۰ھ)

(1) حدثنا ايوب بن اسحاق نا ابو معمر عن عبدالوارث بن سعيد قال سالت ابا حنيفة اوسئل ابو حنيفة عن الوتر فقال فريضة فقلت اوفقيل له حكم الفرض؟ قال خمس صلوات فقيل له فما تقول فى الوتر؟ قال فريضة فقلت او فقيل له انت لا تحسن الحساب. (اسناده صحيح) (صحيح ابن خزيمه ج ۲ .ذكر الوتر ومافيه من السنن حديث نمبر ۱۰۶۹، ص ۲۵۲).

ترجمة: ۔امام عبدالوارث بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ سے وتر کے بارے میں پوچھایااس سے اس کے بارے میں پوچھا گیاتوابوحنیفہ نے کہا کہ فرض ہے سومیں نے کہایااس سے کہا گیا کہ فرض نمازیں کتنی ہیں؟ کہاپانچ نمازیں فرض ہیں تو پھر کہا گیا کہ تم وتر کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ابوحنیفہ نے کہافرض ہے۔پس میں نے کہایاان سے کہا گیا کہ تم حساب میں اچھے نہیں ہو۔

سند کی تحقیق

(۱). ایوب بن اسحاق: صدوق (الجرح و التعديل جلد ۲، ص ۲۴۱).

(۲). ابو معمر: هو اسماعيل بن ابراهيم بن معمر بن الحسن الهلالى ابو معمر القطيعى ثقة مأمون(تقريب التهذيب ص ۳۱، ۳۲).

۵۰۔امام فضیل بن عیاضؒ

(ولادت ۱۰۷ھ متوفی ۱۸۷ھ)

امام فضیل بن عیاضؒ کہتے تھےاوراصحاب الرائے (ابوحنیفہ) نے کہانمازاورزکوۃ اورکوئی بھی فرض کام ایمان سے نہیں ہے۔اللہ عزوجل پرافتراء بہتان باندھتے ہوئے اوراس کی کتاب (قرآن) اوراس کے نبی ﷺ کی سنت کاخلاف کرتے ہوئےاوراگربات

اسی طرح ہوتی (یعنی ایمان صرف قول کا نام ہے) جیسے یہ کہتے ہیں تو ابوبکر صدیقؓ مرتد ہو جانے والوں سے نہ لڑتے۔ (کتاب السنة جلد اول، ص ۳۷۴، ۳۷۶).

۵۱۔امام دارالہجرۃ شیخ الاسلام امام مالک بن انسؒ

(ولادت ۹۳ھ متوفی ۱۷۹ھ)

❶ حدثنی منصور بن ابی مزاحم سمعت مالک بن انس ذکر اباحنیفة فذکره بکلام سوء وقال کادالدین وقال من کادالدین فلیس من الدین. (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۹۹). امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الکبیر ج۴، ص ۲۸۱).

ترجمة: امام منصور بن ابی مزاحمؒ نے کہا میں نے امام مالک بن انسؒ کو ابوحنیفہ کا ذکر بُرے کلام کے ساتھ کرتے سنا اور امام مالک بن انسؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ نے دین کو نقصان پہنچایا اور کہا جو دین کو نقصان پہنچائے اس کا کوئی دین نہیں۔

سند کی تحقیق

(۱) منصور بن ابی مزاحم بشیر الترکی ابو نصر بغدادی الکاتب ثقة (تقریب التهذیب ص ۳۴۸).

❷ حدثنی ابو معمر عن الولیدبن مسلم قال قال مالک بن انس ایذکر ابو حنیفة ببلدکم؟ قلت نعم قال ماینبغیی لبلدکم ان یسکن (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول، ص ۱۹۹)(اخرجه امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الکبیر ج۴، ص ۸۱ و ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد ۷، ص ۲۴۷۳).

ترجمة: امام ولید بن مسلمؒ نے کہا کہ مجھے امام مالک بن انسؒ نے کہا کہ تمہارے شہر میں

ابوحنیفہ کا چرچا ہے۔ میں نے کہا ہاں امام مالکؒ نے کہا مناسب نہیں کہ تمہارے شہر میں سکونت اختیار کی جائے۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو معمر: هو اسماعيل بن ابراهيم بن معمر بن الحسن الهلالی ابو معمر القطيعی ثقة مأمون (تقريب التهذيب ص ۳۱، ۳۲).

(۲) وليد بن مسلم ابو العباس الدمشقی قال امام ذهبی الحافظ، عالم اهل الشام و قال امام ابن سعد، وليد بن مسلم كثير الحديث و كثير العلم و قال علی بن مدينی مارايت من الشامين مثله وقال ابن عدی ثقة. (تذكرة الحفاظ جلد اول، ص ۲۳۶، ۲۳۷).

③ سمعت ابی (امام احمد بن حنبل) يقول قال عبدالله بن ادريس قلت لمالك بن انس كان عندنا علقمة والا سود فقال قد كان عندكم من قلب الا مر هكذا وقلب ای بطن كفه علی ظاهر ها يعنی ابا حنيفة (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۰) (اخرجه الخطيب فی تاريخ بغداد ج ۱۳، ص ۴۲۲ باسناد صحيح).

ترجمة: امام عبداللہ بن ادریسؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انسؒ سے کہا ہمارے پاس تو علقمہ اور اسود جیسے ہیں تو امام مالکؒ نے کہا تمہارے پاس ابوحنیفہ بھی ہے۔ جس نے تمام امر کو الٹ کر رکھ دیا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱)۔ احمد بن حنبل ابو عبدالله احد الائمة ثقة حافظ فقيه حجة (تقريب التهذيب ص ۱۶)

(۲) عبد الله بن ادريس بن يزيد بن عبد الرحمن الاودی ابو محمد

الکوفی ثقه فقیه عابد (تقریب التهذیب ص ١٦٧) امام ذہبی نے کہا آپ حجت، محدثین کے پیشوا اور کوفہ کے بلند پایہ عالم تھے۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا عالم فاضل تھے۔ امام ابو حاتم نے کہا آپ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام تھے۔ اور حجت تھے۔ کہتے ہیں ان کے زمانے میں کوفہ میں ان سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ٢٢٣).

❹ ثنا ابن ابی داؤد حد ثنا ربیع بن سلیمان الحیری عن الحارث بن مسکین عن ابن القاسم قال قال مالک الداء العضال الهلاک فی الدین وابو حنیفة من الداء العضال (اسناده صحیح) (الکامل فی ضعفاء الرجال ج٧، ص ٢٤٧٣).

ترجمة: امام مالک بن انسؒ نے کہا چھوت دار بیماری دین کے لیے ہلاکت ہے اور ابو حنیفہ بھی اسلام کے لیے چھوت دار بیماری ہے۔

سند کی تحقیق

(١). ابن ابی داؤد: هو عبدالله بن ابی داؤد ابو بکر الازدی. آپ نامور فقیہ ممتاز عالم اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔ امام دارقطنی نے کہا ثقہ تھے۔ (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ٥٢٧، ٥٢٨).

(٢) ربیع بن سلیمان بن داؤد الحیری المرادی ابو محمد البصری ثقه. (تقریب التهذیب ص ١٠١).

(٣) حارث بن مسکین بن محمد بن یوسف ابو عمرو البصری ثقةثبت مأمون فقیه (تذکرة الحفاظ جلد اول، ص ٣٧٤)

(٤). عبدالرحمن بن قاسم بن خالد بن جنادة العتقی ابو عبدالله البصری الفقیه صاحب مالک ثقة (تقریب التهذیب، ص ٢٠٨)

۵۲۔ امام محمد بن سعدؒ

(ولادت ۱۵۸ھ متوفی ۲۳۰)

❶ امام محمد بن سعدؒ کہتے ہیں ابوحنیفہ اصحاب الرائے میں سے تھا اور حدیث میں ضعیف تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۶، ص ۳۸۹)۔

۵۳۔ امام محمد بن نصر المروزیؒ

(ولادت ۲۰۴ھ متوفی ۲۹۶ھ)

❶ قال محمد بن نصر وزعم النعمان ان الوتر ثلاث رکعات لایجوز ان یزاد علی ذلک ولا ینقص منه فمن اوتر بواحدة فوتره فاسد .... وقوله هذا خلاف للاخبار الثابتة عن رسول الله ﷺ واصحابه وخلاف لما اجمع علیه اهل العلم وانما اتی من قلة معرفته بالاخبار وقلة مجالسة للعلماء. (مختصر قیام اللیل ص ۲۱۲)۔

ترجمۃ: امام محمد بن نصرؒ نے کہا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کا خیال ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔ نہ اس سے زائد جائز ہیں اور نہ ہی کم جو کوئی ایک وتر پڑھتا ہے اس کی نماز وتر فاسد ہے (امام محمد بن نصرؒ نے کہا) اور اس کی یہ بات رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب سے ثابت شدہ باتوں کے خلاف ہے اور جس پر اہل علم کا اتفاق ہے اس کے بھی خلاف ہے اور اس نے یہ بات صرف احادیث میں کم علمی اور علماء کے ساتھ کم بیٹھنے کی وجہ سے کی۔

۵۴۔ امام مسلم بن حجاجؒ

(ولادت ۲۰۴ھ متوفی ۲۶۱ھ)

❶ قال مسلم ابو حنیفة النعمان بن ثابت صاحب الرای مضطرب

الحديث ليس له كبير حديث صحيح. (كتاب الكنى المسلم ص ۳۱۰)(اخرجه الخطيب فی تاريخ بغداد جلد ۱۳، ص ۴۵۱).

ترجمة: امام مسلم نے کہا نعمان بن ثابت ابوحنیفہ صاحب الرائے مضطرب الحدیث ہے اوراس کی زیادہ روایات صحیح نہیں ہیں۔

۵۵۔ امام نسائیؒ

(ولادت ۲۱۵ھ متوفی ۳۰۳ھ)

❶ وقال النسائی ابوحنيفة ليس بالقوی فی الحديث وهو كثير الغلط و الخطا على قلة روايته (كتاب الضعفاء والمتروكين ص ۳۱۰)

ترجمة: امام نسائی کہتے ہیں ابوحنیفہ حدیث میں قوی نہیں اور بہت کم روایات بیان کرنے کے باوجود اکثر غلطیاں کر جاتا ہے۔

۵۶۔ امام ہشیم بن بشیر الواسطیؒ

(ولادت ۱۰۴ھ متوفی ۱۸۳)

❶ حدثنی ابوالفضل الخراسانی ناابوالاحوص محمد بن حيان قال سأل رجل هشيما يوما عن مسألة فحدثه فيها بحديث فقال الرجل ان ابا حنيفة ومحمد بن الحسن واصحابه يقولون بخلاف هذا فقال هشيم ياعبدالله ان العلم لايوخذ من السفل (اسناده صحيح) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۷، ۲۲۸).

ترجمة: امام محمد بن حیانؒ نے کہا ایک آدمی نے امام ہشیمؒ سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھا امام ہشیمؒ نے اس آدمی سے اس مسئلے کے بارے میں ایک حدیث بیان کی اس آدمی نے کہا کہ بے شک ابوحنیفہ اور محمد بن حسن اوران کے اصحاب اس کے الٹ کہتے ہیں (یعنی

حدیث کے خلاف) امام ہشیمؒ نے کہا اے عبداللہ بے شک جاہلوں سے علم حاصل نہیں کیا جاتا۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هوهاشم بن ليث الجوهری نزیل بغداد وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

(۲). ابو الاحوص محمد بن حيان .قال ابن معين ثقة و قال صالح بن محمد صدوق (خلاصه تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲،ص ۳۹۷)

۵۷۔امام وکیع بن جراحؒ

(ولادت ۱۱۹ھ متوفی ۱۹۷ھ)

❶ قال يوسف بن عيسى سمعت وكيعا يقول حين روى هـ[ذا] الحديث قال لاتنظروالى قول اهل الرائے فی هذا افان الا شعار س[نة] وقولهم بدعة قال سمعت ابا السائب يقول كنا عندوكيع فقال للر[جل] ممن ينظر فى الرأى اشعر رسول الله ﷺ ويقول ابوحنيفة هو مثلة ق[ال] الرجل فانه قدروى عن ابراهيم النخعي انه قال الا شعار مثلة قال فراي[ت] وكيعا غضب غضبا شديدا وقال اقول لك قول رسول الله ﷺ وتقو[ل] قال ابراهيم ماحقك بان تحبس ثم لاتخرج حتى تنزع عن قولك هذا. (اسناده صحيح) جامع الترمذى معه تحفة الاحوذ[ی] ج۳،ص ۷۷۳).

ترجمة: امام یوسف بن عیسیٰؒ نے کہا میں نے امام وکیعؒ سے سنا جب انہوں نے هدی

کواشعار کرنے والی حدیث پیش کی تو کہا اہل الرای (حنفیوں) کے قول کی طرف مت دیکھو قربانی کے جانور کو اشعار کرنا سنت ہے اور یہ بدعت کہتے ہیں امام ترمذیؒ نے کہا میں نے امام ابوسائبؒ سے سنا وہ کہتے تھے ہم امام وکیعؒ کے پاس تھے اہل الرای میں سے ایک شخص نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اشعار کیا اور ابوحنیفہ اسے مثلہ (اعضاء کا کاٹنا) کہتا ہے اور ابوحنیفہ نے اس کو ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ اشعار مثلہ ہے تو امام ابوسائبؒ نے کہا میں نے امام وکیعؒ کو دیکھا کہ وہ سخت غصے میں آ کر کہنے لگے میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی بات کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ابراہیم نے یہ کہا ہے تو اس لائق ہے کہ تجھے اس وقت قید میں ڈال دیا جائے جب تک تو اپنے اس قول سے باز نہیں آ جاتا۔

سند کی تحقیق

(۱) یوسف بن عیسی بن دینار الزهری ابو یعقوب المروزی ثقة فاضل (تقریب التهذیب ص ۳۸۹)

(۲) ابو سائب : هو عبدالله بن سائب بن یزید الکندی ابو محمد المدنی وثقة النسائي (تقریب التهذیب ص ۱۷۴).

۵۸۔امام یحییٰ بن معینؒ

(ولادت ۱۵۸ھ متوفی ۲۳۳ھ)

❶ حدثنی ابوالفضل ثنا یحییٰ بن معین قال : کان ابو حنیفة مرجئاً وکان من الدعاة ولم یکن فی الحدیث بشیٔ (اسناده صحیح) (کتاب السنة جلد اول ، ص ۲۲٦).

ترجمة :امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا۔ابوحنیفہ مرجی تھا اور اس کی دعوت دینے والوں سے تھا حدیث میں کوئی چیز نہیں۔

سند کی تحقیق

(۱). ابو الفضل الخراسانی :هوهاشم بن ليث الجوهری نزيل بغداد وقال امام محمد بن مخلد كان ثقة ثبتا متقنا حافظا (تاريخ بغداد جلد ۸،ص ۲۴۵).

❷ حدثنا على بن احمد بن سليمان حد ثنا ابن ابی مریم قال سألت يحيى بن معين عن ابی حنيفة قال لا يكتب حديثه (اسناده صحيح) (الكامل في ضعفاء الرجال جلد ۷، ص ۲۴۷۳).

توجمة: ۔امام ابن ابی مریمؒ نے کہا میں نے یحییٰ بن معینؒ سے ابوحنیفہ کے متعلق پوچھا امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا ابوحنیفہ کی حدیث نہ لکھی جائے۔

سند کی تحقیق

(۱) علی بن احمد بن سليمان :ثقة (سير اعلام النبلاء جلد ۱۴،ص ۴۹۶).

(۲) ابن ابی مریم :هو سعيد بن ابی مريم الحكم بن محمد الحافظ ابو محمد المصری وقال امام ابو حاتم ثقة (الكاشف ج اول، ص ۲۸۳)قال امام ذهبی ثقه كثير الحديث حافظ محدث و قال امام ابو داؤد هو عندی حجة ، قال امام العجلی ثقه و قال ابن یونس فقيه (تذكرة الحفاظ ج اول، ص ۲۹۸). قال ابن حجر عسقلانی ثقه ثبت فقيه (تقريب التهذيب ص ۱۲۰).

۵۹۔امام یوسف بن اسباطؒ

❶ حدثنی محمد بن هارون ناابو صالح قال سمعت يوسف بن

اسباط يقول لم يولد ابو حنيفة على الفطرة قال وسمعت يوسف يقول رد ابو حنيفة اربعمائة أثرا عن النبى ﷺ (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول، ص ۲۲۵).

ترجمة :امام ابوصالح نے کہا میں نے یوسف بن اسباطؒ سے سنا کہ امام یوسف بن اسباطؒ نے کہا ابوحنیفہ فطرت پر پیدا نہیں ہوا امام ابوصالح نے کہا اور میں نے امام یوسفؒ سے سنا۔ انہوں نے کہا ابوحنیفہ نے "۴۰۰" احادیث رسول اللہ ﷺ کو رد کیا ہے۔

سند کی تحقیق

(۱) محمد بن هارون بن ابراهيم الربعى ابو جعفر البغدادى البزاز ابو نشيط ثقة (خلاصة تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲،ص ۴۶۴)

(۲). ابو صالح :هو محبوب بن موسى الانطا كى ابو صالح الفراء ثقة (الكاشف جلد ۳،ص ۱۰۸).

❷ حدثنى ابراهيم ثنا ابو صالح محبوب بن موسىٰ الفرا عن يوسف بن اسباط ح حدثنى محمد بن هارون نا ابو صالح سمعت يوسف يقول كان ابو حنيفه يقول لو ادركنى النبى ﷺ او ادركته لاخذ بكثير منى و من قولى وهل الدين الاالرأى؟(الحسن)(اسناده حسن) (. كتاب السنة ج اول، ص ۲۰۶،۲۲۶). اخرجه ابن عدى الكامل فى ضعفاء الرجال جلد ۷،ص ۲۴۷۵،وخطيب فى تاريخ بغداد جلد ۱۳ ،ص ۴۰۷).

ترجمة :امام صالح سے کہ میں نے امام یوسفؒ سے سنا انہوں نے کہا ابوحنیفہ کہتا ہے اگر مجھے رسول اللہ ﷺ پالیتے یا میں آپ ﷺ کو پالیتا تو آپ ﷺ میرے بہت سے اقوال کو لے لیتے۔ اور دین تو صرف اچھی رائے کا نام ہے۔

سند کی تحقیق

پہلی سند (۱) محمد بن هارون بن ابراهيم الربعى ابو جعفر البغدادى البزاز ابو نشيط ثقة(خلاصة تذهيب تهذيب الكمال جلد ۲،ص ۴۶۴).

(۲). ابوصالح :هو محبوب بن موسى الانطا كى ابو صالح الفراء ثقة (الكا شف جلد ۳،ص ۱۰۸).

دوسری سند(۱) ابراهيم بن سعيد الجوهرى ابواسحاق الطبرى نزيل بغداد ثقة حافظ (تقريب التهذيب ص ۲۰)

(۲). ابوصالح :هو محبوب بن موسى الانطا كى ابو صالح الفراء ثقة (الكا شف جلد ۳،ص ۱۰۸).

☆☆☆

مصادر کتب

☆**القرآن الکریم تنزیل من الرحمن الرحیم**﴿

☆**صحیح بخاری مترجم**﴿امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری .المتوفی ۲۵۶ھ.

☆**صحیح مسلم مترجم**﴿امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۲۶۱ھ.

☆**جامع الترمزی معه تحفة الاحوزی**﴿امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمزی. المتوفی ۲۷۹ھ.

☆**سنن ابو داؤد مترجم**﴿امام ابی داؤد سلیمان بن الاشعث السجتانی المتوفی ۲۷۵ھ.

☆**سنن دارمی**﴿امام ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ.

☆**سنن دارقطنی**﴿امام ابی الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی المتوفی ۳۸۵ھ.

☆**السنن الکبریٰ**﴿امام ابی بکر احمد بن الحسین البیهقی المتوفی ۴۵۸ھ.

☆**صحیح ابن خزیمه مترجم**﴿امام ابی بکر محمد بن اسحاق ابن خزیمه المتوفی ۲۳۵ھ.

☆**مصنف ابن ابی شیبه**﴿امام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبه المتوفی ۲۳۵ھ.

☆**مستدرک حاکم**﴿امام ابی احمد محمد بن محمد بن احمد بن

اسحاق الحاکم المتوفی ۳۷۸ھ.

☆**جزرفع الیدین مترجم**﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری ۔المتوفی ۲۵۶ھ۔

☆**جز القرآۃمترجم**﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری ۔المتوفی ۲۵۶ھ۔

☆**مختصر قیام اللیل**﴾امام ابی عبد اللہ محمد بن نصر المروزی المتوفی ۲۹۶ھ۔

☆**المحلی مترجم**﴾امام ابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب المتوفی ۴۵۶ھ۔

☆**مشکوۃمترجم**﴾امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری المتوفی ۷۴۳ھ۔

☆**موطا محمدمترجم**﴾ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی المتوفی ۱۸۹ھ۔

☆**شرح الازھار کتاب الاثار مترجم**﴾ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی المتوفی ۱۸۹ھ۔

☆**طحاوی مترجم**﴾ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ المتوفی ۳۲۱ھ

☆**التاریخ الکبیر**﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری ۔المتوفی ۲۵۶ھ۔

☆**التاریخ الصغیر**﴾امیر المومنین فی الحدیث امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری ۔المتوفی ۲۵۶ھ۔

☆**تاریخ بغداد**﴾امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی المتوفی ۴۶۳ھ.

☆**تاریخ الثقات**﴾امام ابی الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی المتوفی ۲۶۱ھ

☆**المعرفة و التاریخ**﴾امام ابی یوسف یعقوب بن سفیان الفارسی المتوفی ۲۷۷ھ.

☆**کتاب الجرح و التعدیل**﴾امام ابی محمد عبدالرحمن ابن ابی حاتم المتوفی ۳۲۷ھ.

☆**کتاب الضعفاء**﴾ امام ابی زرعه عبید اللہ بن عبد الکریم بن یزید المتوفی ۲۶۴ھ.

☆**کتاب الضعفاء و المتروکین**﴾امام عبد الرحمن احمد بن شعیب بن عل بن سنان المتوفی ۳۰۳ھ.

☆**کتاب الضعفاء الکبیر**﴾امام ابی جعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی المتوفی ۳۲۲ھ.

☆**کتاب الکنی المسلم**﴾امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۲۶۱ھ.

☆**کتاب السنة**﴾امام ابی عبد الرحمن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۹۰ھ.

☆**کتاب احوال الرجال**﴾امام ابی اسحاق ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی المتوفی ۲۵۹ھ.

☆**کتاب مختلف تاویل الحدیث**﴾امام ابی محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبة المتوفی ۲۷۶ھ.

☆ **کتاب المجرو حین** ﴿امام ابی حاتم محمد بن حبان البتیؒ المتوفی ۳۵۴ھ۔

☆ **کتاب الثقات** ﴿امام ابی حاتم محمد بن حبان البتی المتوفی ۳۵۴ھ۔

☆ **میزان الاعتدال**﴿امام ابی عبداللہ محمد بن احمدبن عثمان الذہبی المتوفی۷۴۸ھ۔

☆ **تذکرة الحفاظ مترجم**﴿امام ابی عبداللہ محمد بن احمدبن عثمان الذہبی المتوفی۷۴۸ھ۔

☆ **الکاشف** ﴿امام ابی عبداللہ محمد بن احمدبن عثمان الذہبی المتوفی۷۴۸ھ۔

☆ **سیر العلام النبلاء** ﴿امام ابی عبداللہ محمد بن احمدبن عثمان الذہبی المتوفی۷۴۸ھ۔

☆ **تھذیب التھذیب**﴿امام ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۴ھ۔

☆ **تقریب التھذیب** ﴿امام ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۴ھ۔

☆ **لسان المیزان** ﴿امام ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۴ھ۔

☆ **الکامل فی ضعفاء الرجال** ﴿امام ابی احمد عبداللہ بن عدی المتوفی ۳۶۵ھ۔

☆ **خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال**﴿امام صفی الدین احمد بن

عبداللہ الخزرجی۔

☆**الاکمال فی اسماء الرجال مترجم**﴾امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری المتوفی ۷۴۳ھ۔

☆**طبقات ابن سعد مترجم**﴾امام محمد بن سعد البصری۔ المتوفی ۲۳۰ھ۔

☆**آداب و مناقب الشافعی**﴾امام ابی محمد عبدالرحمن ابن ابی حاتم المتوفی ۳۲۷ھ۔

☆**التمحید**﴾امام ابی عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبدالبربن عاصم التموفی ۴۶۳ھ۔

☆**الملل و النحل**﴾امام عبد الکریم الشرستانی المتوفی ۵۴۸ھ۔

☆**تفسیر ابن کثیر مترجم**﴾امام ابی الفھد السماعیل بن عمر عماد الدین ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ۔

☆**اعلام الموقعین مترجم**﴾امام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد ابن القیم المتوفی ۷۵۱ھ۔

☆**نھایة الاغتباط**﴾امام برھان الدین ابی اسحاق ابراھیم بن محمد بن خلیل المتوفی ۸۴۱ھ۔

☆**غنیة الطالبین مترجم**﴾ابی محمد محی الدین عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ بن جنگی دوست بن عبد اللہ المتوفی ۵۶۱۔

☆**مقدمه ابن الصلاح مترجم**﴾امام عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسیٰ بن عثمان بن موسی بن ابی النصر المتوفی ۶۴۳ھ۔

☆**تیسیر مصطلح الحدیث مترجم**﴿ڈاکٹر محمود الطحان.

☆**داستان حنفیه**﴿مولانا ابو انس محمد یحییٰ گوندلوی.

☆**دین الحق فی تنقید جاء الحق**﴿مولانا ابو صهیب محمد داؤد ارشد.

☆**بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم**﴿مولانا حافظ ابو طاهر زبیر علی زئی.

☆**اسباب اختلاف الفقها**﴿مولانا ارشاد الحق اثری.

☆**تانیب الخطیب مترجم**﴿محمد بن زاهد بن حسن الکوثری المتوفی ۱۳۷۱ھ.

☆**سیر الصحابه اردو**﴿حافظ مجیب الله ندوی و محمد نعیم صدیقی ندوی.

☆☆☆

مؤلف کی دیگر کتب

- رفع یدین صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کی نظر میں (زیر طبع)۔
- الصحيفة من كلام أئمة الجرح والتعديل على ابى حنيفة ـ (مطبوع)۔
- ضعیف اور موضوع روایات (حصہ اول) (زیر طبع)
- ضعیف اور موضوع روایات (حصہ دوئم) (زیر تکمیل)
- کتاب الضعفاء الصغیر (زیر تکمیل)۔
- مسنون اذکار اور دعائیں (زیر طبع)
- بیس رکعات نماز تراویح کی حقیقت (زیر طبع)
- فرقہ عثمانی اور جماعت المسلمین کارد۔